

دوره امریکہ 2022ء



ادارہ الفضل آن لائن لندن



ادارہ الفضل آن لائن کی 23 ویں کاوش
ربنا تقبل منا





حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا

دورہ امریکہ 2022ء

رپورٹ نویس

عبد الماجد طاہر

ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

ادارہ الفضل آن لائن لندن

رابطہ کرنے کے لیے

www.alfazlonline.org

ویب سائٹ:

info@alfazlonline.org

ای میل ایڈریس:

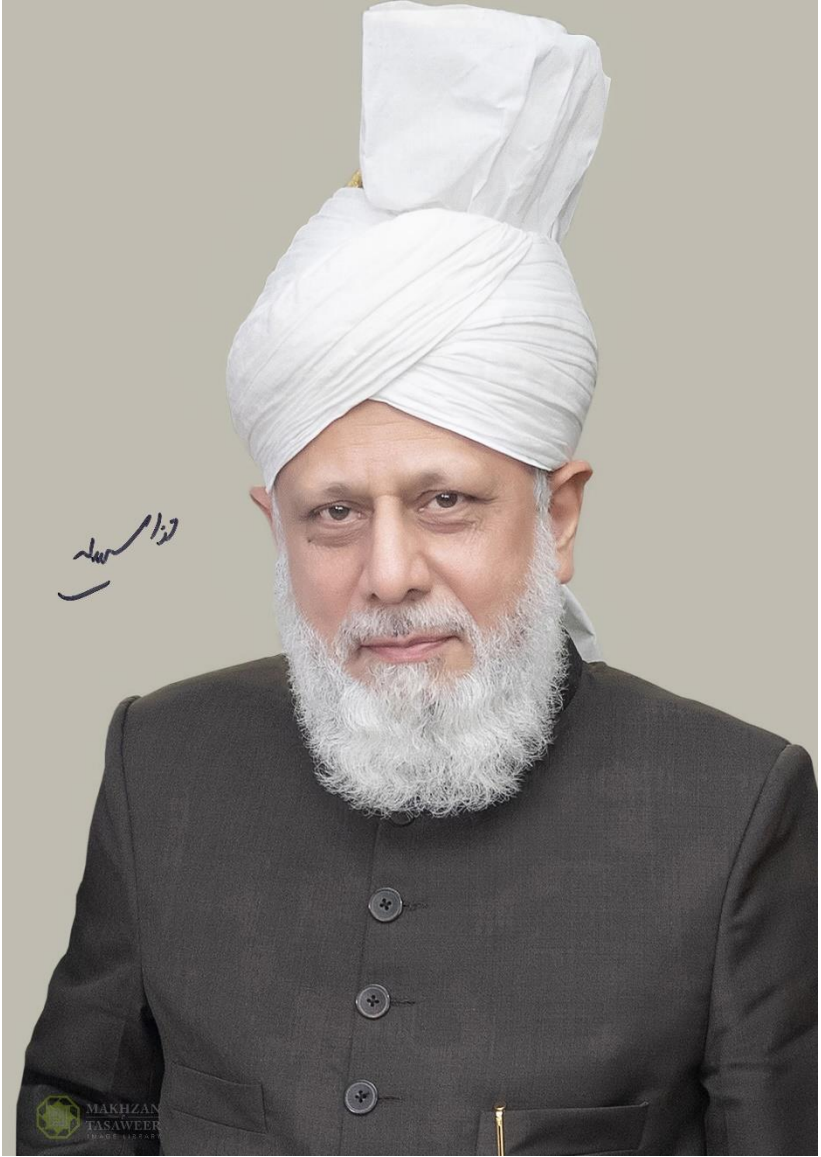
editor@alfazlonline.org

+44 79 5161 4020

فون نمبر:

+44 73 7615 9966

آن لائن ایڈیشن



حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پیش لفظ

ادارہ الفضل آن لائن کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہم اللہ تعالیٰ کے امریکہ کے پانچویں تاریخ ساز دورہ (26 ستمبر تا 17 اکتوبر 2022ء) کی کوریج کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذالک یہ کوریج اور رپورٹنگ دو طرح سے تھی۔

i۔ پہلی کوریج آفیشل کوریج تھی جو مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آبادیو کے نے 22 اقساط میں کی۔ یہ رپورٹنگ اس قدر تفصیلی اور ایمان افروز ہے کہ مکرم عبد الماجد صاحب نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لا کر لکھی جو دل میں اترتی، ایمان کو جلا بخشتی اور الحمد للہ بار بار پڑھنے پر مجبور کرتی رہی۔

ii۔ دوسری رپورٹنگ۔ مضامین، تحریرات اور تبصروں کی صورت میں تھی جو ان خوش نصیب لوگوں نے بھجوائے جن کو اس دورہ کے دوران کسی مقام پر شامل ہونے کی سعادت ملی اور جذبات کی رو میں بہہ کر انہوں نے تبصرے لکھ ڈالے، آنکھوں دیکھا حال لکھ دیا یا مضمون لکھے۔ ادارہ الفضل نے خصوصی نمبر کے ذریعہ ان کی اشاعت کی اور مضامین کا یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔

زیر نظر کتاب میں صرف آفیشل کوریج اور رپورٹنگ کو شامل کیا گیا ہے۔ جس کے متعلق سینکڑوں قارئین الفضل نے کتابی شکل میں اشاعت کی بار بار درخواست کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ تاریخی دورہ امریکہ جماعت کے سو سالہ جشن کا ایک حصہ تھا۔ جس میں حضور نے زائن شہر میں "مسجد فتح عظیم" کے علاوہ دو مساجد کا افتتاح فرمایا۔ جس کی ایمان افروز تفصیل اگلے صفحات میں قارئین کو پڑھنے کو ملے گی۔ تاہم یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ سن 1920ء میں حضرت مفتی محمد صادقؒ کو امریکہ میں داخلے کے وقت قید کر لیا گیا اور تبلیغ سے روک دیا گیا۔ جب رہائی اور تبلیغ کی اجازت

ملی تو خٹکا گو میں مکان کرایہ پر لے کر مشن ہاؤس قائم کیا۔ حضرت مصلح موعودؑ کو جب آپ کی اسیری کی اطلاع ملی تو آپؑ نے امریکی حکومت کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

”امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اُس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اُس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہر گز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے ارد گرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔“

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں 58 فعال جماعتیں، 56 مساجد اور 60 کے قریب مشن ہاؤسز قائم ہیں۔ جن میں سے تین مقامات زائن، ڈیلز اور میری لینڈ میں حضور انور نے حالیہ دورہ میں قدم رنجہ فرمایا اور برکتوں سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ سے امید اور دعا ہے کہ اس دورہ کے دور رس نتائج مرتب کرے اور امریکہ کے کونے کونے میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا اُنیں بلند ہوں۔

یہ ادارہ کی 23 ویں کاوش ہے جسے روحانی و علمی ماندہ کے طور پر مکرم سید عمار احمد آف جرمینی اپنے دیگر سینکڑوں مددگاروں کے ساتھ ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔ یہاں مکرم عبد الماجد طاہر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جنہوں نے بہت محنت سے یہ ماندہ ہمارے قارئین کے لئے تیار کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم

حنیف محمود

ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن لندن

انڈیکس

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	امریکہ کے پانچویں تاریخ ساز دورے پر روانگی اور شکاگو انٹرنیو پورٹ پر آمد (قسط 1)	1
2	مسجد فتح عظیم کی نقاب کشائی، مینارۃ المسیح کا سنگ بنیاد اور نمائش کا معائنہ (قسط 2)	10
3	انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں اور ان کے تاثرات (قسط 3)	21
4	فیملی و اجتماعی ملاقاتیں اور تاثرات (قسط 4)	30
5	مسجد فتح عظیم میں پہلا تاریخی بصیرت افروز خطبہ جمعہ اور پیشگوئی بابت ڈوئی اور مسجد فتح عظیم کے کوائف کا ذکر (قسط 5)	39
6	علاقہ کے سرکردہ افراد کی ملاقاتیں، مسجد فتح عظیم کی افتتاحی تقریب، ولولہ انگیز خطاب اور میزکاشہ کی چابی پیش کرنا (قسط 6)	54
7	خلافت فلائٹ کے ذریعہ ڈیلس مسجد بیت الاکرام آمد (قسط 7)	86
8	مسجد بیت الاکرام ڈیلس کی تختی کی نقاب کشائی اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری (قسط 8)	101
9	مسجد بیت الاکرام سے ملحقہ دوہالوں کا معائنہ اور ملاقاتوں کے سلسلہ کا تسلسل (قسط 9)	110

120	واقفین نو و واقفات نو اور میڈیکل ایسوسی ایشن کی حضور سے ملاقاتیں اور ان کی رہنمائی، رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ حَیْرِ فَقِیْرٌ مجھے بہت پسند ہے (خلیفۃ المسیح) (قسط 10)	10
149	ملاقاتوں کا روحانی ماحول اور تاثرات (قسط 11)	11
157	مسجد بیت الاکرام ڈیس میں حضور انور کا پہلا بصیرت افروز خطبہ، مسجد بیت القیوم (فورٹ ورتھ) کی تختی کی نقاب کشائی (قسط 12)	12
175	مسجد بیت الاکرام ڈیس کی افتتاحی تقریب میں مہمانوں سے حضور کا خطاب اور سرکردہ افراد سے ملاقات، یہاں مجھے خدا کی موجودگی کا احساس ہو رہا ہے (ایسے) (قسط 13)	13
209	خلافت فلائیٹ کے ذریعہ میری لینڈرواگی اور روح پرور مناظر (قسط 14)	14
218	سرائے خدمت کی تختی کی نقاب کشائی اور ملاقاتوں کے ذریعہ ازدیاد ایمان کے واقعات (قسط 15)	15
226	نومبائین واجتماعی ملاقاتیں نیز انصار ہاؤسنگ کمپلیکس کا معائنہ (قسط 16)	16
242	مسرور ٹیلی پورٹ کا معائنہ، واقفین نو و واقفات اور سفر اء و سرکردہ لوگوں سے ملاقاتیں (قسط 17)	17
274	فیملی ملاقاتیں اور تاثرات (قسط 18)	18
279	مسجد بیت الرحمن میری لینڈ میں خطبہ جمعہ اور ہزاروں لوگوں کی شرکت، اراکین نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی ملاقات اور حضور کی نصائح (قسط 19 - حصہ اول)	19
301	نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور کے ساتھ میٹنگ اور بعض قیمتی نصائح و ہدایات (قسط 19 - حصہ دوم)	20

324	مبلغین امریکہ کی حضور کے ساتھ صحبت اور مبلغین کو قیمتی نصائح نیز الفضل کی رپورٹ کا تذکرہ (قسط 20- حصہ اول)	21
342	مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ میں ممبران کو قیمتی ہدایات عہدیداران سے حلف نامہ پہلی دفعہ منظر عام پر (قسط 20- حصہ دوم)	22
372	ممبرات نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی حضور سے ملاقات اور زریں ہدایات (قسط 21)	23
387	امریکہ سے روانگی اور برطانیہ میں ورود مسعود (قسط 22)	24
394	مضامین کے لنکس	25
398	ادارہ الفضل آن لائن کی کتب	26

امریکہ کے پانچویں تاریخ ساز دورے پر روانگی اور شکاگو ایئر پورٹ پر آمد (26 ستمبر 2022ء بروز سوموار) (قسط 1)

آج کا دن جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں ایک تاریخ ساز اور انتہائی مبارک دن ہے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لیے اپنا پانچواں سفر اختیار فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کا پہلا سفر 16 جون تا 24 جون 2008ء میں اختیار فرمایا تھا۔ پھر چار سال بعد 2012ء میں حضور انور امریکہ تشریف لے گئے تھے اور 16 جون تا 3 جولائی امریکہ میں قیام رہا۔ اسی سفر کے دوران 27 جون 2012ء کو حضور انور نے کیپیٹل ہل میں اپنا تاریخ ساز خطاب فرمایا تھا۔

بعد ازاں اگلے ہی سال حضور انور نے امریکہ کے مغربی علاقہ (West Coast) لاس اینجلس کا سفر اختیار فرمایا تھا۔ اس سفر میں حضور انور کا قیام 4 مئی تا 15 مئی تک رہا اور مختلف پروگراموں کا انعقاد ہوا۔ پھر سال 2018ء میں حضور انور نے امریکہ کا چوتھا سفر اختیار فرمایا۔ یہ سفر 15 اکتوبر سے 5 نومبر کے عرصہ پر مشتمل تھا۔ اس سفر میں حضور انور دو سے تین روز کے لیے گوئےٹا مالا بھی تشریف لے گئے تھے۔

آج اس پانچویں سفر اور حضور انور کے اس انتہائی مبارک دورہ کا آغاز امریکہ کے شہر زائن (Zion) سے ہو رہا ہے۔

26 ستمبر بروز سوموار ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لیے احباب جماعت مرد و خواتین جمع تھے۔ حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا۔ بعد ازاں ایرپورٹ کے لیے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہیتھر و ایرپورٹ پر پہنچے اور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

حضور انور کی آمد سے قبل ایک سپیشل انتظام کے تحت سامان کی بنگ اور بورڈنگ کارڈز کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ ایرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لیے مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت یو کے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب نائب صدر انصار اللہ یو کے اور مکرم میجر محمود احمد افسر حفاظت خاص، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آئے تھے۔

جماعت احمدیہ امریکہ نے سفر کے تعلق میں بعض امور کی تکمیل کے لیے دو افراد مکرم منعم نعیم چیئرمین ہیومنٹنی فرسٹ امریکہ اور مکرم ڈاکٹر تنویر احمد پر مشتمل وفد لندن بھیجا یا تھا۔ امریکہ سے آنے والے یہ دونوں احباب بھی اس سفر میں قافلہ کے ساتھ شامل تھے۔

دو بج کر پینتالیس منٹ پر ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔

یونائیٹڈ ایر لائن کی پرواز UA959 تین بج کر بیس منٹ پر ہیتھر و ایرپورٹ لندن سے شکاگو (امریکہ) کے لیے روانہ ہوئی۔ قریباً ساڑھے آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد شکاگو کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بج کر 53 منٹ پر جہاز شکاگو کے O,Hare انٹرنیشنل ایرپورٹ پر اترا۔ (شکاگو (امریکہ) کا وقت برطانیہ کے وقت سے 6 گھنٹے پیچھے ہے)

شکاگو ایئر پورٹ پر آمد

امیر صاحب یو ایس اے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اور نائب امیر یو ایس اے مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

یو نائیٹڈ ایئر لائن کے ٹرمینل 5 پر شکاگو کے اسسٹنٹ مینیجر Mr:Chris Sances، شکاگو ایئر پورٹ اتھارٹی کے مینیجر MR:Ben Sapiro، لوکل پولیس چیف اور کسٹم بارڈر پٹرول VIP ریسپشن انچارج Mr: Parisi نے بھی جہاز کے دروازہ پر حضور انور کا استقبال کیا اور ایک خاص پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور کو ایک خصوصی لاؤنج میں اپنے ساتھ لے کر آئے۔

لاؤنج میں مکرم وسیم ملک نائب امیر امریکہ، مکرم امجد محمود خان ایڈیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ لاؤنج میں مکرمہ صاحبزادی امۃ المصور صاحبہ اہلیہ مکرم امیر صاحب یو ایس اے نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔ اسی لاؤنج میں امیگریشن آفیسر نے آکر پاسپورٹ دیکھے۔

چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئر پورٹ سے باہر تشریف لائے تو مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نائب امیر یو ایس اے، مکرم اظہر حنیف نائب امیر و مبلغ انچارج یو ایس اے، مکرم مختار احمد ہلی نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم ڈاکٹر بلال رانا نیشنل سیکرٹری امور عامہ، ملک بشیر احمد نیشنل امین، مکرم سید شمشاد احمد ناصر مبلغ ساؤتھ ور جینیا اور مکرم ارشاد احمد ہلی مبلغ شکاگو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

مینیجر واسسٹنٹ مینیجر کی حضور کے ساتھ فوٹوز

ایئر پورٹ سے Zion جماعت کے مرکز ”مسجد فتح عظیم“ کے لیے روانگی تھی۔ ٹرمینل 5 شکاگو ایئر پورٹ کے اسسٹنٹ مینیجر حضور انور کے ساتھ تھے۔ موصوف نے لاؤنج میں اپنی خواہش کا اظہار کر کے حضور

انور کے ساتھ تصویر بنوائی تھی۔ جب حضور انور ایرپورٹ سے باہر گاڑی میں بیٹھ رہے تھے تو یہ مینیجر حضور انور کی گاڑی کے پاس کھڑے تھے اور ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہنے لگے کہ آج میری ساری زندگی کا ایک روحانی تجربہ ہے۔ پتہ نہیں کہ دنیا میں میری کون سی نیکی کام آئی ہے کہ مجھے اتنی بڑی روحانی شخصیت سے ملنے کا موقع ملا ہے اور مجھے اس شخصیت کی قربت نصیب ہوئی ہے اور مجھے اتنی بڑی جزاء ملی ہے۔ آج کا واقعہ ساری زندگی یاد رکھنے والا واقعہ ہے۔

شکاگو ایرپورٹ اتھارٹی ٹرمینل 5 کے مینیجر Mr: Ben Sipiora نے بھی اپنی خواہش کا اظہار کر کے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ موصوف ان دنوں رخصت پر تھے۔ جب ان کو علم ہوا کہ خلیفۃ المسیح آ رہے ہیں تو انہوں نے اپنی رخصت منسوخ کر دی اور حضور انور کے استقبال اور حضور انور سے ملنے کے لیے آگئے۔ کہنے لگے کہ جب حضور سال 2012ء میں شکاگو آئے تھے تو اس وقت میں مل نہ سکا تھا۔ آج علم ہونے پر میں اپنی رخصت ختم کر کے آیا ہوں۔ حضور انور کو دیکھنے اور ملنے آیا ہوں۔

زائن مسجد فتح عظیم میں ورود مسعود اور شاندار استقبال

چھ بج کر چالیس منٹ پر ایرپورٹ سے روانہ ہو کر قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد سات بج کر چالیس منٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا زائن جماعت میں ورود مسعود ہوا۔

مسجد ”فتح عظیم“ کو بجلی کے رنگ برنگے ققموں سے سجایا گیا تھا جس کے باعث مسجد کے ارد گرد کا وسیع احاطہ بھی روشن تھا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے امریکہ کے اس خطہ کے دور دراز شہروں اور بستیوں میں آباد حضور انور کے عشاق سینکڑوں کی تعداد میں صبح سے ہی یہاں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ مرد و خواتین، بچوں اور بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے پیارے آقا کی زیارت کے لیے بیتاب تھا۔

زائن کی جماعت کے علاوہ یہ عشاق آسٹن، بالٹی مور، بو سٹن، بروکلین، بے پوائنٹ، سنٹرل جرسی، شکاگو، کولمبس، ہوائی ڈیٹن، ڈیٹرائٹ، ڈلاس، اٹلانٹا، ہارٹ فورڈ، ہیوسٹن، انڈیانا، کنساس سٹی، سیائل، سینٹ لوئیس، لانگ آئی لینڈ، میری لینڈ، آئیووا، میامی، ملوکی، نارٹھ جرسی، نارٹھ ورجینیا، پورٹ لینڈ، نیویارک، واشنگٹن، ریچمنڈ، سیکرامنٹو، فلاڈلفیا، پٹسبرگ، فینکس، او شکوش، اور لینڈو، سینٹ پال، ساؤتھ ورجینیا، توسان، ولنگبرو، یارک اور سراکیوز کی جماعتوں سے بھی آئے تھے۔

پھر بعض جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لیے زائن پہنچے تھے۔

الاباما سے آنے والے 782 میل، شارلٹ سے آنے والے 813 میل، بروکلین سے آنے والے 839 میل، البانی سے آنے والے 864 میل اور ڈلاس سے آنے والے 961 میل کا سفر طے کر کے زائن پہنچے تھے۔

اسی طرح لاس ویگاس سے آنے والے احباب 1778 میل، توسان سے آنے والے 1784 میل، سیائل سے آنے والے 2014 میل، لاس اینجلس سے سفر کر کے آنے والے 2044 میل اور سیکرامنٹو کی جماعت سے آنے والے احباب 2072 میل کا طویل سفر کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار اور استقبال کرنے کے لیے زائن پہنچے تھے۔

ان احباب اور خواتین میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور کا دیدار کرنا تھا اور اپنے پیارے آقا کو اتنے قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا ایک ایک لمحہ بڑی بیتابی سے گزر رہا تھا۔ MTA کے کیمرے استقبال کے اس سارے منظر کو فلما رہے تھے۔ ہر ایک کی نظر اس بیرونی گیٹ پر لگی ہوئی تھی جہاں سے کسی وقت بھی حضور انور کی گاڑی اس احمدیہ سینٹر میں داخل ہونے والی تھی۔

آخر وہ انتہائی بابرکت اور ہر ایک کے لیے یادگار اور تاریخ ساز لمحہ آپہنچا اور ٹھیک سات بج کر 35 منٹ پر حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف بھی احباب کے ہاتھ بلند ہو گئے۔ حضور انور اپنے عشاق کو دیکھ رہے تھے اور ان عشاق اور خلافت کے فدائی پروانوں کی نظریں اپنے محبوب امام کے چہرہ مبارک پر لگی ہوئی تھیں۔ بہنوں کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے تھے۔ احباب نعرے بلند کر رہے تھے۔ خواتین ایک دوسرے احاطہ میں تھیں۔ حضور انور اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے السلام علیکم کہا، ہر طرف سے وعلیکم السلام کی آوازیں بلند ہوئیں۔ خواتین اور بچیاں اپنے ہاتھ بلاتی ہوئی اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ آج زائن (Zion) کی سرزمین پر بھی عشق و محبت کی نئی داستان رقم ہو رہی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کا انتظام ”مسجد فتح عظیم“ کے بیرونی احاطہ میں واقع گیٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر حضور انور نے مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سال 1920ء کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر لندن سے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب امریکہ کے پہلے مبلغ کے طور پر 26 جنوری 1920ء کو برطانیہ کی بندرگاہ Liverpool سے روانہ ہوئے اور 21 دن کے سفر کے بعد 15 فروری 1920ء کو امریکہ کی بندرگاہ فلاڈلفیا پر اترے لیکن آپ کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روک دیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ آپ جس جہاز میں آئے ہیں اسی سے واپس چلے جائیں۔

حضرت مفتی محمد صادقؒ نے اس فیصلہ کے خلاف محکمہ آبادکاری واشنگٹن میں اپیل کی۔ اس پر آپؒ کو سمندر کے کنارے ایک مکان میں بند کر دیا گیا اور قید کر دیا گیا۔ اس مکان سے باہر نکلنے کی ممانعت تھی مگر چھت پر ٹہل سکتے تھے۔ اس کا دروازہ دن میں صرف دو مرتبہ کھلتا تھا۔

اس مکان میں کچھ یورپین بھی نظر بند تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے ساتھی قیدیوں کو تبلیغ کرنا شروع کر دی جس کے نتیجے میں دو ماہ کے اندر پندرہ قیدیوں نے اسلام قبول کر لیا۔

امریکہ کی سر زمین پر بیعت کرنے والے پہلے احمدی کا نام Mr:R.I.Rochford تھا۔ اس کے علاوہ بیعت کرنے والوں کا تعلق Jamaica، برٹش گیانا، پولینڈ، ریشا، جرمنی، Azre's، سلجیم، پرتگال، اٹلی اور فرانس سے تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ کو امریکہ میں قید کر دیا گیا ہے تو آپؒ نے امریکی حکومت کے اس رویہ پر سخت افسوس کا اظہار ہوئے فرمایا: ”امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اُس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اُس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہر گز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے ارد گرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔“

امریکہ میں احمدیت کا نفوذ

مئی 1920ء میں امریکی حکومت کی طرف سے حضرت مفتی صاحبؒ سے پابندی اٹھائی گئی جس کی فوری وجہ یہ بنی کہ ایسا نہ ہو کہ آپؒ نظر بند تمام قیدیوں کو مسلمان بنالیں۔ چنانچہ حکام نے آپؒ کے امریکہ میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔

حضرت مفتی صاحب نے نیویارک میں ایک مکان کرایہ پر لے کر جماعت کے مشن کا آغاز کیا۔ پھر 1921ء میں آپ شکاگو منتقل ہو گئے اور باقاعدہ ایک عمارت خرید کر جماعتی مرکز قائم کیا۔ یہ مکان بطور مشن ہاؤس، رہائش اور بطور مسجد استعمال ہوتا تھا۔ جولائی 1921ء میں آپ نے اسی مشن ہاؤس سے جماعت امریکہ کے پہلے رسالہ Muslim Sunrise کا اجراء کیا۔ یہ رسالہ آج بھی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کے تمام بڑے شہروں اور اسٹیٹس میں احمدیہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ امریکہ میں اس وقت 58 مقامات پر مستعد اور فعال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ 56 مساجد اور 60 مشن ہاؤسز ہیں۔ بعض مقامات پر بڑی وسیع و عریض عمارتیں اور مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ نئی مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

یہ وہی امریکہ ہے جہاں 1920ء میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا اور آپ کو قید کر دیا گیا تھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ”امریکہ ہمیں ہر گز شکست نہیں دے سکتا۔ امریکہ میں ایک دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔“ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے امریکہ میں قریہ بستی بستی احمدی آباد ہیں اور امریکہ کے چپہ چپہ پر دن رات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی صدا گونج رہی ہے۔

سال 2020ء میں جماعت کے قیام کو سو سال مکمل ہوئے ہیں اور جماعت امریکہ اپنی صد سالہ جوبلی منا رہی ہے اور جماعت کی مختلف تقریبات اور پروگرام جاری ہیں۔

جان الیگزینڈر ڈوئی کے شہر Zion میں ”مسجد فتح عظیم“ کی تعمیر بھی امریکہ کی صد سالہ جوبلی کی تقریبات کا ایک انتہائی اہم پروگرام ہے۔ اس کا افتتاح ان شاء اللہ العزیز اس دورہ میں ہو گا جہاں اس کی مکمل تفصیل درج کی جائے گی۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا زائن (Zion) کی سرزمین سے شروع ہونے والا یہ دورہ انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات اور فتوحات کے دروازے کھلنے والے ہیں اور جماعت احمدیہ امریکہ کامیابیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہونے والی ہے اور یہی تقدیر الہی ہے جو ظاہر ہو رہی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 12 اکتوبر 2022ء)



مسجد فتح عظیم کی نقاب کشائی، مینارۃ المسیح کا سنگ بنیاد اور نمائش کا معائنہ

(27 ستمبر 2022ء بروز منگل)

(قسط 2)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر ”مسجد فتح عظیم“ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق دوپہر ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فتح عظیم سے ملحقہ نمائش ہال میں تشریف لا کر نمائش کا معائنہ فرمایا۔

نمائش

اس نمائش کو درج ذیل دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، قرآن کریم اور تراجم، امام مہدی کے بارہ میں جملہ مذاہب کی پیشگوئیاں
- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور نشانات
- ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی شہید معاند اسلام اور اس کی اسلام دشمنی
- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پر معارف جواب اور دعوت مباہلہ
- ڈاکٹر ڈوئی کا عروج اور عبرتناک انجام، فتح عظیم کا جاری سفر

ان تمام دس مضامین کو برقی طور پر ہر حصہ میں ایک بڑی TV سکرین پر Video Looping کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ہر حصہ میں TV سکرین کے نیچے شیشے کے ایک Show case۔ اس حصہ کے مضمون کے متعلق جملہ نوادرات رکھے گئے ہیں۔

اس نمائش میں جو اہم اشیاء رکھی گئی ہیں ان میں ڈاکٹر ڈوئی کے سوسالہ پرانے نوادرات تصاویر رکھی گئی ہیں۔ ریویو آف ریلیجنز کے وہ ابتدائی شمارے رکھے گئے ہیں جن میں ڈاکٹر ڈوئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج دیا تھا اور اس کی ہلاکت کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ یہ 1902ء، 1905ء اور 1907ء کے شمارے ہیں۔

ڈاکٹر ڈوئی کے رسالے Leaves of Healing کے وہ شمارے بھی رکھے گئے ہیں جن میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گند اچھالا تھا۔ یہ شمارے اس لئے رکھے گئے ہیں تاکہ یہ بتایا جائے کہ ڈاکٹر ڈوئی کے اس بغض و عناد کے مقابلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کو ہتھیار کے طور پر پیش کیا۔

1902ء اور 1903ء کے وہ اصل اخبارات بھی رکھے گئے ہیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ وہ چیلنج بھی رقم ہے جو آپ نے ڈوئی کو مخاطب ہوتے ہوئے دیا تھا۔ ان اخبارات میں Library Digest اور تین مزید اخبارات شامل ہیں۔

اخبار Boston Herald کا وہ صفحہ بڑا کر کے 5 فٹ x 7 فٹ کے سائز میں دیوار پر آویزاں کیا گیا ہے جس کی سرخی (Headline) درج ذیل ہے۔

Great is Mirza Ghulam Ahmad

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سیکشن میں، حضور علیہ السلام کا ایک کوٹ بھی شیشے کے Show case میں رکھا گیا ہے جو آپ زیب تن فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غیروں کی آراء میں ایک قابل ذکر شخصیت Emperor Ming ہیں۔ جنہوں نے 1573ء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں ایک سوچاؤ ساز زبان کے الفاظ پر مشتمل آپ کی مدح میں نظم لکھی ہے جو ملک چین میں اڑھائی ہزار مساجد میں موجود ہے، اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

اخبار Boston Herald کے 28 جون 1907ء کے شمارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ حضور کی دیگر پیشگوئیوں کا ذکر ہے جن میں زلزلہ، دم دار ستارہ اور چاند سورج گرہن اور طاعون وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب کے اخباری نسخہ جات Show case میں رکھے گئے ہیں۔

نمائش کی ایک انتہائی اہم چیز وہ Kiosk ہے جس میں 160 اخباری تراشے جمع کئے گئے ہیں اور World map کے مختلف حصوں کو Touch کرنے سے یہ تمام تراشہ جات 60 انچ کی سکرین پر واضح ہو جاتے ہیں اور صاف پڑھے جاتے ہیں۔ یہ تمام تراشہ جات 1902ء سے لے کر 1909ء کی دہائی میں امریکہ، یورپ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، برطانیہ، اسکاٹ لینڈ اور انڈیا کے اخباروں میں شائع ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائش کے معائنہ کے دوران اس Kiosk کو لانچ Launch کیا اور ڈاکٹر ڈوئی کے ذکر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور ڈوئی کے عبرتناک انجام کے حوالہ سے

مختلف علاقوں کے اخبارات کا مشاہدہ کیا۔ جن میں Alaska Nebraska نیویارک اور بو سٹن وغیرہ کے اخبار شامل تھے۔

نمائش میں دیوار پر جو مختلف TV سکرین لگائی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک TV سکرین پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی فتح کے 14 تراشے خود بخود منظر عام پر آتے ہیں اور مختلف ممالک میں شائع ہونے والے اخبارات چند منٹوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی فتح اور تصدیق کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک TV سکرین پر 20 اخبارات کے وہ تراشے ہیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ڈوئی کو دیئے جانے والے مباہلہ چیلنج کا ذکر ہے۔ یہ تراشے ٹی وی سکرین پر بغیر کوئی بٹن دبائے یا ٹی وی سکرین کو Touch کئے تبدیل ہوتے ہیں۔ ٹی وی سکرین کے سامنے ہاتھ ہلا کر اشارہ کریں تو اگلا تراشہ آجاتا ہے۔ اس طرح صرف ہاتھ کے اشارہ سے جو تراشہ بھی آپ دیکھنا چاہتے ہیں وہ آپ کے سامنے آجائے گا۔

ایک TV سکرین پر ہاتھ کے اشارے سے بدلتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وہ اقتباسات ہیں جن میں خدا تعالیٰ سے تعلق کے بارہ میں تعلیمات بیان کی گئی ہیں۔

ایک کالم پر Newyork Times کی وہ عبارت ہے جس کا عنوان Rival Prophets ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پر زور الفاظ میں ڈوئی کو چیلنج دیا ہے۔

جس Show case میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کوٹ آویزاں ہے اس کے اوپر دیوار پر یہ درج ہے ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائش کے معائنہ کے دوران ڈوئی کے نوادرات دیکھ کر فرمایا کہ موسیٰ کے زمانے میں فرعون تھا جس کی مummy کو محفوظ کیا گیا، آج ڈوئی کے ان نوادرات کو محفوظ کر کے آپ نے اس نشان کو محفوظ کر لیا ہے۔

نمائش کے ایک حصہ قدرت ثانیہ کے حوالہ سے تیار کیا گیا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت احمدیہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ مسلسل ترقی کر رہی ہے تو دوسری طرف ڈوئی اور اس کی جماعت کا وجود ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔ Show case میں خلفاء کی بعض کتب رکھی گئی تھی۔ حضور انور نے یہ کتب دیکھ کر فرمایا کہ خلیفۃ المسیح الاول اور خلیفۃ المسیح الثالث کی کتب بھی شامل کریں۔

چاند سورج گرہن کے حوالہ سے پرانے اخبارات کے تراشے رکھے گئے تھے 1895ء کے اخباری تراشے دیکھ کر حضور انور نے فرمایا کہ مغرب کے لئے 1895ء میں گرہن لگا تھا اور اہل مشرق کے لئے 1894ء میں گرہن لگا تھا۔

نمائش کے آخری حصہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی روایا ”غلام احمد کی جے“ کو سکرین پر دکھایا گیا تھا اور تبرکات کو ظاہر کیا گیا تھا۔ حضور انور نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ میرے ہاتھ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو تبرکات ہیں۔ حضور انور نے اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی دونوں انگوٹھیوں ”الیس اللہ بکاف عبدہ“ اور ”مولیٰ بس“ کی طرف اشارہ کیا۔

اس نمائش کا مکمل انتظام مکرم انور محمود خان نیشنل سیکرٹری تحریک جدید اور ان کی ٹیم نے بڑی محنت سے کیا۔ آخر پر اس ٹیم کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نقاب کشائی اور مینارۃ المسیح کا سنگ بنیاد

نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مینارہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ شہر کی انتظامیہ کی طرف سے مسجد کے ساتھ مینارۃ المسیح کی طرز پر ایک مینارہ تعمیر کرنے کی بھی منظوری ملی ہے۔ اس مینارہ کی اونچائی 70 فٹ ہوگی۔

مسجد فتح عظیم اور اس سے ملحقہ ہال اور دفاتر کو ایک نقشہ کی صورت میں بورڈ پر آویزاں کیا گیا تھا۔ حضور انور نے یہ نقشہ جات دیکھے۔ مکرم فلاح الدین شمس نائب امیر یو ایس اے نے اس پراجیکٹ کے حوالہ سے حضور انور کی خدمت میں مختلف امور عرض کئے اور بتایا کہ ہمارے اس قطعہ زمین کا کل رقبہ 10 ایکڑ ہے۔ جس میں سے اس وقت اڑھائی ایکڑ زیر استعمال ہے۔ مسجد اور دفاتر کی تعمیر ہے۔ گیٹ ہاؤس کی تعمیر ہے۔ ایک وسیع پارکنگ ایریا بنایا گیا ہے اور اسی اڑھائی ایکڑ رقبہ میں مختلف جگہوں پر مارکیٹ بھی لگائی گئی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو باقی ساڑھے سات ایکڑ رقبہ ہے وہ اس نقشہ کے مطابق کس طرف ہے تو اس پر موصوف نے اس حصہ کی نشاندہی کرتے ہوئے بتایا کہ اس طرف ہے اور اس رقبہ پر درخت لگے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے پارکنگ ایریا کے بارہ میں دریافت فرمایا تو عرض کیا گیا کہ مسجد کے پارکنگ ایریا میں 95 گاڑیاں آسکتی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور نے مسجد سے ملحقہ ہال اور دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ نمائش ہال کے علاوہ لائبریری ہے، دفاتر میں دفتر صدر جماعت اور لجنہ کے دفاتر شامل ہیں۔ چلڈرن کلاس کے لئے بھی ایک کمرہ مہیا کیا گیا ہے۔ آڈیو ویڈیو روم بھی ہے اور ایک لائبریری روم بھی بنایا گیا ہے، لفٹ کی سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔ دو سٹورج روم بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گراؤنڈ فلور (Basement) میں بھی تشریف لے گئے جہاں ایک ملٹی پورپز (Multi purpose) ہال تعمیر کیا گیا ہے جس کا رقبہ 2451 مربع فٹ ہے۔ اس وقت اسے نماز کی ادائیگی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس ہال میں 300 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس ہال میں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ واش روم بنائے گئے ہیں اور کمرشل کچن بھی موجود ہے، معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

صحافی کو انٹرویو

ریلیجن نیوز سروس (Religion News Service) کی ایک صحافی Emily Miller حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ موصوفہ کے امریکہ میں لاکھوں فالوورز ہیں۔ یہ صحافی خاتون مسجد فتح عظیم کے پس منظر اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور ڈاکٹر ڈوئی کے درمیان مبالغہ پر ایک مضمون لکھ رہی ہے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمائش میں تشریف لائے جہاں انٹرویو کا پروگرام تھا۔ انٹرویو کے آغاز میں جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ اس مسجد کے افتتاح کے لئے حضور کا یہاں آنا کیا اہمیت رکھتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم جہاں بھی مسجد بناتے ہیں عموماً وہاں کی جماعت مجھ سے پوچھتی ہے کہ کیا میرا وہاں آنا ممکن ہے جرمی ہو یا برطانیہ ہو یا کوئی اور ملک ہو، Covid سے پہلے میں مساجد کے افتتاح کے لئے جایا کرتا تھا لیکن یہاں Zion میں ایک خاص چیز ہے جیسا کہ آپ نے نمائش میں بھی دیکھا ہے تو یہ بھی مختلف وجوہات میں سے ایک وجہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں عام طور پر مساجد کا افتتاح کرتا ہوں اور وہاں اپنی جماعت کے افراد سے ملتا ہوں۔ اس طرح ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور میں انہیں نصائح کرتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ مسجد کی تعمیر کا مقصد کیا ہے یہ نہ ہو کہ آپ صرف اس کو عارضی طور پر یا کچھ خاص ہونے کی وجہ سے منائیں بلکہ اصل یہ ہے کہ ہماری زندگی اور ہمارے دین کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ مساجد اسی مقصد کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں اور میں اپنے لوگوں کو یاد دلاتا ہوں کہ انہیں صرف مسجد کی تعمیر پر خوش نہیں ہونا چاہئے بلکہ انہیں حقیقت میں یہ احساس ہونا چاہئے کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے تو اس طرح ان کی راہنمائی ہوتی ہے اور پھر وہ اپنے آپ میں تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے فرائض اور ذمہ داریاں کیا ہیں۔

• جرنلسٹ نے دوسرا سوال کیا کہ اس مسجد کا نام فتح عظیم ہے اس سے کیا مراد ہے، فتح کس کی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر آپ یہ نمائش دیکھیں تو آپ کو سمجھ آئے گی کہ مسیح محمدی اور نام نہاد مسیح کا مقابلہ کیسے شروع ہوا۔ چنانچہ یہی دعاؤں کا مقابلہ تھا جس کا اعلان بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا۔ پہلے آپ نے ڈوئی کو نصیحت کی کہ تم انبیاء اور مقدس لوگوں کے خلاف یہ غلیظ زبان نہ استعمال کرو لیکن وہ آپ کے خلاف بدزبانی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے کہا کہ میں دعا کروں گا کہ پوری امت مسلمہ اور ہر مسلمان تباہ ہو جائے۔ اس پر بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ پورے مذہب کو تباہ کرنے کی بجائے ہم دو لوگ ہیں اس لئے ایک دوسرے کے خلاف دعا کرتے ہیں اور پھر دعاؤں کا مقابلہ شروع ہو گیا تھا اور خدا تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ اس مبالغہ میں فتح تمہاری ہوگی اور پھر بالآخر ایسا ہی ہوا۔ توفیق عظیم کا یہ نام آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا۔ چنانچہ جب ہم نے یہ مسجد بنائی تو جماعت نے اس کا نام رکھنے کی درخواست کی تو اس پر میں نے کچھ نام تجویز کئے اور جماعت سے کہا کہ کوئی ایسا نام منتخب کریں جس کو امریکہ کے باشندے آسانی سے بول سکتے ہوں لیکن مقامی جماعت نے اصرار کیا کہ یہ نام فتح عظیم اس مسجد کے لئے مناسب ہے پھر میں نے اس کی منظوری دی تو اس طرح اس مسجد کا نام فتح عظیم رکھا گیا۔

• پھر جرنلسٹ نے سوال کیا کہ امریکہ کے باشندوں کے لئے اس مبالغہ کا واقعہ جاننا کیوں ضروری ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ صرف امریکہ کے باشندوں کے لئے ہی اہم نہیں ہے بلکہ یہ سب کے لئے اہم ہے۔ ہر امریکی تاریخ میں دلچسپی نہیں رکھتا لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بہت شوقین ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ انہیں اپنے ملک میں رہنے والے مختلف لوگوں کی تاریخ اور مختلف مذاہب اور اس کے پس منظر کے بارے میں جاننا چاہئے اس لئے جو لوگ دلچسپی رکھتے ہیں وہ یہاں آئیں اور ہماری تاریخ جانیں اور یہ کہ یہ کسی ایک مذہب کی فتح نہیں ہے دراصل لوگوں کو یہ بتانے کی فتح ہے کہ خدا کا سچا بندہ کون ہے اور یہ کہ ایک دوسرے کے خلاف کوئی گالم گلوچ نہیں کرنی چاہئے۔ ہمیں تمام مذاہب کا احترام کرنا چاہئے یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے اور یہی بات بانی سلسلہ احمدیہ نے کہی ہے کہ تم ایک دوسرے کا احترام کرو اور یہ کہ انسان کی پیدائش کا اصل مقصد اللہ کی عبادت ہے اس لئے آپ کو جو بھی طریقہ ہے جس مذہب کو بھی آپ مانتے ہیں آپ اس اصل مقصد کے مطابق عمل کرو لیکن دوسرے لوگوں کے خلاف غلیظ زبان یا گالی

گلوچ کا استعمال نہ کریں۔ تو اب جب ہم اس تاریخ کو لوگوں کے سامنے بیان کریں گے، تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں اور مذہب سے دلچسپی رکھنے والوں کا معلوم ہو گا کہ یہ سب کچھ ایسا ہی ہوا۔

• بعد ازاں جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ کے مطابق لوگوں پر اس مباحلہ کے کیا اثرات ہوں گے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا کام اسلام کا پیغام پہنچانا ہے اور اسلام کہتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے اور آپ کسی کو اپنا مذہب تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے اور جو لوگ اسلام قبول نہیں کرتے وہ کم از کم یہ سمجھ لیں گے کہ اسلام ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے اور اپنے فرائض ادا کرنے کا کہتا ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے کہا کہ میرے آنے کا مقصد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا اور اللہ تک پہنچانا ہے۔ انہیں یہ سمجھانا ہے کہ اللہ کی عبادت کیسے کرنی ہے اور اللہ کی عبادت کیوں کرنی ہے اور اپنے خالق کے سامنے جھکنا ہے اور دوسرا مقصد لوگوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا احساس دلانا ہے۔ لوگوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ انہیں ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرنا چاہئے اور یہی بات قرآن کریم سکھاتا ہے اور یہی ہم مانتے ہیں اور یہی ہے جس کی ہم تبلیغ کرتے ہیں۔

• پھر جرنلسٹ نے آخری سوال یہ کیا کہ کیا اب بھی دنیا میں Organized Religion یعنی منظم مذہب کا کوئی کردار ہے، کیا مذہب امن کی آواز بن سکتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہم کہتے ہیں کہ دین کا مقصد کسی کو ڈرانا نہیں ہے جیسا کہ میں پہلے آپ کو بتا چکا ہوں کہ بانی سلسلہ احمدیہ دو مقاصد کے لئے دنیا میں ظاہر ہوئے اور آپ نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو زندہ کرنے کا دعویٰ کیا اور یہ تعلیم دو اصولوں پر مشتمل ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اس لئے اگر آپ ان دونوں فرائض کو جانتے ہیں تو پھر ہم سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم زبردستی کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم جس کی تبلیغ کرتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔ ہم اس قسم کے جنونی ملاں شرپند نہیں ہیں جو معاشرے کا امن خراب کر رہے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ ہمیں امن سے رہنا چاہیے اور ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ تم ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرو۔ قرآن کریم یہ بھی کہتا ہے کہ تم بت پرستوں کے خلاف کوئی بد زبانی بھی نہ کرو کیونکہ وہ انتقام میں اللہ کے خلاف وہی زبان استعمال کریں گے۔ اس لئے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک مسجد کا مقصد ہے اور ہم کس طرح رہتے ہیں۔ ہم یہاں کیا کرنے جا رہے ہیں میں اپنے خطاب میں بھی بیان کروں گا۔ یہ انٹرویو چھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

فیملیز کی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 152 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی افراد نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج زائن کی جماعت کے علاوہ Indian Oshkosh Milwaukee 10WA شکاگو، سیٹل، Silicon Valley کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز نے بھی شرف ملاقات پایا۔

بعض فیملیز بڑا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ سیٹل سے آنے والے 2014 میل اور Silicon Valley سے آنے والی فیملیز 2190 میل کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فتح عظیم میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 17 اکتوبر 2022ء)



انفرادی واجتماعی ملاقاتیں اور ان کے تاثرات

(28/ ستمبر 2022ء بروز بدھ)

(قسط 3)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر ”مسجد فتح عظیم“ میں تشریف لا کر نماز پڑھائی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

انفرادی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں 42 فیملیز کے 186 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج زائن (Zion) کی جماعت کے علاوہ ڈیٹرائٹ (Detroit)، میامی (Miami)، شکاگو، لاس اینجلس،

ڈیٹن، DaytonSacramento, Silicon Valley, Minnesota, Milwaukee،

جارجیا، سینٹ لوئس، اوش کوش، آسٹن اور Kansas City کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی شرف ملاقات پایا۔

بعض مقامات سے احباب بڑے طویل ترین سفر طے کر کے ملاقات کے لیے پہنچے تھے۔ Kansas سے آنے والی فیملیز 556 میل، جارجیا سے آنے والی 748 میل، لاس اینجلس سے آنے والی فیملیز 2046 میل اور Sacramento سے آنے والی فیملیز اور احباب 2070 میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو پاکستان سے ہجرت کر کے یہاں آئے تھے اور اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے مل رہے تھے۔ ان کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں جو چند لمحات گزارے وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھے۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتا ہوا باہر آیا اور ان کی تکالیف اور پریشانیاں راحت و سکون میں بدل گئیں۔

ملاقاتوں کے تاثرات

• شکاگو ایسٹ سے آنے والے عبدالنور سلمان صاحب کہنے لگے کہ میں ملاقات کا احوال الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ میری ساری زندگی کا یادگار ترین واقعہ ہے۔ میں نے حضور کے چہرے سے نور نکلتے دیکھا ہے۔

• شکاگو سے آنے والے ایک دوست جب ملاقات کر کے دفتر سے باہر نکلے تو رونے لگ گئے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے بڑی مشکل سے بات کر رہے تھے۔ کہنے لگے کہ حضور نے مجھے فرمایا ہے کہ نماز پڑھو، نماز پر توجہ دو کہ یہ ہے تمام مشکلات کا حل۔

• ایک خاتون بینش احمد کہنے لگیں کہ یہ آج کی ملاقات میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش تھی جو آج پوری ہو گئی۔ یہ بات کہتے ہوئے موصوفہ رونے لگ گئی کہنے لگیں کہ میں خوش قسمت ہوں کہ اتنی بڑی جماعت ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھے یہ موقع عطا فرمایا ہے۔

• ایک دوست شاہد احمد صاحب نے کہا کہ میں 46 سال کا ہو گیا ہوں اور کبھی ملاقات نہیں کی۔ مجھے اپنی ساری زندگی میں اس دن کا انتظار تھا۔ مجھے ایسا روحانی تجربہ ہوا ہے کہ میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔

• ایک صاحب زیرک محمود صاحب کہنے لگے کہ میں بہت خوش قسمت ہوں کہ میں تو پاکستان میں تھا۔ خدا تعالیٰ مجھے امریکہ لے کر آیا اور یہاں مجھے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔

• ایک دوست سید جمشید علی صاحب ملاقات کر کے باہر آئے تو ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ بہت خوشی کا اظہار کر رہے تھے کہ میں تو اپنے بزنس کی کامیابی کے لیے دعائیں لے کر آیا ہوں۔

• زائن جماعت کے ایک دوست اعجاز الحق صاحب کہنے لگے کہ حضور انور نے مجھے فرمایا ہے کہ اب آپ نے اس مسجد کو آباد کرنا ہے اور پانچوں نمازوں کی ادائیگی پر توجہ دینی ہے۔

• ایک دوست زاہد احمد صاحب جو جماعت Sacramento سے 2072 میل کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لیے آئے تھے کہنے لگے کہ مجھے اس قدر خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ آج میں امریکہ میں صرف حضور کی وجہ سے ہی ہوں۔ حضور نے پاکستان میں میری فیملی کا وظیفہ لگوایا تھا اور اس بابرکت وظیفہ سے میرے چار بھائیوں نے ڈگریاں حاصل کیں اور اسی وظیفہ سے میں نے IT میں ماسٹر ڈگری حاصل کی اور آج اسی ڈگری کی بدولت امریکا میں ملازمت حاصل کی ہے۔

• ایک صاحب میجر نعیم احمد جو شکاگو سے آئے تھے کہنے لگے کہ ہم نے یہ مسجد بنوائی ہے۔ ہم اس مسجد کے بنانے والے تھے۔ حضور نے مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ آپ لوگوں نے انتہائی زبردست مسجد بنوائی ہے۔ گیسٹ ہاؤس میں اور مسجد میں کوئی کمی نہیں رہنے دی۔

• ایک دوست حافظ علی اصغر صاحب جو Los Angeles سے 2046 میل کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لیے آئے تھے کہنے لگے کہ حضور نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اور زیادہ قرآن کریم کو سنو اور پڑھو تاکہ حفظ قرآن ٹھیک رہے۔

• ایک دوست بشارت ہارگے صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں آٹھ سال قبل ساؤتھ افریقہ سے امریکہ آیا تھا۔ میں نے بھی مسجد کی تعمیر میں مدد کی ہے۔ حضور سے ملاقات کر کے ہم بے حد خوش ہیں۔ مجھے تسکین قلب حاصل ہوئی ہے۔

• لاس اینجلس سے 2046 میل کا سفر طے کر کے آنے والے ایک دوست احمد علی خالد صاحب جب ملاقات کے بعد دفتر سے باہر نکلے تو ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور دل جذبات سے بھرا ہوا تھا۔ کہنے لگے میری زندگی کی ایک ہی خواہش تھی وہ آج اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی ہے۔

• ڈیٹرائٹ (Detroit) سے آنے والے ایک دوست بشارت احمد صاحب نے کہا کہ میں اپنے جذبات کو بیان کرنے کی سکت نہیں پاتا یہ میری زندگی میں پہلی ملاقات تھی۔ آج میں انتہائی خوش قسمت ہوں۔ ہم نے حضور انور کی دعائیں حاصل کیں۔

• جماعت شکاگو ایسٹ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نوید شاہی صاحب نے کہا کہ اس وقت میرا دل جذبات سے بھرا ہوا ہے۔ میری اپنی فیملی کے ساتھ یہ پہلی ملاقات تھی۔ مجھے پتا نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ میں بہت Excited ہوں کچھ بیان نہیں کر سکتا۔

• ایک دوست طاہر احمد صاحب جو شکاگو جماعت سے آئے تھے ملاقات کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم اپنے آقا کے سامنے بول بھی نہیں سکتے تھے۔ کوئی بات ہی نہیں کر سکے۔ ہم نے سوالات کی تیاری بھی کی تھی کہ حضور سے یہ باتیں کریں گے لیکن جو نبی حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو پھر ہم سب کچھ بھول گئے۔ میرا سارا جسم کانپ رہا تھا۔ ہم ایک اور ہی دنیا میں تھے۔

• شکاگو کے ایک دوست محمد زکریا صاحب کہنے لگے کہ میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ حضور انور نے میری بیٹی کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور اپنے ساتھ لگایا۔ ہم نے برکتیں حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فتح عظیم میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لا کر پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اجتماعی ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں مرد احباب کا ایک گروپ کی صورت میں اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس گروپ میں شامل افراد کی تعداد 27 تھی جو مقامی جماعت Zion کے علاوہ دیگر چودہ جماعتوں سے آئے تھے۔ ان میں سے بعض دوست Kentucky سے 452 میل اور جارجیا سے 748 میل کا سفر طے کر کے آئے تھے جب کہ سیٹل (Seattle) سے آنے والے 2014 میل اور پورٹ لینڈ (Portland) سے آنے والے 2087 میل کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لیے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت باری باری تمام احباب سے ان کا تعارف حاصل کیا۔ ان سے دریافت فرمایا آپ کہاں سے آئے، کب آئے، کیا کام کر رہے ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ہر ایک سے اس کا حال دریافت کیا۔ جو طالب علم تھے ان کو حضور نے قلم عطا فرمائے جو چھوٹی عمر کے بچے اپنے باپ کے ساتھ تھے حضور انور نے ازراہ شفقت ان کو قلم عطا فرمائے۔

• ایک دوست گلغام اشرف صاحب نے بتایا کہ گوجرانوالہ سے تعلق ہے۔ حضور انور کو دیکھ کر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئی ہیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ کمپیوٹر سائنس میں بیچلر کیا ہوا

ہے اور اب حضور انور ملاقات کر لی ہے تو ان شاء اللہ العزیز ملاقات کی برکت سے مجھے جاب (Job) بھی مل جائے گی۔

موصوف نے بعد ازاں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے حضور انور کو محض دیکھ کر ہی اپنے ایمان میں بہت طاقت حاصل کی ہے۔ حضور انور کی صحبت میں بیٹھ کر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد آگیا۔ حضور انور کی صحبت نے مجھے دین کی مزید خدمت کرنے کا احساس دلایا ہے۔

• ایک دوست ظفر سلیم صاحب جو ملوای کی جماعت سے آئے تھے۔ ان کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے۔ کہنے لگے بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ خلیفہ ہمارا ہے اور ہم اس کے ہیں۔ حضور نے جس شفقت اور پیار سے بات کی ہے محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے اوپر خلیفہ وقت کا سایہ ہے۔

• میاں انور احمد جو شکاگو سے آئے تھے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ زندگی میں میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ جب میں حضور سے بات کرنے لگا تو میرے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ میری زندگی کی خواہش آج پوری ہو گئی ہے۔

• Zion جماعت سے ایک نوجوان Achraf Issam صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا تعلق مراکش سے ہے اور میں صدر جماعت مراکش اعصام الخامسی کا بیٹا ہوں۔ 2011ء سے امریکہ میں ہوں اور یہاں پڑھائی مکمل کر کے کام کر رہا ہوں۔ موصوف نے ملاقات کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ باوجود اس کے کہ یہ گروپ ملاقات تھی لیکن پھر بھی ہمیں بہت زیادہ وقت ملا۔ میرے لیے تو یہ بڑے خاص لمحات تھے۔ میں گزشتہ چند دن سے مسلسل ڈیوٹی پر تھا لیکن آج اس ملاقات نے مجھ میں دوبارہ جان ڈال دی ہے۔ مجھے ایک نئی زندگی عطا ہوئی ہے۔

• محمد اسلم صاحب جو کہ ڈیٹرائٹ (Detroit) سے آئے تھے کہنے لگے کہ خدا کے نور کی تجلی میرے سامنے تھی۔ حضور کی توجہ پر تھی۔ مجھے زندگی میں سب کچھ مل گیا۔

• ایک طالب علم سمیع اللہ صاحب جو کہ Richmond جماعت سے آئے تھے کہنے لگے کہ حضور سے ملاقات میرے لیے ایک خاص تجربہ تھا۔ مجھ سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ میں نے اپنی پڑھائی کی مدد کے لیے حضور انور سے قلم کی درخواست کی۔ حضور نے مجھے قلم عطا فرمایا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے گا۔

• جماعت St.Louis سے آنے والے ایک دوست سید ظہیر احمد شاہ صاحب کہنے لگے کہ میرے پاس بات کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ جو میں محسوس کر رہا ہوں جو میری اس وقت حالت ہے میں بیان نہیں کر سکتا۔

• حیدرآباد (انڈیا) سے آنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں 8 ماہ پہلے یہاں امریکہ میں آیا ہوں۔ IT میں ماسٹرز کرنے آیا ہوں۔ میری شدید خواہش تھی کہ حضور انور ملاقات ہو آج اللہ تعالیٰ نے میری خواہش پوری کر دی ہے۔

• حیدرآباد (انڈیا) سے آنے والے ایک اور دوست نے عرض کیا کہ وہ بھی حیدرآباد انڈیا سے ہیں اور انجینئرنگ مینجمنٹ میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔ ان سبھی نے حیدرآباد جماعت کے ممبران اور اپنے عزیز واقارب کا سلام حضور انور کو پہنچایا اور دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا آپ لوگ IT کمپیوٹر سائنس میں ماسٹرز کرنے یہاں آئے ہوئے ہیں جبکہ انڈیا اس فیلڈ میں بہت آگے ہے اور وہاں تعلیم کا معیار بہت اچھا ہے۔

• اس اجتماعی ملاقات کے آخر پر تمام افراد نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

چھ بجکر 45 منٹ پر یہ ملاقات اپنے اختتام کو پہنچی۔

اجتماعی ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایک دوسرے ہال میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ گروپ کی حضور انور کے ساتھ اجتماعی ملاقات تھی۔ خواتین کی تعداد 80 تھی جو کہ جماعت زائن (Zion) کے علاوہ دیگر سترہ مختلف جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ جماعت جارجیا (Georgia) سے آنے والی خواتین 748 اور Miami سے آنے والی 1408 میل اور سیٹل سے آنے والی خواتین 2014 میل کا فاصلہ طے کر کے حضور انور سے ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔

جب کہ Los Angeles سفر کر کے آنے والی 2046 میل اور پورٹ لینڈ (Portland) سے آنے والی خواتین 2087 میل کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔

حضور انور نے خواتین سے ان کا تعارف اور تعلیم اور کیریئر کے بارے میں دریافت فرمایا۔ طالبات کو حضور انور نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعض خواتین نے حضور کی خدمت میں اپنی ”ایس اللہ بکاف عبدہ“ کی انگوٹھیاں تبرک کرنے کی درخواست کی حضور نے ازراہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا۔ بعض خواتین نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

لجنہ کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لیے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فتنہ عظیم میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 20 اکتوبر 2022ء)



فیملی واجتماعی ملاقاتیں اور تاثرات

(29/ ستمبر 2022ء بروز جمعرات)

(قسط 4)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 50 منٹ پر مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک سے بذریعہ Fax اور ای میل کے ذریعہ آنے والے خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ نیز حضور انور کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

ایک بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی نمازیں پڑھانے کے لیے اپنی رہائش گاہ سے مسجد تشریف لاتے ہیں اور پھر واپس جاتے ہیں تو راستے کے دونوں اطراف مختلف جگہوں پر احباب جماعت اور خواتین

کھڑے ہوتے ہیں اور پیارے آقا سے عشق و محبت اور فدائیت کا اظہار پر جوش والہانہ نعروں سے کر رہے ہوتے ہیں۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور اور ”اَنّی معک یا مسہور“ کی آوازیں آرہی ہوتی ہیں اور مسلسل نعرے بلند ہو رہے ہوتے ہیں۔ بچیاں اپنی محبت کا اظہار اپنی دعائیہ نظموں سے کرتی ہیں۔

مسجد کے بیرونی احاطہ میں مختلف جگہوں پر بڑی تعداد میں مارکیز لگائی گئی ہیں۔ تین مارکیز میں احباب اور خواتین کے لیے نماز پڑھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ دو بڑی مارکیز میں مردوں اور خواتین کے لیے علیحدہ علیحدہ انتظام ہے۔ مرد و خواتین کے علیحدہ علیحدہ رجسٹریشن اور علیحدہ علیحدہ مارکیز لگائی گئی ہیں اور علیحدہ علیحدہ Covid ٹیسٹ کے لیے بھی مارکیز لگائی گئی ہیں۔ کھانا پکانے کے لئے بھی ایک علیحدہ مارکی ہے۔ اس طرح مہمانوں کے کھانا کھانے کے لئے بھی ایک علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔

امریکہ کے مختلف خطوں سے دو دو ہزار میل سے زائد فاصلوں سے احباب مرد و خواتین یہاں آکر بیٹھے ہوئے ہیں اور سارا سارا دن مارکیز میں گزار دیتے ہیں۔ اپنے پیارے آقا کے دیدار کا کوئی لمحہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یہ بڑے مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔ یہاں آنے والا ہر ایک ان برکتوں سے فیض پارہا ہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں فیملی ملاقاتوں کے علاوہ مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں ملاقاتیں بھی شامل تھیں۔ فیملی ملاقاتوں میں چھ خاندانوں کے 27 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے طلباء اور طالبات کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

گروپس ملاقاتیں

ان ملاقاتوں کے بعد مختلف گروپس کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ لجنہ کے گروپس کی تعداد چار تھی۔ مجموعی طور پر 28 خواتین نے شرف ملاقات پایا۔ یہ سبھی وہ خواتین تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پارہی تھیں اور مختلف 10 جماعتوں سے آئی تھیں۔ پاکستان سے آنے والی بعض خواتین نے بھی شرف ملاقات پایا۔

بعد ازاں مرد احباب نے بھی چار مختلف گروپس کی صورت میں ملاقات کی سعادت پائی۔ احباب کی مجموعی تعداد 43 تھی۔ یہ احباب زائن (Zion) کے علاوہ دیگر چودہ جماعتوں اور علاقوں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔

Kentucky سے آنے والے 492 میل کا سفر طے کر کے آئے تھے اور Binghamton سے آنے والے 750 میل جبکہ سیٹل (Seattle) سے آنے والے 2014 میل اور لاس اینجلس (Los Angeles) سے آنے والے 2046 میل کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لیے پہنچے تھے۔ علاوہ ازیں پاکستان سے آنے والے معزز احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے شرف ملاقات پارہے تھے۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ان کی خوشی ناقابل بیان تھی۔

ملاقاتیوں کے تاثرات

• زائن (Zion) جماعت کے ایک دوست عثمان MBow صاحب نے بیان کیا کہ دودن قبل جب ہم مسجد کے باہر کھڑے تھے تو حضور انور نے گزرتے ہوئے میری طرف اور میرے بیٹے کی طرف محض ایک

لمحہ کے لیے دیکھا تھا اور پھر آج ہماری فیملی ملاقات ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں نے آپ کو دودن پہلے مسجد کے باہر دیکھا تھا۔ میں حیران رہ گیا کہ حضور کو یہ چھوٹی سی بات کیسے یاد ہے۔

• ایک خاتون خالدہ بکر صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بہت عرصہ پہلے میں نے حضور انور کو خط لکھا تھا کہ میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔ میری آپ سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ میں چاہتی ہوں کہ حضور یہاں زائن تشریف لائیں۔ آپ مجھے اس بات کا یقین نہیں ہو رہا ہمارے وہم و گمان میں نہ تھا کہ حضور زائن بھی آئیں گے۔ میں کتنی خوش نصیب ہو کہ حضور سے میری ملاقات ہو گئی ہے۔

• ایک خاتون جو کہ جماعت کو لمبس (Columbus) سے آئی تھیں۔ کہنے لگیں کہ آج کی ملاقات میرے لیے ایک خاص الہی لمحہ تھا۔ ہمیں کل تک معلوم ہی نہیں تھا کہ آج ہماری ملاقات ہے۔ ہماری ملاقات تو ایک معجزانہ ملاقات ہوئی ہے۔ یہ کہتے ہوئے موصوفہ رونے لگ گئیں۔

• ایک دوست ریان احمد صاحب جو پاکستان سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میں اس تجربے کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ جیسے ہی میں نے حضور انور کی طرف دیکھا تو اس دنیا میں نہ رہا اور بات کرنے کے لئے جو سوچا تھا سب کچھ بھول گیا۔

• شکاگو کے ایک دوست نعمان احمد صاحب نے کہا کہ ملاقات سے قبل میری یہ حالت تھی کہ مجھ سے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔ بڑی گھبراہٹ اور بے چینی تھی۔ جو نبی میں کمرے میں داخل ہوا حضور انور کا چہرہ دیکھا تو میں سانس لینے کے قابل ہو گیا۔

• حافظ عمران احمد صاحب جو میامی (Miami) سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں نے حضور انور کو بتایا کہ میں اس شعبے کا اسسٹنٹ پروفیسر ہوں جس میں حضور نے تعلیم حاصل کی ہے یعنی زراعت تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ زراعت تو ایک وسیع میدان ہے۔ آپ خاص طور پر کیا سکھاتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ فوڈ سائنس پڑھاتا ہوں۔

• ایک دوست Micheal Carpenter نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بیعت محض تین ماہ قبل کی تھی۔ نواحمدی ہوں۔ مجھے بالکل پتہ نہیں تھا کہ ملاقات میں کیا ہوتا ہے۔ ملاقات کیسے ہوگی۔ حضور انور سے مل کر اب مجھے یقین ہے کہ خلیفہ خدا تعالیٰ نے خود چنا ہوا ہے۔

• شکاگو جماعت سے سید ثاقب صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری اہلیہ ملاقات میں رونے لگ گئی تھی۔ اہلیہ نے سولہ سال قبل بیعت کی تھی اور یہ افغانستان سے ہے۔ اس کو اس بات کا ڈر تھا کہ وہ اردو زبان صحیح طرح نہیں بول سکتی تو حضور انور کو اس کی بات سمجھ نہیں آئے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی اردو ٹھیک ہے۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ نو مبائع ہیں اب آپ یہ سمجھیں کہ آپ پیدا انشی احمدی ہیں اور جو ایک پیدا انشی احمدی سے توقعات ہوتی ہیں وہی آپ سے ہیں۔ ان توقعات کے مطابق عمل کریں۔

• ایک دوست عمران چوہدری صاحب کہنے لگے کہ میری خوشی کی تو انتہا نہیں ہے حضور انور نے شفقت فرماتے ہوئے میری بیٹی کے لیے رومال اور چاکلیٹ دی۔

• ایک دوست الطاف منیب صاحب Binghamton جماعت سے آئے تھے کہنے لگے کہ آج میں نے حضور انور سے بات کی۔ حضور انور نے میری بات کو غور سے سنا اور مجھے اپنے مشوروں سے نوازا۔ مجھے اور کیا چاہیے تھا مجھے تو سب کچھ مل گیا۔

• جماعت Oshkosh سے آنے والے دوست حافظ انعام الحق صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور بتایا کہ میں اپنے بارے میں فکر مند تھا لیکن حضور انور سے مل کر میری تمام پریشانیاں ختم ہو گئی ہیں۔ حضور انور کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بج کر تیس منٹ تک جاری رہا۔

احمدیہ مسلم سائنٹسٹ ایسوسی ایشن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد احمدیہ مسلم سائنٹسٹ ایسوسی ایشن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات تھی۔ اس ملاقات کا انتظام ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ حضور انور اس ہال میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم منیب شریف صاحب نے کی۔

• اس کے بعد ایسوسی ایشن آف احمدی مسلم سائنٹسٹ کے صدر ڈاکٹر سہیل حسین صاحب آف سلیکون ویلی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اسٹین فورڈ یونیورسٹی کیلیفورنیا میں پروفیسر ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ دسمبر 2019ء میں احمدیہ مسلم ریسرچ کانفرنس برطانیہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا تو حضور انور کے خطاب سے ہی ہم نے اس ایسوسی ایشن کے مرد اور خواتین ممبران نے اپنے مقاصد کو سامنے رکھا ہے اور ہم نے اپنا یہ مشن رکھا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اگلے اسلامی سنہری دور کی قیادت ان شاء اللہ العزیز احمدی مسلم سائنٹسٹ نے کرنی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ہم اپنے سالانہ پروگراموں میں قرآن اور سائنس سمپوزیم کا انعقاد بھی کرتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس وقت جو ممبران یہاں بیٹھے ہیں وہ کتنے ہیں اور ان میں پی ایچ ڈی کتنے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہاں 46 مرد اور 37 ممبران خواتین موجود ہیں اور اس 83 کی تعداد میں سے 35 پی ایچ ڈی ہیں۔

• اس کے بعد احمدی خواتین سائنٹسٹ ایسوسی ایشن کی صدر ڈاکٹر نصرت شریف صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ ڈاکٹر نصرت صاحبہ فائزر (Pfizer) میں فارماسیوٹیکل کی سینئر پرنسپل سائنسدان ہیں۔

موصوفہ نے مرد اور خواتین دونوں ایسوسی ایشن کے مشترکہ وژن (Vision) کے بارے میں بتایا کہ ہم نے خلفائے احمدیہ کی خواہش کی بنیاد پر 100 پروفیسر عبدالسلام بنانے ہیں۔ اپنی اس کوشش کو آگے بڑھاتے ہوئے ڈاکٹر نصرت صاحبہ نے دونوں ایسوسی ایشن کی آفیشل ممبر شپ کے موجود ڈیو گرافک (Demographic Data) کو پیش کیا اور بتایا کہ کم از کم دس امیدوار عبدالسلام موجود ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جماعت کی جو بلی کے سال ہمارے پاس یہ سائنٹسٹ ہونے چاہئیں۔ 1989ء سے اب تک 33 سال ہو چکے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اگلے چند سالوں میں کم از کم ایک یادو عبدالسلام ہونے چاہئیں۔

بعد ازاں درج ذیل احمدی محققین نے اختصار کے ساتھ اپنی ریسرچ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی۔

• سب سے پہلے ڈاکٹر اطہر نوید ملک صاحب نے اپنی ریسرچ پیش کی۔ موصوف ایم ٹی، پی ایچ ڈی، براؤن یونیورسٹی میں نیوروسرجری اور نیوروسائنسز کے اسٹنٹ پروفیسر ہیں۔

موصوف نے کوما (Coma) اور مختلف دماغی امراض کے علاج میں ایک غیر معمولی بہتری لانے کے لئے اپنی تحقیق کے بارہ میں بتایا۔ موصوف نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ابھی یہ تحقیق جاری ہے۔

• اس کے بعد ڈاکٹر آصف جمیل صاحب نے اپنی تحقیق پیش کی۔ موصوف بھی ایچ ڈی ہیں اور ہارورڈ میڈیکل اسکول میں انسٹرکٹر ہیں۔ موصوف نے دماغی محرکات کے آلات (Brain Stimulation Devices) سے اعصابی اور نفسیاتی امراض کا علاج کرنے کے بارہ میں اپنی تحقیق کے بارہ میں بتایا اور عرض کیا کہ ابھی یہ ریسرچ جاری ہے۔

• بعد ازاں ڈاکٹر عبدالنصیر صاحب نے اپنی ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔ موصوف بھی ایچ ڈی ہیں اور آگسٹا یونیورسٹی میں فزکس کے اسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ وہ جسم کے تمام خلیات (Cells)

خاص طور پر کینسر کے خلیات کی منتقلی کے پیچھے بنیادی طبیعیات کو سمجھنے کی تحقیق کر رہے ہیں۔ ان کی یہ تحقیق حال ہی میں دنیا کے مادی سائنس کے سب سے بڑے جریدے میں شائع ہوئی ہے۔ جس کا عنوان ہے ”فطری مواد“

• اس کے بعد ڈاکٹر فیضان عبداللہ ہاگور صاحب نے اپنی تحقیق پیش کی۔ موصوف ایم ڈی، پی ایچ ڈی، نار تھ ویسٹرن یونیورسٹی کے پروفیسر اور چیف آف پیڈیاٹرک سرجری (Pediatric Surgery) اور نار تھ ویسٹرن یونیورسٹی شکاگو میں سینٹر فار گلوبل سرجری (Center For Global Surgery) کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے اپنی ریسرچ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بچوں میں پہننے کے قابل سینسر (wearable Sensors) استعمال کر کے کسی بھی سرجری کے بعد کے نتائج کو بہتر بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔

• بعد ازاں مجیب اعجاز صاحب جو ONE (Our Next Energy) کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (CEO) ہیں۔ انہوں نے اپنی کمپنی کی الیکٹرک بیٹری ٹیکنالوجی (Electric Battery Technology) کے بارہ میں بتایا جو الیکٹرک گاڑیوں کے لیے ایک ہزار کلومیٹر کے سفر میں ایک ہی چارج پر مدد فراہم کرتی ہے۔

• اس کے بعد عدیل ملک صاحب جو Clearstep Inc کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (CEO) ہیں انہوں نے بتایا کہ وہ ضرورت مندوں کی دیکھ بھال کے لئے Artificial Intelligence کو استعمال کر رہے ہیں اور اس بارہ میں ریسرچ کر رہے ہیں۔

• بعد ازاں خواتین کی طرف سے ڈاکٹر شہناز بٹ صاحبہ نے اپنی ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔ موصوفہ پی ایچ ڈی ہیں اور سینٹ جوزف یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور اس یونیورسٹی میں نیوروسائیکوفارماکولوجی لیب (Neuropsychopharmacology Lab) کی ڈائریکٹر ہیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ مختلف نفسیاتی

عوارض (Psychological Disorder) میں Stress کے کردار کا مطالعہ کرنے کے لیے مختلف سائنسی ماڈل استعمال کر رہی ہیں۔

• اس کے بعد اولیویا ولیز باربر (Olivia Williams Barber) نے اپنی تحقیق کے حوالے سے بتایا کہ موصوفہ نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی شکاگو میں (Environmental Engineering) میں پی ایچ ڈی کی Candidate ہیں۔ موصوفہ نے اپنی ریسرچ کے حوالے سے بتایا کہ کس طرح گھر کے اندر جراثیم کش چھڑکنے (Spraying Disinfectant) سے Antibiotic Resistant Bacteria کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔

• اس کے بعد نانکھ رزاق صاحبہ نے اپنی تحقیق کے حوالے سے بتایا موصوفہ Yale یونیورسٹی میں Early Mediterranean Religions کی PHD Candidate ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اسلام کے آغاز میں بحیرہ روم کے علاقے کا مطالعہ کرنے کے لیے Archeology میں نئے طریقے استعمال کر رہی ہیں۔

حضور انور نے خاص طور پر ان ریسرچ کرنے والوں سے ان کے کام کے نتائج اور معاشرے پر اس کے اثرات کے بارے میں پوچھا۔

آخر پر ایسوسی ایشن نے حضور انور کی خدمت میں ایک آسٹریلیا پیش کیا۔ ایک ایسا آلہ جو پہلے زمانوں میں فلکیاتی پیمائش کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ ابتدائی مسلمان سائنس دانوں نے اسے ایجاد کیا تھا۔ ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا بعد ازاں سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فتح عظیم میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 21 اکتوبر 2022ء)

مسجد فتح عظیم میں پہلا تاریخی بصیرت افروز خطبہ جمعہ اور پیشگوئی بابت ڈوئی اور مسجد فتح عظیم کے کوائف کا ذکر

(30 ستمبر 2022ء بروز جمعہ)

(قسط 5)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر پچاس منٹ پر مسجد فتح عظیم میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا، حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج کا یہ دن کئی لحاظ سے ایک تاریخ ساز دن ہے جو ہمیشہ احمدیت کی تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ آج حضور انور کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کے شہر زائن (Zion) میں مسجد فتح عظیم کا افتتاح ہو رہا تھا۔ پھر زائن کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا پہلا ایسا خطبہ جمعہ ہے جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست لائیو نشر ہو رہا تھا۔

اس سے قبل امریکہ کے مشرقی حصہ واشنگٹن Harrisburg DC اور ساؤتھ کے علاقہ ہیوسٹن اور مغربی علاقہ لاس اینجلس سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر ڈوئی نے تو یہ کہا تھا کہ اس کے اپنے بسائے ہوئے شہر زائن (zion) سے اسلام کی آواز ہمیشہ کے لئے دبا دی جائے گی۔ اسلام کا کوئی نام لیوا بھی نہ ہو گا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی زبان سے الہام ”فتح عظیم“ کے جلو میں، نہ صرف ڈوئی کے اس شہر میں اسلام کی آواز گونج رہی ہے۔ بلکہ یہاں سے ڈوئی کے ملک امریکہ میں بھی یہ آواز گونج رہی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ آواز یہاں سے کل عالم میں، ساری دنیا میں، ملک ملک، قریرہ قریرہ، بستی بستی سنائی دے رہی ہے۔ پس آج اس شہر کا چپہ چپہ اور یہاں کے دن رات کالج لہجہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر گواہی دے رہا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔

نماز جمعہ میں جماعت زائن (zion) کے علاوہ امریکہ کی مختلف دوسری جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل فاصلے طے کر کے شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔ شامل ہونے والوں میں ایک بڑی تعداد ایسی تھی جو ایک ہزار سے اڑھائی ہزار میل تک کا سفر طے کر کے آئی تھی۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد دو ہزار سے زائد تھی۔

امریکہ کے علاوہ برطانیہ، جرمنی، سویڈن، برازیل، گیانا، سرینام، پاکستان، کبایر، کینیڈا سے جماعتی نمائندگان اور دوسرے احباب اس مسجد کے افتتاح میں شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔

خطبہ جمعہ اور خلاصہ خطبہ جمعہ

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فتح عظیم تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج آپ یہاں زائن کی مسجد کے افتتاح کے لیے جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ امریکہ کو توفیق دی کہ اس مسجد کی تعمیر کرے اور اُس شہر میں کرے جو جماعت کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دو دن پہلے ایک جرنلسٹ نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ مسجد یہاں کے لئے اتنی اہم کیوں ہے؟ مساجد تو ہمارے لیے ہر ایک اہم ہوتی ہے میں نے اسے یہی کہا تھا۔ تمام مساجد ہی ہمارے لئے اہم ہیں۔ اس کا خیال تھا کہ صرف اس مسجد کے لئے خاص طور پر میں یہاں آیا ہوں۔ میں نے کہا پہلے بھی مساجد کے افتتاح کے لئے جاتا رہتا تھا۔ تو بہر حال اس کو میں نے کہا کہ اس مسجد کی ایک اور اہمیت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس شہر میں تعمیر ہوئی ہے جو ایک مخالف اسلام کا آباد کیا ہوا شہر ہے اور جن لوگوں کو تاریخ سے دلچسپی ہے وہ اس تاریخ کے جاننے کی کوشش کریں گے اور اس تاریخ کے بتانے کے لئے کیونکہ جماعت کے علاوہ تو کوئی اس شہر کی تاریخ کو نہیں جانتا نہ ڈوئی کو جانتا ہے۔ ایک نمائش کا اہتمام بھی جماعت نے کیا ہوا ہے۔ جس سے اس شہر کی تاریخ پر روشنی پڑتی ہے جو جماعت کے نزدیک اس شہر کی اہمیت ہے اور جن کو دلچسپی ہے وہ اس نمائش سے کچھ حد تک فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہر حال جیسا کہ میں نے کہا اس شہر کی تاریخی اہمیت اور ایک نام نہاد دعوے دار اور اس کا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے خلاف غلط زبان استعمال کرنا اور پھر بالمقابل کھڑا ہونا اور پھر اس کا خاتمہ ہونا اور شہر میں جماعت کا قائم ہونا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا ہر احمدی کو بنانا ہے اور بنانا چاہئے اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہم اس شہر کے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے باوجود اس کے کہ شروع میں کونسل نے مسجد کی تعمیر کی مخالفت کی تھی مسجد بنانے سے انکار کر دیا تھا تو لوگ ہمارے حق میں کھڑے ہوئے اور کونسل کو مجبور کیا کہ وہ ہمیں مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہ ارشاد ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس لحاظ سے ہم احمدیوں کے لئے صرف ایک خوشی کا دن نہیں ہے بلکہ انتہائی شکر گزاری کا دن بھی ہے اس خدا کی شکر گزاری کا دن ہے جس نے ہمیں مسجد کی تعمیر کے ساتھ زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی سچائی کا بھی زندہ نشان دکھایا۔ تاریخ کے اوراق میں بھی جو اس زمانے کی تاریخ ہے اس میں سے بھی چند باتیں میں بیان کروں گا جس سے اس اہمیت کا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا اور لوگوں کو اس کو تسلیم کرنے کا پتہ چلتا ہے اور جتنا ہم شکر گزار بنیں گے اتنا ہی خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے نشان ہم پر کھلتے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ ہماری شکر گزاری کی حالت ہے جو ہمیں ان نشانوں کی سچائی کا گواہ بنائے گی۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے جماعت کی ترقی کے بیشمار وعدے ہیں وہ آپ کو جماعت کی ترقیات دکھائے گا اور دکھا رہا ہے اور آئندہ بھی دکھائے گا لیکن ہم ان ترقیات کے دیکھنے اور ان کا حصہ بننے کے حق دار تب ہوں گے جب ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بجالانے والے ہوں گے اور اُس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ بے شمار وعدے ہیں جو ہم نے اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر ہر وعدے کو پورا ہونے کے نظارے دکھاتا ہے۔ یہ وعدوں کے پورا ہونے کا نظارہ نہیں تو اور کیا ہے کہ آج سے ایک سو بیس سال پہلے جس جھوٹے دعویدار اور دشمن اسلام کی ہلاکت کی پیشگوئی آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کے فرمائی تھی آج اس کے شہر میں جس کے بارے میں اس کا اعلان تھا کہ کوئی مسلمان یہاں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ عیسائی نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کام۔ ایک عرب بیتی اور دنیاوی جاہ و حشمت رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا کر دیا، ختم کر دیا اور پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہنے والے اپنے فرستادے کا دعویٰ جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ کیا گیا تھا دنیا کے دو سو بیس ممالک میں گونجنے کے سامان بھی پیدا کر دیئے ہیں لیکن کیا یہاں ہمارا کام ختم ہو جاتا ہے؟ کیا یہی کافی ہے کہ امریکہ کے ایک چھوٹے سے شہر میں ہم نے مسجد بنائی اور جماعت کو ترقی مل گئی۔ نہیں! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو میدان عمل بنایا ہے۔ ہم نے تو چھوٹے شہر بڑے شہر اور ملکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانا ہے۔ ہم اگر اپنے وسائل دیکھیں تو یہ بڑا وسیع کام نظر آتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سب کے باوجود ہمارے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے لیکن آپ نے فرمایا یہ سب کام جو کئے جارہے ہیں یہ تو ہماری معمولی کوشش ہے اس کے ساتھ اصل میں تو دعاؤں کی ضرورت ہے، دعاؤں سے یہ کام ہونے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس اہم بات کو ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ دعاؤں کی طرف توجہ دیں اور مساجد کی تعمیر بھی اس لئے ہوتی ہے کہ اس میں عبادت کے لئے لوگ جمع ہوں۔ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ جمعوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ دنیا کے لہو و لعب اور کاموں میں اپنی عبادتوں کو نہ بھول جائیں۔ اگر ہم اپنی عبادتوں کو بھول گئے تو یہ مسجد بنانا صرف ایک ظاہری ڈھانچہ کھڑا کرنا ہے۔ دنیا کو ہم بتا رہے ہوں گے کہ یہاں ایک مسلمانوں کی مسجد بن گئی ہے لیکن ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قابل نہیں ہوں گے کہ اس مسجد کی برکات سے فیض پانے والے ہوں یا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مسلسل دعاؤں سے میرے مددگار بنو تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد پورا ہو تا دیکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا اسلام کی فتح کا وعدہ تھا اور اللہ تعالیٰ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیارا کون نبی ہو سکتا تھا اور ہے لیکن کیا اس کے باوجود جنگ بدر کے موقع پر آپ کی گریہ وزاری عجز خوف خشیت اور دعا ایک عظیم مقام پر نہیں پہنچی ہوئی تھی؟ اس قدر گریہ وزاری تھی کہ آپ کی چادر بار بار کندھے سے اتر جاتی تھی اور پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! فتح و نصرت کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تو پھر آپ اس قدر بے چینی کا کیوں اظہار فرما رہے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ فتوحات میں بھی مخفی شرائط ہوتی ہیں اس لئے میرا کام نہایت تضرع سے اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد مانگنا ہے اور پھر دشمن کے بار بار کے حملوں مختلف مواقع پر بار بار حملوں اور ہر طرح سے نقصان پہنچانے کے باوجود چند سالوں کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے جو فتح دی اس جیسی فتح عظیم نہ تاریخ نے دیکھی نہ سنی کہ جان کے دشمن نہ صرف مسلمان ہو گئے بلکہ آپ کے عاشق بن گئے اپنی جانیں آپ پر نچھاور کرنے کی عملی تصویر بن گئے۔ دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ کوئی دشمن ہماری لاشوں پر سے گزرے بغیر آپ تک نہیں پہنچ سکتا اور جن کی قسمت میں ذلت و رسوائی لکھی تھی انہیں اللہ تعالیٰ نے تباہ و برباد کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تھیں جو یہ انقلاب لائیں۔ پس آج بھی فانی فی اللہ کے غلام صادق کی دعائیں ہی ہیں جو اپنے وقت پر پورا ہو کر دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو اپنی دعاؤں اور اپنے عمل سے میری مدد کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج ہم اس مسجد میں بیٹھے ہیں اس کا افتتاح کر رہے ہیں اس کا نام بھی فتح عظیم مسجد رکھا ہے اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اور پیٹنگوئی کے حوالے سے رکھا گیا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ڈوٹی کی ہلاکت کی پیٹنگوئی فرمائی تھی اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ نشان جس میں فتح عظیم ہوگی عنقریب ظاہر ہو گا اور دنیا نے دیکھا کہ پندرہ بیس دن کے اندر ہی اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا اور بڑی

ذلت سے ہلاک کر دیا۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا سلوک کیا وہ ایک علیحدہ تفصیل ہے۔ بہر حال اس کی ہلاکت کے نشان کو اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر آپ نے فتح عظیم قرار دیا اور آج اس کا اگلا قدم ہے جو اس شہر میں ہم مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ آپ کے الہام کے ایک حصہ کو ہم نے تقریباً ایک سو پندرہ سال پہلے پورا ہوتے دیکھا اور اس کا اگلا قدم ہم آج پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ایک سو پندرہ بیس سال پہلے اس وقت کے اخباروں نے جو دنیاوی اخبار ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کو اپنے اخباروں میں جگہ دی اور پھر اس کی ہلاکت کی بھی خبر دی۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا نشان تھا جسے دنیا نے مانا۔ ایک اخبار کے کچھ حصہ کا میں یہاں ذکر کر دیتا ہوں زیادہ تو نہیں ہو سکتا۔ 23 جون 1907ء کے The Sunday Herld Boston نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف لکھا پھر آپ کا دعویٰ اور چیلنج لکھا پھر ڈوٹی کے حوالے سے لکھا۔ اس کے اسی اخبار کے کچھ الفاظ میں پیش کر دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے اس نے ہیڈنگ یہ جمایا۔

عظیم ہے مرزا غلام احمد جو مسیح ہے جنہوں نے ڈوٹی کے عبرتناک انجام کی خبر دی اور اب وہ طاعون سیلاب اور زلزلے کی پیشگوئی کر رہے ہیں

یہ کہتا ہے کہ اگست کے تین دن گزرے تھے جب قادیان ہندوستان کے مرزا غلام احمد، الیگزینڈر ڈوٹی جو ایلپاٹانی کہلاتا تھا اس کی موت کی خبر دی جو گزشتہ مارچ میں پوری ہو گئی۔ پھر کہتا ہے کہ یہ انڈین آدمی دنیا کے مشرقی علاقوں میں کئی سالوں سے شہرت رکھتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ آخری زمانے میں جس سچے مسیح نے آنا تھا وہ میں ہوں اور خدا تعالیٰ نے اسے عزت بخشی ہے۔ امریکہ میں پہلی دفعہ اس کا ذکر 1903ء میں ہوا جب ایلپاء سوم کے ساتھ اس کا تنازعہ منظر عام پر آیا۔ ڈوٹی کی وفات کے بعد سے انڈین نبی نے شہرت کی بلند یوں کو چھو ا ہے کیونکہ اس نے ڈوٹی کی وفات کا بتایا تھا کہ اس کی یعنی مرزا صاحب کی زندگی میں ہی نہایت دکھ اور تکلیف کے ساتھ اس کی وفات ہو جائے گی۔ مسٹر ڈوٹی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارہ میرے مقابل پر کھڑا ہو گا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیاے فانی کو چھوڑ دے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے کہتا ہے اگر مسٹر ڈوئی اس مقابلے سے بھاگ گیا تو آج میں امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں کہ یہ طریق اس کا بھی شکست کی صورت سمجھی جائے گی اور نیز اس صورت میں پبلک کو یقین کرنا چاہئے کہ یہ تمام دعویٰ اس کا الیاس بننے کا محض زبان کا مکر اور فریب تھا اور اگرچہ وہ اس طرح موت سے بھاگنا چاہے گا لیکن درحقیقت ایسے بھاری مقابلے سے گریز کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ اس کے صحیحوں پر جلد تریک آفت آنے والی ہے کیونکہ اس دونوں صورتوں میں سے ضرور ایک صورت اسے پکڑ لے گی۔ اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا! جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہے گا یہ فیصلہ جلد کر کہ ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے کیونکہ اس زمانے میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسان کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔

پھر اخبار لکھتا ہے کہ شروع میں ڈوئی نے مشرق بعید کی طرف سے اس چیلنج پر کوئی عوامی توجہ نہیں دی لیکن 26 ستمبر 1903ء کو اس نے اپنے زائن سٹی سیلیکیشن میں کہا کہ لوگ بعض دفعہ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم اس طرح کی چیزوں کو جواب کیوں نہیں دیتے۔ کہتا ہے کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے ان مکھیوں اور مچھروں کا جواب دینا چاہئے۔ اگر میں اپنے پاؤں ان پر رکھ دوں تو انہیں کچل دوں۔ میں انہیں موقع دیتا ہوں کہ اڑ جائیں اور زندہ رہیں۔ صرف ایک دفعہ اس نے کسی بھی طرح سے یہ ظاہر کیا کہ اسے مرزا غلام احمد کے وجود کا علم ہے اس نے مرزا صاحب کو بیوقوف محمدی مسیح کے نام سے ذکر کیا۔ نعوذ باللہ اور 12 دسمبر 1903ء کو وہ لکھتا ہے اگر میں خدا کا نبی نہیں ہوں تو خدا کی زمین میں اور کوئی بھی نہیں اس کے بعد آنے والے جنوری میں اس نے لکھا کہ میرا کام یہ ہے کہ لوگوں کو مشرق مغرب شمال اور جنوب سے باہر نکالنا ہے اور انہیں اس اور دوسرے صحیحیوں شہروں میں آباد کرنا ہے۔ اس وقت تک جب تک مسلمانوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اللہ ہمیں وہ وقت دکھائے۔ یہ ڈوئی نے لکھا جبکہ مرزا صاحب نے اسے سختی سے چیلنج کیا۔ اخبار پھر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے سختی سے اسے چیلنج کیا کہ اللہ سے دعا کرو کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے ہلاک ہو جائے۔ ڈوئی اس حالت میں مرا کہ اس کے دوست اسے چھوڑ کر جانے لگے اور قسمت

خراب ہو گئی۔ وہ فالج اور جنون جیسے امراض میں مبتلا ہو گیا اور اسے عبرتناک موت ملی۔ اس کے ساتھ صحیحون شہر اندرونی اختلافات کے باعث تباہ و برباد ہو گیا۔ مرزا صاحب سامنے آئے ہیں اور انہوں نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ وہ چیلنج یا پیشگوئی جیت گئے ہیں اور وہ ہر سچائی کے طالب کو سچائی قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں جیسا کہ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ وہ اس آفت کو جو ان کے امریکہ مخالف پر پڑی خدائی انتقام کے ساتھ ساتھ خدائی انصاف کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ ایک پیر بیان کرتا ہے کہ دشمن کے مرنے پر خوشی نہیں کرنی چاہئے کہ ہم ڈوئی کی زندگی کے بعض مخصوص حالات کی طرف اشارہ کریں۔ اس طرح کی چیزیں ہمارے دماغوں میں بہت دور ہیں۔ ہم ان حقائق کو اپنے مقصد کے لئے اور مزید سچائی کے اظہار کے لئے شائع کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا مقدس مذہب مردوں کی برائی کرنے کی تعلیم نہیں دیتا لیکن اس یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ حقائق کو اس وقت چھپا لیا جائے جب ان کا ظاہر کرنا معاشرے کے حق میں اور انسانیت سچائی اور خدا کی خاطر ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ ایک اخبار کا نمونہ ہے جو انہوں نے پیش کیا ہے۔ یقیناً یہ فتح تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر دلیل بھی تھی اور ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا آپ کا مشن تو بہت وسیع ہے یہ تو ایک محاذ کی ایک جگہ کی فتح کا ذکر ہے۔ ہماری حقیقی خوشی تو اس وقت ہو گی جب ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گے۔ اس کے لئے ہمیں اب اس مسجد کے بننے کے ساتھ تبلیغ کے نئے راستے تلاش کرنے ہوں گے۔ مسیح محمدی کے دلائل کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہو گا۔ پہلے سے بڑھ کر اپنی عملی اور روحانی حالت کو بہتر بنانا ہو گا۔ جیسا کہ میں نے کہا اصل فتح عظیم تو فتح تھی۔ کیا فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین نے یا بعد کے مسلمانوں نے تبلیغ کا کام کو روک دیا تھا؟ کیا اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی بھرپور کوشش نہیں کی تھی؟ جنگوں سے علاقے فتح نہیں کئے تھے؟ ہاں جنگیں بھی ہوئیں لیکن اس لئے نہیں کہ دین پھیلے بلکہ دل جیتے تھے جس سے قربانی کرنے والے لوگ گروہ در گروہ اسلام میں شامل ہوتے چلے گئے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہونے

والی فتح کو مستقل تبلیغ اور دعاؤں سے دائمی کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کا شمار ان آخرین میں ہوتا ہے جو پہلوں سے ملے تو کیا پہلوں نے تبلیغ روک دی تھی اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں میں بہتری روک دی تھی؟ عبادتوں کے معیار کم کر دیئے تھے۔ جب تک یہ چیزیں رہیں مسلمانوں میں اسلام ترقی کرتا رہا اور مسلمانوں پر زوال اس وقت آنا شروع ہوا جب دنیا غالب آنے لگی اور تقویٰ کے معیار گرنے شروع ہو گئے۔ عبادتوں کی طرف کم ہوتی چلی گئی لیکن کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ تھا کہ قیامت تک اس دین کو قائم رکھنا ہے اور تمکنت عطا فرمائی ہے اس لئے آخری زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معبود کو بھیجے گا پھر مسیح موعود کو بھیجا اور آپ نے دنیا کو اپنی بعثت کی خبر دی اور باوجود وسائل نہ ہونے کے یورپ اور امریکہ اور دنیا کے کئی ملکوں میں آپ کا پیغام پہنچا اور ڈوئی کے حوالے سے ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ کس شان سے پہنچا۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا بیج بویا تھا وہ ایک شان سے دنیا میں پھیلتا پھولتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بے شمار وعدے فرمائے ہیں آپ کو الہام فرمایا۔ خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے خدا تجھے غیر معمولی عزت دے گا۔ لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا اور اس طرح کے بیشمار وعدے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے کئے اور جماعت کی ایک سو تینتیس سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے فرماتا چلا جا رہا ہے۔ آج جو جماعت دنیا کے 220 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ اس نے اس پیغام کو پہنچانے کے سامان فرمائے ہیں اور دنیا آج مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور مہدی معبود کے طور پر جانتی ہے۔ ہر مخالف کو مقابل پر بلایا آپ نے اور اسے راہ فرار اختیار کرنے کے علاوہ چارہ نہ رہا یا اللہ تعالیٰ نے اسے تباہ و برباد کر دیا۔ ہاں انبیاء کی جماعتوں کی مخالفتیں جاری رہتی ہیں لیکن دشمن جو چاہتا ہے وہ حاصل نہیں کر سکتا۔ یہی جماعت احمدیہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ پورے وسائل اور طاقتوں کے ساتھ کیا زور ہے جو دشمن نے جماعت کو ختم کرنے کے لئے نہیں لگایا اور اب بھی لگا رہے ہیں۔ کمزور ایمان اس سے ٹھوکر بھی کھاتے ہیں لیکن ایک جاتا ہے تو ہزاروں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے پس اگر ہمیں اخلاص کا دعویٰ ہے ہم اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی وہی مسیح موعود اور مہدی معبود ہیں جن کے آنے کی پیغمگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی تو پھر ہمیں

اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس مسیح و مہدی کا مددگار بننا ہو گا۔ وہ نمونہ دکھانا ہو گا جو صحابہ نے دکھایا۔ ہم نے مسلمانوں کو بھی دین واحد پر جمع کر کے ان کے اندر سے تم بدعات کو ختم کرنا ہے اور غیر مسلموں کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آشنا کروا کر انہیں خدائے واحد کی عبادت کرنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا بنانا ہے تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کر سکتے ہیں ورنہ ہمارے بیعت کے دعوے کھوکھلے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے ہوں گے ورنہ مسجدیں بنانا تو بے مقصد ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پہچانیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق الفضل میں علیحدہ شائع ہو گا۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا یہ مسجد کے بارہ میں انہوں نے تفصیل لکھی تھی لیکن وہ تو بعد میں پتہ لگ جائے گی۔ کچھ میں بتا بھی چکا ہوں۔

یہاں مسجد فتح عظیم کے حوالہ سے کوائف درج کئے جاتے ہیں۔

مسجد فتح عظیم کے کوائف

مارچ 2016ء میں 10 ایکڑ رقبہ پر مشتمل دو پلاٹس ایک لاکھ 65 ہزار ڈالر میں خرید لئے گئے۔ 2015ء میں یہی پلاٹس ایک ملین ڈالر کے اندر فروخت ہو رہے تھے۔ اس وقت کے اقتصادی بحران کی وجہ سے اس شہر کی انتظامیہ کے بعض پراجیکٹ کینسل ہوئے جس کی بناء پر جماعت کو یہ 10 ایکڑ کا قطعہ زمین بہت کم قیمت پر مل گیا۔ 10 جولائی 2021ء کو مسجد کاسنگ بنیاد رکھا گیا۔ جو مسجد، نمائش ہال اور ساتھ دفاتر وغیرہ تعمیر ہوئے ہیں۔ اس کا مسقف حصہ 11 ہزار 678 مربع فٹ ہے۔ نمائش کے لئے جو ہال تعمیر کیا گیا ہے اس کا رقبہ 888 مربع فٹ ہے۔ مسجد ہال کا مردانہ حصہ 823 مربع فٹ اور عورتوں کا حصہ 774 مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ اس طرح یہ دونوں حصے 1597 مربع فٹ پر مشتمل ہیں۔ نیچے والے فلور میں ملٹی پرپز ہال تعمیر ہوا ہے جس کا رقبہ 2451 مربع فٹ ہے۔ مسجد کے مردانہ اور خواتین کے ہال میں مجموعی طور پر

150 سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس ہال میں تقریبات کے لئے کرسیوں پر 450 افراد کو بٹھایا جاسکتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ واش روم اور وضو کی جگہیں بنائی گئی ہیں۔ مسجد کے ساتھ ملحقہ کمپلیکس میں جماعتی دفتر، لجنہ کے دفاتر، لائبریری، IT آڈیو، ویڈیو روم، کمرشل کچن اور سٹورج کے لئے جگہیں بنائی گئی ہیں۔ مسجد کے ساتھ پارکنگ کے لئے بھی جگہ ہے جہاں 98 گاڑیاں آسکتی ہیں۔

منارۃ المسیح کی طرز پر مینارہ کی تعمیر

زائن مسجد میں منارۃ المسیح کی طرز پر ایک مینار تعمیر کرنے کی بھی منظوری ملی ہے۔ اس مینار کی اونچائی 70 فٹ ہوگی۔ اس کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کے دوران 27 ستمبر بروز منگل کو رکھا تھا۔

مسجد کے ساتھ تین فلور پر مشتمل گیٹ ہاؤس بھی بنا ہے۔ تینوں فلور کا مجموعی رقبہ تین ہزار مربع فٹ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ ایک بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں اور تاثرات

پروگرام کے مطابق چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 152 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی افراد نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت

پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Zion کی مقامی جماعتوں کے علاوہ دیگر آٹھ جماعتوں اور مقامات سے آئی تھیں۔ جن میں شکاگو، Chicago, ST.Louis, Detroit, Oshkosh, Milwaukee, Miami لاس اینجلس اور Bay point ہیں Miami سے آنے والی فیملی 1404 میل، لاس اینجلس سے آنے والی 2046 میل bay point سے آنے والی فیملیز 2142 میل کا سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔

آج اکثر احباب مرد و خواتین کی حضور انور کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔ ان کے چہروں پر ایک غیر معمولی خوشی تھی۔ ہر ایک کے اپنے اپنے جذبات تھے۔ ملاقات کر کے باہر نکلتے تو ایک دوسرے کو خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ مبارکباد دیتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ خوشیاں دائمی بنادے اور یہ ان انتہائی مبارک لمحات کی ہمیشہ کے لئے حفاظت کرنے والے ہوں۔

• ملاقات کرنے والوں میں ایک دوست شبیر احمد صاحب شکاگو سے آئے تھے کہنے لگے کہ آج ہم کس قدر خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضور سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ہر کسی انسان کو یہ موقع نصیب نہیں ہوتا۔ ہمیں یہ نعمت اور سعادت پاکستان میں اللہ کی خاطر ظلم و ستم کا سامنا کرنے کے بعد ملی ہے۔

• ایک دوست عدیل احمد صاحب سے آئے تھے کہنے لگے میں آج بہت خوش ہوں اور خوش نصیب بھی ہوں کہ میرے بچوں کی خدا کے چنے ہوئے خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔

• انصر حسن صاحب لاس اینجلس سے 2046 میل کا سفر طے کر کے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد انہوں نے بتایا کہ سال 2013ء میں، میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں حضور انور سے ایک ساحلی علاقے کے قریب مل رہا تھا۔ میں نے یہ خواب اس وقت دیکھا تھا جب میں پاکستان میں تھا اور میرے امریکہ آنے کا کوئی امکان بھی نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے امریکہ تک پہنچا دیا اور اب ایک ساحلی

علاقے کے قریب ہی میری حضور انور سے ملاقات ہوئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر ایسا فضل ہے کہ میں جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

• جماعت شکاگو سے ملاقات کے لئے آنے والے دوست وقاص احمد صاحب نے بتایا کہ میری خوشی کی اس وقت انتہا نہ رہی کہ جب میں دفتر میں داخل ہوا تو حضور انور کو معلوم تھا کہ میرے والد کون ہیں۔ میں حیران رہ گیا کیونکہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔

• عثمان ضیاء صاحب جماعت ST. Louis سے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ حضور انور کے بابرکات وجود میں جلال ہے۔ میں نے نور ہی دیکھا ہے۔

• سلمان احمد صاحب جو جماعت شکاگو سے آئے تھے کہنے لگے کہ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں کچھ بیان کر سکوں۔ بس یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ میں نے ملاقات کی سعادت پائی ہے اور میں نے حضور انور سے دعائیں حاصل کیں۔ حضور انور نے ہمیں بہت دعائیں دیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے بیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے مسجد فتح عظیم میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 21 اکتوبر 2022ء)



علاقہ کے سرکردہ افراد کی ملاقاتیں، مسجد فتح عظیم کی افتتاحی تقریب، ولولہ انگیز خطاب اور میٹر کا شہر کی چابی پیش کرنا

(یکم اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ)

(قسط 6)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 50 منٹ پر مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ یہاں امریکہ کے اس سفر کے دوران دنیا کے مختلف ممالک سے روزانہ بذریعہ Fax اور ای میل کے ذریعہ خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ یہاں امریکہ کے احباب کی طرف سے خطوط اور مختلف شعبہ جات کی رپورٹس بھی حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتی ہیں۔ حضور انور ان خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرماتے رہے اور ہدایات سے نوازتے رہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بیچ کر تیس منٹ پر مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صحافی کو انٹرویو

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نمائش ہال میں تشریف لائے جہاں ”Lake County NewsSun“ اخبار کی ایک صحافی خاتون Yadira Sanchez Olson صاحبہ حضور انور سے انٹرویو کے لیے آئی ہوئی تھیں۔

• اس صحافی نے پہلا سوال یہ کیا کہ اس دور میں جب ہر طرف بہت زیادہ خوف، جرائم، بے گھر ہونا اور خوراک کی کمی اور عدم تحفظ ہے تو آپ کا کیا پیغام ہے تاکہ خوف کم ہو؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد لوگوں کو ان کے خالق کے قریب کرنا ہے۔ ان کے پیدا کرنے والے تک پہنچانا ہے اور دوسرا یہ کہ دنیا کے لوگوں کو سمجھانا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ اگر آپ لوگوں کو ان کے حقوق دیتے ہیں تو پھر کوئی جرم یا بے گھر ہونا یا خوراک کا عدم تحفظ نہیں ہونا چاہئے۔

• صحافی نے سوال کیا کہ آپ نوجوانوں کو اپنے ایمان پر قائم رہنے کے لیے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور نے فرمایا: نوجوانوں کو اپنے بزرگوں کی دین اور ایمان کی باتیں سننی چاہئیں اور ان سے دین اور ایمان کی باریکیاں سیکھنی چاہئیں۔ بچے کے لیے والدین سے سب کچھ سیکھنا ایک فطری عمل ہے۔ والدین سے دین بھی سیکھنا چاہئے۔

• صحافی کے اس سوال کے جواب میں کہ ”کیا آپ کے خیال میں تمام مذاہب اور لوگوں کے لیے امن کے حصول کا کوئی فارمولا ہے؟ کیا تمام مذاہب مل کر امن کے لیے کام کر سکتے ہیں؟“

حضور انور نے فرمایا: اگر دنیا یہ سمجھ لے کہ تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے اور ہماری پیدائش کا مقصد ایک دوسرے کو مارنا یا تباہ کرنا نہیں ہے اور یہ کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں تو پھر آپ یہ بھی سمجھ لیں گی کہ تمام انبیاء اور تمام مذاہب کے بانی نے پیش گوئی کی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئے گا جو تمام مذاہب کو متحد کر دے گا۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ شخص جس کے بارہ میں تمام مذاہب کی بانی نے پیش گوئی کی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی کی کہ میرے پیروکار اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھول جائیں گے پھر اُس وقت ایک مصلح آئے گا جو میری امت میں سے ہو گا اور ہمارا یقین ہے کہ یہ مصلح بانی سلسلہ احمدیہ ہیں۔

ایک پروفیسر کی حضور سے ملاقات

• بعد ازاں ڈاکٹر Craig Consodine نے حضور انور سے ملاقات کی۔ موصوف ہیوسٹن میں Rice یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

حضور انور نے موجودہ جنگی حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ انسانیت کی تباہی کی طرف جارہے ہیں۔ بعض مغربی لیڈرز اپنے اقدام میں اس حد تک آگے جا چکے ہیں کہ پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ اب بعض ایشیائی لیڈر انہیں نرم کرنے اور تنازعہ کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

• ڈاکٹر Craig نے کہا کہ میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں احمدیہ جماعت اور حضور کے بارے میں لکھا ہے۔ میری کتاب کا پیغام محبت ہے۔ اگرچہ میں ایک عیسائی ہوں لیکن مجھے احمدیہ جماعت سے لگاؤ ہے اور لگاؤ کی وجہ محبت ہی ہے۔ آپ کا پیغام

”محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں“ میرے لیے ایک خاص پیغام ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ پیغام ہے جسے ہر کوئی بھول رہا ہے۔ دنیا اس پیغام کو بھول گئی ہے۔

حضور نے فرمایا آپ عیسائی ہیں اور ہم مسلمان ہیں لیکن ہم سب انسان تو ہیں۔ کم از کم ہمیں بطور انسان ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ اگر ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنے کا احساس ہو جائے تو امن محبت اور ہم آہنگی ہوگی۔

حضور نے فرمایا: ہم نے یہاں دنیا کے اس حصے میں لفظ آزادی کو غلط سمجھا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آزادی کا مطلب ہے کہ ہم جو چاہیں ہمیں کہنے کا حق ہے۔ ہم جو چاہیں کرنے میں آزاد ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہم دوسرے کا احترام کریں۔ یہی وجہ ہے کہ اب ہم بنیادی باتوں امن، رواداری اور ہم آہنگی سے ہٹ رہے ہیں۔

ایک ڈاکٹر کی ملاقات

اس کے بعد ڈاکٹر کترینا لانتوس (Dr. Katrina Lantos) نے حضور انور سے ملاقات کی۔

موصوفہ Lantos Foundation for Rights and Justice کی صدر ہیں اور یہ یونائیٹڈ سٹیٹس کمیشن انٹرنیشنل ریلیجیئس فریڈم کی سابق چیئر اور نائب صدر رہی ہیں۔

موصوفہ نے کہا کہ حضور سے ملاقات کر کے ایک غیر معمولی خاص تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ ہم حضور کی طرف سے جو نور اور حکمت ہے اپنی زندگی میں اپنے اندر محسوس کرتے ہیں اور حضور کی صحبت میں رہ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے دن اور ہمارے ہفتے بہتر ہوتے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر کترینہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈوئی کے درمیان مباہلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا مباہلہ کی یہ کہانی حیرت انگیز کہانی ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ خدا پر توکل کرتے ہوئے مخالفت اور غلاظت کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔

اس پر حضور نے فرمایا: آپ خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی کا نشان ہیں کہ آپ جماعت کی مدد کر رہی ہیں۔ آپ ہر جگہ ہمارا پیغام پہنچا رہی ہیں۔ آپ جہاں بھی جاتی ہیں دنیا کو بتاتی ہیں کہ ہماری جماعت وہ واحد جماعت ہے جو حقیقی معنوں میں محبت کی تبلیغ کرتی ہے اور خود بھی اس پر عمل پیرا ہے۔

موصوفہ نے پاکستان میں جماعت کے مخالفانہ حالات پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اب معاملہ ظلم سے بھی بدتر ہو گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب مولوی کہتے ہیں کہ ہماری عورتوں کا حمل ساقط کر دیا جائے۔ وہ مصر کے فرعون سے بھی بدتر ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ فرعون نے کہا تھا کہ مصر میں کسی بھی نئے پیدا ہونے والے بچے کو قتل کر دینا چاہئے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ یہ حیرت انگیز بات ہے کہ آپ کی جماعت برائی کا جواب برائی سے نہیں دیتی۔ نفرت کا جواب نفرت سے نہیں دیتی۔

اس پر حضور نے فرمایا: کہ ہم اسی طرز پر جواب تو دے سکتے ہیں ہم زیادہ منظم ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کرتے کیونکہ حقیقی اسلامی تعلیم یہ نہیں ہے۔

تیرہ سرکردہ افراد کی اجتماعی ملاقات

اس پروگرام کے مطابق درج ذیل 13 سرکردہ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

1. Mr. Billy Mckinney (Zion) میر آف زائن

2. Joyce Mason سیٹ کانگریس وومن

61st District

3. Raja Krishna Moorti یو ایس کانگریس مین

8th District

4. Katrina Lantos Swett

فاؤنڈیشن ہیومن رائٹس اینڈ جسٹس Lantos پریذیڈنٹ آف

(Lantos Foundation) Chelsea Hedquist

5. Dr. Craig Considine Phd

یونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ آف سوشالوجی Rice سینٹر لیکچرر

6. Sherif John Idleburg

کاؤنٹی lake پولیس اینڈ فائر کمشنر

7. Cheri Neal سپروائزر آف زائن ٹاؤن شپ

8. Mary Lou Hiltibran

ایجنسی Disaster ایمر جینسی سروسز اینڈ

9. Eric Reinhart lake سیٹ اٹارنی

10. Rabi Melinda Zalma

11. Manager of Tannenbaum Center for Interreligious Understanding

New York

Rabi Mare Bekgrad

Founded B'Chavana Congregation in nearby Buffalo Grove, Illionois

12. Anriane Johnson

th District سینٹر 30

13. Dr. Gabrielle Lyon

Illinois Humanities ایگزیکٹو ڈائریکٹر

• اس اجتماعی ملاقات کے دوران ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں 2002ء میں غانا میں آکر امیں رہی ہوں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور بھی غانا میں رہے ہیں۔ میں جانا چاہتی ہوں کہ غانا میں آپ کا تجربہ کیسا رہا ہے؟

اس پر حضور نے فرمایا: آپ غانا میں اس وقت رہی ہیں جب معاشی صورتحال بہتر ہو گئی تھی۔ جب میں غانا میں تھا تو حالات بہت ہی قابل رحم تھے۔ میں نے تقریباً چار سال شمال میں گزارے اور دور دراز کے شمالی علاقے میں اور پھر چار سال جنوبی علاقے میں گزارے 1985ء میں، میں نے غانا چھوڑ دیا تھا۔

• حضور انور کی خدمت میں ایک مہمان نے سوال کیا کہ ایک چیز جس نے مجھے جماعت احمدیہ سے متاثر کیا وہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ ان کا میل جول ہے۔ سب سے اہم طریقہ کیا ہے کہ ہم اپنے اختلافات کے باوجود لوگوں سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام واحد مذہب ہے جو تمام مذاہب کو تسلیم کرتا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ موسیٰ نبی تھے عیسیٰ نبی تھے اور ہر مذہب اپنی اصل میں سچا مذہب تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ اگر ہم اس بنیادی اصول کو سمجھ لیں تو ہم امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

اس ملاقات کے بعد ان تمام مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

ایک کانگریس مین کی ملاقات

• بعد ازاں یو ایس کانگریس مین Raja Krishna Moorti صاحب نے حضور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ انڈیا سے اس کا تعلق ساؤتھ انڈیا کے علاقہ چنائی (Chennai) سے ہے اور بہت چھوٹی عمر میں والدین کے ساتھ امریکہ آ گئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: کہ حضور نے بھی چنائی کا وزٹ کیا ہوا ہے۔ موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میں یہاں اس علاقہ میں دوسری مرتبہ آیا ہوں پہلے 2012ء میں آیا تھا۔

کانگریس مین راجہ کرشنا صاحب نے عرض کی کہ امریکہ میں آپ کی کمیونٹی بہت اچھی ہے۔ آپ یہاں بار بار آتے رہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ساری دنیا میں ہماری کمیونٹی ہے ہر جگہ افراد جماعت میرا انتظار کرتے ہیں۔

یو کے میں جماعت کے مرکز اسلام آباد ٹلفورڈ کا بھی ذکر ہوا۔ حضور نے فرمایا ہاں ہمارے مرکزی سینٹر آفیسر ہیں۔

کانگریس مین کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات چھ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ کانگریس مین نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائی۔

مسجد فتح عظیم کی افتتاحی تقریب

• آج مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے حوالے سے مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اس تقریب میں مختلف جماعتوں اور ممالک سے آنے والے جماعتوں، عہدیداروں اور نمائندوں کے علاوہ 161 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔

ان مہمانوں میں وہ تمام مہمان بھی شامل تھے جنہوں نے اس تقریب سے قبل حضور انور کے ساتھ انفرادی طور پر اور گروپ کی صورت میں ملاقات کی تھی۔

اس کے علاوہ Mayor of Glen Elly مارک Senak صاحب، Glen Ellyn کے سابق میئر Mike Formento صاحب، زائن کمشنر Chris Fischer صاحب، Lake County بورڈ ممبر Gina Roberts سپرنٹنڈنٹ Dr. Jesse Rodriguez، زمان ہائی اسکول پرنسپل Zackary Livingston بھی اس تقریب میں شریک تھے۔

علاوہ ازیں اس تقریب میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، جرنلسٹ میڈیا کے نمائندے، سکیورٹی کے اداروں کے نمائندے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

• پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مارکی میں تشریف لائے۔ حضور انور آمد سے قبل تمام مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

• پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مبارک Kokoy صاحب نے کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ مکرم نصیر اللہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امجد محمود خان صاحب (نیشنل سیکریٹری امور خارجہ، یو ایس اے) نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

زائن شہر کے میئر کا تاریخی استقبال اور حضور کی خدمت میں شہر کی کلید پیش کرنا

• بعد ازاں زائن شہر کے میئر آنریبل Billy Mckinne نے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: آپ سب کا شکریہ! آپ سب پر سلامتی ہو اور زائن الینوائے کے خوبصورت شہر میں خوش آمدید! میرے لئے جماعت احمدیہ مسلمہ کے عالمی رہنما حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر شہر میں خوش آمدید کہنا انتہائی اعزاز کی بات ہے۔

خليفة المسيح کا آج شام اس تقریب میں شرکت کے لیے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے آنا یقیناً ہمارے لیے بہت ہی فخر کا باعث ہے۔

یہاں زائن میں ہمارا ماٹو Historic Past and Dynamic Future ہے۔ ہمارے شہر کے قلب میں یہ خوبصورت مسجد اس ماٹو کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ میری خواہش اور دعا ہے کہ یہ عبادت گاہ ہمارے ماضی اور مستقبل کے درمیان ایک پل کا کام کرے۔ یہ جانتے ہوئے کہ یہ مسجد ایسی شاندار ایمان سے بھرپور کمیونٹی کے نمازیوں سے بھری ہوئی ہے، مجھے زائن شہر کے مستقبل کے لیے بھی امید دلاتی ہے اگر ہمیں ایک بہتر زائن، ایک بہتر شہر، ایک بہتر ریاست، ایک بہتر ملک اور ایک بہتر دنیا بنانی ہے تو ہمیں تمام نسلوں اور عقیدوں کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔ جب میں اس پیغام کو دیکھتا ہوں جو احمدیہ مسلم کمیونٹی ہمارے شہر میں لے کر آئی ہے تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ یہ مسلمانوں کی وہ جماعت ہے جس کا نصب العین ”محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں“ ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو اسلام کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتی ہے جنہوں نے عیسائیوں کے ساتھ عہد کیا تھا کہ ان کے پیروکار گر جاگھروں کی

مرمت میں عیسائیوں کی مدد کریں گے اور گر جا گھروں کی ہر قسم کے خطرات سے حفاظت اور دفاع کے لئے لیے اپنی جانیں بھی قربان کریں گے۔ بس آج جماعت احمدیہ مسلمہ اس شہر ”زائن“ میں اسی مسلک اور عقیدہ کا اظہار کر رہی ہے۔ اس جماعت نے اپنے خلیفہ کی بابرکت قیادت میں امن، انصاف، عالمی انسانی حقوق اور انسانیت کی خدمت کے پیغام کے ساتھ تمام مذاہب کے لوگوں تک رسائی حاصل کی ہے، لہذا احمدیہ مسلم کمیونٹی کی طرف سے اس شہر میں جو شاندار خدمات انجام دی گئیں ہیں اور اس شہر کی ترقی اور اس کے لوگوں کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے کے لئے جو کام کیے گئے ہیں ان پر میں آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور ہم اس شہر کی کلید عزت مآب خلیفہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

اس ایڈریس کے بعد موصوف نے حضور انور کی خدمت میں زائن شہر کی چابی پیش کی۔

ممبر آف الینائیس جزل اسمبلی کو ایڈریس

• بعد ازاں ممبر آف Illinois جزل اسمبلی آنریبل Joyce Mason نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

یہاں زائن میں ”مسجد فتح عظیم“ کے افتتاح کی اس تاریخی تقریب کا حصہ بننا میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔ زائن احمدیہ مسلم کمیونٹی کے لیے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ 61 ویں ضلع کے ریاستی نمائندے کے طور پر میں اس موقع سے خاص طور پر متاثر ہوئی ہوں کیونکہ یہ نہ صرف احمدیہ مسلم کمیونٹی اور اس کی رکنیت کے لیے بلکہ پورے شہر اور اس کے آس پاس کے علاقے کے لئے ایک خاص لمحہ ہے۔ میں ان تمام مہمانوں کو مبارکباد دینا چاہتی ہوں جو دنیا بھر سے سفر کر کے یہاں پہنچے۔ یہ واقعی اس شہر کے لیے ایک خاص دن ہے۔ زائن ایک ایسی جگہ تھی جس کی بنیاد پچھلی صدی کے آغاز میں الیگزینڈر ڈوئی نے رکھی تھی اور جو اسے ایک تھیو کریٹک شہر بنانا چاہتا تھا جس کے دروازے اس کے ماننے والوں کے علاوہ باقی ہر ایک کیلئے بند تھے۔ لیکن آج ہم ایک مختلف تصویر دیکھ رہے ہیں۔ آج زائن شہر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے پچیس ہزار لوگوں کا گھر ہے۔ یہ مسجد متعصبین کے بارے میں مومنوں کی دعاؤں کی فتح کی علامت

ہے۔ میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ کمیونٹی اور ہم سب خاص طور پر خوش قسمت ہیں کہ عزت مآب خلیفہ نے اس افتتاحی تقریب کی صدارت کرنے کے لئے اتنا لمبا سفر کیا اور میرے لئے ان سے ملنا ایک ناقابل یقین اعزاز کی بات ہے۔

احمدیہ مسلم کمیونٹی کا نعرہ ”محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں“ اکثر اپنے سامنے رکھتی ہوں کیونکہ یہ صرف ایک نعرہ نہیں ہے بلکہ یہ ان احمدی مسلمانوں کے لیے زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے۔ اس لیے میں اس کمیونٹی اور آپ سب کی طرف کھنچی چلی جاتی ہوں۔ درحقیقت اس کمیونٹی کے بہت سے افراد ہیں جنہیں میں اپنا خاندان سمجھتی ہوں۔ عزت مآب خلیفہ امن کے فروغ کے حوالہ سے ایک سرکردہ مسلم رہنما ہیں، جو اپنے خطبات، لیکچرز، کتابوں اور ذاتی ملاقاتوں میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت انسانیت، عالمی انسانی حقوق اور ایک پر امن اور انصاف پسند معاشرے کے قیام پر مشتمل اقتدار کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے امن کے قیام پر زور دیتے ہوئے دنیا بھر کے قانون سازوں اور دیگر رہنماؤں سے بات کی ہے۔ آپ خواتین کے حقوق کے بھی علمبردار ہیں، جیسا کہ میں ذاتی طور پر زائن کی احمدی مسلم خواتین کے حوالہ سے تصدیق کر سکتی ہیں۔ اس کمیونٹی کی خواتین اراکین کا احترام کرتی ہیں اور اپنی جماعت کا لازم و ملزوم کا حصہ ہیں اور اس مسجد کی تعمیر اس بات کا زندہ ثبوت ہے۔ کیونکہ تعمیرات کے لیے یہ جمع کی گئی رقم کا تقریباً نصف احمدی مسلم خواتین کا تھا۔

موصوفہ نے کہا: زائن شہر کی خوش قسمتی ہے کہ امن پسند اور دوسروں کی خدمت کرنے والی جماعت نے یہاں آباد ہونے اور اتنی خوبصورت مسجد بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ یہ مسجد نہ صرف اس شہر بلکہ چاروں اطراف کے لیے امید کی کرن بن جائے۔ یہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور زائن اور اس سے باہر امن اور انصاف کے قیام کے لئے باہمی ذرائع تلاش کرنے میں مدد کرے۔ میں اس کمیونٹی کو نئی مسجد کے افتتاح پر مبارکباد دیتے ہوئے ایوان میں ایک قرارداد پیش کر رہی ہوں۔ میں اس خوشی کے دن کا حصہ بننے اور اس خاص جماعت کا حصہ بننے پر شکر گزار ہوں۔ بہت بہت مبارکباد اور شکریہ۔

آنریبل راجہ کرشن مورثی کا خطاب

• اس کے بعد آنریبل راجہ Krishn Moorthi نے اپنا ایڈریس پیش کیا موصوف نے کہا: آپ سب پر سلامتی ہو۔ آپ کے ساتھ یہاں شامل ہونا اعزاز کی بات ہے۔ یہ ایک حقیقی اعزاز ہے۔ میں عزت مآب خلیفہ کے متعلق اور ان کی کامیابیوں کے بارے میں گھنٹوں بول سکتا ہوں۔ میں آپ کی یہاں آمد سے بہت متاثر ہوا ہوں اور آج کا دن تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے حضور کے ساتھ چند منٹ گزارے تھے اور میں نے انہیں امریکہ میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے بارے میں بھی بتایا۔ وہ بہترین لوگوں میں سے کچھ ہیں جن سے آپ کبھی ملیں گے۔ وہ عام طور پر جنوبی ایشیائی کمیونٹی میں ہوتے ہیں، اس لیے میں ان کے بہت قریب ہوں کیونکہ میں ایک ہندوستانی نژاد امریکی ہوں۔ امریکہ میں جنوبی ایشیائی کمیونٹی جس کا احمدیہ مسلم کمیونٹی ایک لازمی جزو ہے، بہت کامیاب ہے۔ یہ امریکہ میں سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی نسلی اقلیت ہے۔ یہ سب سے زیادہ خوشحال اور بہترین تعلیم یافتہ ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے لوگوں میں سے کچھ ایسے لوگوں سے بھی آپ ملیں گے جنہوں نے اپنے آپ کو ہسپتالوں کے قیام سے لے کر اسکولوں تک، خون کے عطیات کی مہم، ضرورت مند لوگوں کی مدد کرنے سے لیکر قدرتی آفات میں امدادی کارروائیاں کرنے تک اپنے آپ کو خدمت کے لیے وقف کر دیا ہے۔ یہ لوگ ان اقدار کا مجسم ہیں جن کی وہ تبلیغ کرتے ہیں۔ آخر میں ایک نظم کا حوالہ دینا چاہوں گا جو مجھے بہت پسند ہے، جو میرے نزدیک احمدیہ مسلم کمیونٹی کا خلاصہ ہے۔ یہ نظم کچھ اس طرح ہے۔

میں نے اپنی روح کو تلاش کیا لیکن اپنی روح کو نہیں دیکھ سکا
میں نے اپنے خدا کو تلاش کیا لیکن خدائی کا صرف اشارہ ہی ملا
میں نے اپنے بھائی کو ڈھونڈا تو مجھے تینوں چیزیں مل گئی

مجھے یقین ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی جو کہ امریکہ اور دنیا کی بہترین برادریوں میں سے ایک ہے، انسانیت کی خدمت میں اپنے آپ کو وقف کر دیتی ہے۔ اس لیے میں حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس لئے بھی

آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ تشریف لائے اور ہمیں وقت سے نوازا اور آج رات اس پروگرام میں شرکت کے لیے بھی آپ سب کا شکریہ۔ خدا آپ پر فضل فرمائے۔ شکریہ

ڈاکٹر کترینہ لینٹوس کا ایڈریس

• بعد ازاں ڈاکٹر Katrina Lantos Swett جو کہ Lantos فاؤنڈیشن فار ہیومن رائٹس اینڈ جسٹس کی چیئر ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

جیسا کہ مجھ سے پہلے مقررین نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ آج شام یہاں ان کی موجودگی ان کے لیے کتنی باعث مسرت و افتخار ہے، اسی طرح میں بھی اس بات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ آج شام کی غیر معمولی تقریب میں شمولیت میرے لیے فخر کی بات ہے۔ مجھے بے انتہا خوشی ہے کہ میں جماعت احمدیہ کو اب کئی سالوں سے جانتی ہوں اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جب بھی میں احباب جماعت کے ساتھ ملتی ہوں تو میری روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں کبھی ایسے کسی دوسرے مذہبی گروہ سے نہیں ملی جو ہو بہو اپنی اس تعلیم کا مجسم ہو جس کا وہ پرچار کرتے ہیں اور جو روزانہ اپنی زندگیوں میں موجود اعلیٰ اصولوں اور نمونوں کی پیروی کرتے ہوں اور میرا خیال ہے کہ اس کمرے میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ میرے اس خیال سے اتفاق کریں گے کہ یہ خاصیت اور ایسی اولوالعزمی خدا ہی عنایت کر سکتا ہے یا پھر حضور جیسی ایک عظیم شخصیت بھی اس کا ذریعہ بن سکتی ہے اور میں اپنے آپ کو انتہائی خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ آج یہاں آپ سب کے ساتھ موجود ہوں۔

جب میرے دوست امجد صاحب جو کہ جماعت احمدیہ کے لئے خدمت بجالا رہے ہیں، نے یہاں زائن میں ہونے والے مقابلہ کے بارے میں بتایا تو میں یہ سن کر حیرت زدہ ہو کر رہ گئی تھی۔ یہ بات ایسی حیران کن ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ موبائل فون، کمپیوٹر اور دیگر ذرائع مواصلات بھی موجود نہیں تھے اس زمانے بھی اس مقابلے کو اتنی تشہیر ملی۔

اس مقابلہ میں الوہیت اور انسانیت اور معاشرتی لحاظ سے دو مختلف نظریات پیش کئے گئے تھے۔ ایک نظریہ ڈاکٹر ڈوئی کا تھا۔ جس کی بنیاد نفرت، باہمی تفریق اور تعصب پر رکھی گئی تھی اور دوسرا نظریہ جو کہ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کا تھا جو کہ باہمی عزت اور بردباری پر مشتمل تھا اور ایک ایسی شخصیت کی طرف سے تھا جنہوں نے اس کا نتیجہ کلینا اللہ کے ہاتھ میں چھوڑ رکھا تھا۔ پھر نتیجتاً ہم جانتے ہیں کہ اس مباہلہ میں کس کی فتح ہوئی۔

اور یقیناً یہ مسجد جس کا افتتاح ہونے جا رہا ہے، جس کا نام فتح عظیم مسجد رکھا گیا ہے، اس کا مطلب ہی ایک عظیم الشان فتح ہے جو کہ اس مباہلہ میں جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔ لیکن میرے خیال میں ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ وہ نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ انسانیت کی بھی فتح تھی، کیونکہ اس سے باہمی عزت، محبت اور تحمل کی بھی فتح ہوئی۔ جس کا نمونہ ہم اب اس جماعت میں دیکھتے ہیں۔

موصوفہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اس کے لئے بہت برا کیا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے ان کے لیے بھلا کیا۔ بعد میں اس نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا اور صرف اتنا کہا کہ تم لوگوں نے تو برا چاہا تھا لیکن خدا نے بھلا کر دیا۔

اب جب میں یہ خوبصورت مسجد دیکھتی ہوں جو اسی مباہلہ والی جگہ یعنی زائن میں تعمیر کی گئی ہے، تو مجھے وہی یوسف علیہ السلام والا واقعہ یاد آتا ہے کہ جان ڈوئی نے برا چاہا تھا لیکن خدا نے بھلا کر دیا اور عظیم الشان فتح جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔

موصوفہ نے کہا ہمیں آج شام ان احمدیوں کو بھی یاد رکھنا ہو گا جو کہ دنیا کے ایک دوسرے حصے میں پاکستان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے مذہب کی وجہ سے روزانہ ناقابل بیان ظلم و ستم و تشدد اور منافرت کا سامنا کرتے ہیں۔ جو کہ حکومت وقت کے ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ حکومت ان کو حفاظت مہیا کرنے سے انکار کرتی ہے۔ پولیس ان کو تحفظ فراہم نہیں کرتی اور دوسرے مذہبی رہنما اپنے پیروکاروں کو ترغیب دلاتے ہیں کہ وہ ان پر دھاوا بولیں۔

چند دن پہلے جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے دوست نے ایک نئی قسم کے تشدد کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ ایک رہنما کے پیروکاروں کو حاملہ احمدی خواتین کے نشانہ بنانے کی ترغیب دلا رہا ہے تاکہ مزید احمدی بچے پیدا ہونے سے روکے جائیں۔ یہ انتہائی خوفناک جرائم ہیں اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی ہے۔ لہذا میرے خیال میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ جماعت جان لے کہ دیگر احمدی احباب کے ساتھ ساتھ ہم لوگ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہیں جو کہ اس کمیونٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔

میں اپنے احمدی بھائیوں اور بہنوں سے یہ کہنا چاہتی ہوں کیونکہ ہم یقیناً آپس میں بھائی بہن ہی ہیں، ہم سب جو آپ کی جماعت سے عقیدت رکھتے ہیں اور آپ کی اچھائیوں اور تعلیمات سے آشنا ہیں اور پاکستان میں موجود آپ کے بھائیوں کی تکالیف سے آشنا ہیں، ہم آپ سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ”جہاں آپ جائیں گے، وہیں ہم جائیں گے اور جہاں آپ رکیں گے وہیں ہم رکیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ ہوں گے اور آخر تک آپ کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔“ ہمیں آپ سے عقیدت ہے اور آج اس عظیم تقریب میں شمولیت ہمارے لئے باعث افتخار ہے اور میں آپ سب کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس کا حصہ بننے کی اجازت دی۔ شکریہ

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو ایس اے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب نے ڈائس پر آکر حضور اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطاب فرمانے کی درخواست کی۔

چھ بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا اور تمام معزز مہمانان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو میں آپ سب کا جو آج ہمارے ساتھ یہاں شامل ہیں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تقریب کوئی دنیاوی تقریب نہیں بلکہ خاص مذہبی تقریب ہے جس کا انعقاد ایک اسلامی جماعت نے کیا ہے۔ اس لئے اس تقریب میں شمولیت آپ لوگوں کی کشادہ دلی، برداشت اور وسعت نظر کی عکاس ہے۔ پس آج یہاں زائرین میں ہماری نئی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہمارے ساتھ شامل ہونے پر میں دل سے آپ سب کا مشکور ہوں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس شہر میں جماعت احمدیہ مسلمہ کا قیام کئی دہائیاں پہلے ہوا تھا لیکن ہمارے پاس باقاعدہ کوئی مسجد نہیں تھی جہاں ہم عبادت کر سکتے۔ اس لئے آج کا دن ہماری جماعت کے لئے بڑا اہم اور بہت خوشی کا باعث ہے۔ یقیناً تمام مذہبی جماعتوں کے لئے ایک ایسی جگہ کا مہیا ہونا بہت اہم ہے جہاں اس مذہب کے لوگ جمع ہو کر عبادت کر سکیں۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو وہ ہمارے نزدیک مسجد کے دوہرے فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسجد مسلمانوں کے لئے اکٹھے ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور ان کے مذہبی فرائض کو ادا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ جیسا کہ اسلام مسلمانوں کو روزانہ پانچ مرتبہ عبادت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کے علاوہ مسجد کے تعمیر کرنے کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ مسجد کے ذریعہ معاشرہ کے دیگر لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے متعارف کروایا جاسکتا ہے۔ اگر وہ لوگ جو خالص ہو کر مسجد میں عبادت کرتے ہیں، وہ صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات پر غور و فکر کریں اور ان تعلیمات کو عملی طور پر پیش کریں۔ طبعی طور پر مقامی لوگوں کے اندر اسلام کے متعلق جاننے کا شوق اور جستجو پیدا ہوگی۔ اسلام کے بارے میں ان کے علم و فہم میں اضافہ ہوگا اور مسلمانوں کو اپنے اندر پر امن طور پر رہتے ہوئے اور معاشرہ کا مثبت حصہ بننے دیکھ کر ان کے دلوں میں جو خوف یا تحفظات ہیں وہ بھی دور ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ

پس یہ دو مقاصد ہیں جن کو پورا کرنے کے لیے جماعت احمدیہ دنیا بھر میں مساجد تعمیر کرتی ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ میں سے بعض یہ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ احمدی مسلمانوں اور دیگر مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حوالہ سے ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ یہ مقدر تھا کہ کئی صدیاں گزر جانے کے بعد مسلمان اسلامی تعلیمات سے دور ہٹ جائیں گے اور آخر کار مسلمانوں کی اکثریت اسلامی تعلیمات کو چھوڑ دے گی اور صرف نام کے ہی مسلمان رہ جائیں گے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خوشخبری دی کہ اس روحانی زوال کے دور میں اللہ تعالیٰ اسلام کی اصل تعلیمات کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے ایک موعود مصلح کو بھیجے گا جس کو مسیح محمدی کا خطاب دیا جائے گا۔ وہ مسیح دنیا کو بتائے گا کہ اسلامی تعلیمات تو امن، محبت اور ہم آہنگی کی تعلیمات ہیں۔ وہ مسیح لوگوں کو تلقین کرے گا کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر پُر امن طور پر زندگی گزاریں اور ایک دوسرے کے ساتھ مذہبی اختلافات سے بالا ہو کر باہمی پیار اور محبت کے تعلقات قائم کریں۔ چنانچہ احمدی مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا پختہ یقین ہے کہ اس جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی موعود مسیح اور مہدی ہیں جن کے متعلق قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بانی سلسلہ احمدیہ نے ساری زندگی اپنے پیروکاروں کو پیار، ہمدردی اور احسان پر مشتمل اسلامی تعلیم پر عمل پیرا رہتے ہوئے تبلیغ اسلام کرنے کا پیغام پہنچانے اور لوگوں کے دل و دماغ جیتنے کی تلقین فرمائی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان کیا کہ وہ مسیح موسویٰ کی طرح اس کی تعلیمات پھیلائیں گے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنی نوع انسان سے ہمدردی اور پیار کا اظہار فرمایا۔ آپ علیہ السلام کا ہر لفظ اور عمل قیام امن اور معاشرہ میں باہمی اخوت قائم کرنے کے لئے تھا۔ آپ علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو تعلیم دی کہ اسلام کا اصل مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ آپ علیہ السلام کے ظہور کے بعد اسلام اپنی اصلی روحانی حالت کی طرف لوٹ آئے گا اور ایک دن

دنیا اسلام کو ایک پیار، محبت، بردباری ہم آہنگی اور امن کے مذہب کے طور پر جانے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح کیا کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق اسلام کے آغاز میں جو جنگیں لڑی گئیں وہ محض دفاعی تھیں اور سخت ترین مظالم کو روکنے کے لیے لڑی گئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار خلفائے راشدین کے دور میں ایک مرتبہ بھی ایسا نہ ہوا کہ اسلامی فوجوں نے از خود جنگ شروع کی ہو یا کسی قسم کا ظلم یا نہ انصافی کی ہو۔ بلکہ جس بھی جنگ یا لڑائی میں مسلمان شامل ہوئے اس کا مقصد ظلم و بربریت کا خاتمہ تھا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل دور جدید میں جہاں جغرافیائی تنازعات دن بدن دنیا میں تباہی و بربادی لے کر آرہے ہیں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر قسم کی مذہبی جنگ بند ہے۔ اس لیے مسلمانوں یا کسی بھی مذہب کے لوگوں کے لیے مذہب کے نام پر جنگ کرنا کسی طور پر بھی جائز نہ تھا۔ چنانچہ یہ واضح ہو کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا مقصد علاقوں، ملکوں یا شہروں پر قبضہ کرنا یا اقوام کو مسمار کرنا نہیں ہے۔ نہ ہی ان ممالک میں جہاں ہمارے پیغام کو بڑی تعداد نے قبول کیا کبھی کسی نے سیاسی طاقت یا دنیاوی اثر و رسوخ حاصل کرنے کی خواہش کی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارا ہر مقصد اور تمنا یہی ہے کہ پیار کے ذریعہ بنی نوع انسان کے دلوں کو چیتا جائے اور ان کو خدا تعالیٰ کے قریب کیا جائے تاکہ وہ اس کے حقیقی بندے بن سکیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کر سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بہت ہی خوبصورت شعر میں فرمایا کہ انہیں کسی دنیاوی رتبہ یا سیاسی طاقت کی خواہش نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا

مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

دنیاوی و سیاسی طاقتوں سے مکمل بے رغبتی ہی جماعت احمدیہ مسلمہ کا شروع سے طرہ امتیاز رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ ہم تو صرف اسلام کی محبت اور امن کی تعلیمات پھیلانا چاہتے ہیں جو کہ ہم گزشتہ 130 سے زائد برس سے کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دنیا بھر سے ہزار ہا لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمارا کسی مذہب یا قوم یا شخص سے کوئی بغض و عناد یا لڑائی نہیں ہے۔ بلکہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابل کھڑے ہوتے ہیں اور اس کے مذہب کو تباہ کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے بھی ہمارا رد عمل یہ نہیں ہوتا کہ ان کے خلاف ہتھیار اٹھا لیے جائیں یا ان پر کسی قسم کا جبر کیا جائے۔ بلکہ اس کے برعکس ہمارا رد عمل صرف یہی ہوگا کہ ہم کامل عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھکیں گے۔ ہمارا واحد ہتھیار تو دعا ہی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ یقیناً ہماری جماعت کی ایک سو تینتیس سالہ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک آزادی مذہب اور آزادی ضمیر کا تعلق ہے تو ہم اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ مذہب اور عقیدہ ہر ایک کا ذاتی معاملہ ہے اور ہر ایک کو اپنا راستہ اختیار کرنے کا حق ہے۔ ہمارا یہ کوئی نیا موقف نہیں ہے جسے ہم نے ابھی اپنایا ہو بلکہ ہمارے اس موقف کی بنیاد قرآن کریم کی اصل تعلیمات ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کو معلوم ہو گا کہ حال ہی میں ملکہ برطانیہ الزبتھ دوم وفات پا گئی ہے اور اس کا بیٹا چارلس سوم بادشاہ بنا ہے۔ یو کے میں بادشاہ کے آفیشل القابات میں ایک Defender of the Faith بھی ہے۔ بہت سے مواقع پر کنگ چارلس نے تمام مذاہب کی تکریم کا اظہار کیا ہے۔ اس نے یہ خواہش بھی کی کہ Defender of Faith کی بجائے اس کی پہچان بطور Defender of all faiths ہو۔ بلاشبہ یہ قابل تعریف بیان ہے اور کنگ چارلس کی کشادہ دل طبیعت اور سب کو ساتھ لے کر چلنے کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم تخت سنبھالنے پر بعض مبصرین نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ٹائٹل میں ایسی تبدیلی کو عالمی طور

پر عیسائی کمیونٹی میں سراہا نہیں جائے گا یا بعض غیر عیسائی بھی اسے ناپسند کریں۔ اس حوالہ سے ایک سرخی اس طرح آئی کہ ”بادشاہ کی تمام مذاہب کے تحفظ کی خواہش شاید خام خیالی ہی ثابت ہو۔“

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ مذہبی ہم آہنگی کو تقویت دینے کیلئے یہ کوششیں رائیگاں جائیں گی، میری نظر میں تمام مذاہب کا تحفظ اور حقیقی مذہبی آزادی کا قیام دراصل دنیا میں امن قائم کرنے کی بنیاد ہے۔ اس حوالہ سے میں امریکی حکومت کے اس اقدام کو سراہتا ہوں کہ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے تحت آفس آف انٹرنیشنل ریلیجیئس فریڈم قائم کیا گیا ہے۔ جو کہ اب عالمی سطح پر مذہبی آزادی کو فروغ دینے کے لیے ہر سال انٹرنیشنل کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں امن قائم کرنے کے ضمن میں قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت 40 اور 41 میں عالمی مذہبی آزادی قائم کرنے کا عظیم الشان اور بنیادی اصول بیان کیا گیا ہے۔ ان آیات کریمہ میں اللہ فرماتا ہے کہ ”قتال کی اجازت صرف ان لوگوں کو دی جاتی ہے جن کے خلاف جنگ کی گئی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قوت رکھتا ہے۔ وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔“

پھر فرماتا ہے: اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیے جاتے اور گر بے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان دونوں آیات کریمہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے وہاں یہ بھی واضح طور پر معین کر دیا کہ یہ اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ ظلم کرنے والے نے دنیا سے مذہبی آزادی ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ جنگ کی اجازت صرف مسلمانوں اور ان کی مسجد کی حفاظت کے لیے یا دین کو پھیلانے کے لیے نہیں دی گئی بلکہ قرآن کریم معین طور پر فرماتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے والوں کو طاقت سے روکا نہ جاتا تو کوئی گرجا، راہب خانہ، مندر، مسجد اور کوئی معبد محفوظ نہ رہتا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چنانچہ قرآن کریم ہی وہ واحد الہی کلام ہے جو نہ صرف تمام مذاہب و عقائد کی پیروکاروں کو مکمل مذہبی آزادی فراہم کرتا ہے بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر تمام مسلمانوں کو اور تمام ایسے افراد جو کہ مسجد آتے ہیں ان کو غیر مسلموں کے مذہبی حقوق کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ یہ وہ الہی کلام ہے جو کہ تمام مذاہب، ادیان اور عقائد کی حفاظت اور دفاع کرتا ہے۔ یہ وہ خالص اور ہر ایک کے حقوق سمونے والی اسلامی تعلیمات ہیں جو ہم تمام دنیا تک پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک اس مسجد کا تعلق ہے تو آپ سوچتے ہوں گے کہ ہم نے زائن میں مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟ یقیناً اس کا بنیادی مقصد تو وہی ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ شہر کی تاریخ سے واقفیت رکھتے ہیں ان کو علم ہو گا کہ زائن شہر کی بنیاد ایک Evangelist عیسائی مسٹر الیگزینڈر ڈوئی نے رکھی، جس نے خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مسٹر ڈوئی اسلام کی سخت مخالفت اور مسلمانوں سے نفرت کا اظہار کرتا تھا۔ یہ مخالفت بائی جماعت احمدیہ کے علم میں آئی اور آپ علیہ السلام نے اس کو براہ راست جواب دیا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ میں سے بعض یہ سوال اٹھائیں گے کہ بانی جماعت نے مسٹر ڈوی کو مخاطب کرتے ہوئے سخت لہجہ کیوں اپنایا اور یہ کس طرح آپ کی پیار و محبت کی تعلیم سے مطابقت رکھتا ہے؟

دراصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پر امن تعلیمات اور ڈوی کو جواب دینے میں باہمی کوئی تضاد نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی ایک موقع پر بھی فساد اور انتہا پسند رد عمل کی ہدایت نہیں کی۔ درحقیقت جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسٹر ڈوی کی اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کا علم ہوا تو آپ علیہ السلام نے باہمی احترام ملحوظ رکھتے ہوئے اسے دلیل سے قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ تحمل کا مظاہرہ کرے اور مسلمانوں کے جذبات کا خیال کرے۔ اس کے برخلاف مسٹر ڈوی اسلام کے مقابل کھڑا ہو گیا اور کھل کر اسلام کے نابود کرنے کی خواہش کی۔ مثلاً لکھتا ہے کہ ”میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آئے اسلام دنیا سے نابود ہو جاوے۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔ اے خدا! اسلام کو ہلاک کر دے۔“

پھر اپنی تحریرات میں مسٹر ڈوی نے بڑے فخریہ انداز میں اس کو عیسائیت اور اسلام کے مابین عظیم جنگ قرار دیا۔ اس نے لکھا کہ اگر مسلمان عیسائیت قبول نہ کریں تو وہ ہلاکت و تباہی میں مبتلا ہوں گے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان انتہائی بیانات اور ہرزہ سرائی کے جواب میں بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں معصوم افراد اس تکلیف سے بچ جائیں جس میں وہ مسٹر ڈوی کی عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین مذہبی جنگوں کی خواہش پوری ہونے کے نتیجہ میں پڑ سکتے تھے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے مسٹر ڈوی کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ہلاکت و تباہی کی دعا کرنے کی بجائے مسٹر ڈوی یہ دعا کریں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ دوسرے کی زندگی میں مرجائے۔ یہ دراصل ایک ہمدردانہ فعل اور حالات کو بہتر کرنے کا ذریعہ تھا۔ بجائے اس کے کہ تمام مسلمانوں اور عیسائیوں کو

ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کر دیا جائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات پر زور دیا کہ آپ اور مسٹر ڈوئی دعا کا سہارا لیں اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں چھوڑ دیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ سچائی جاننے کا ایک مناسب اور پر امن ذریعہ تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ عداوت اور اشتعال انگیزی کے مقابلہ پر صبر کا کامل نمونہ تھا تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہو گا۔ اس چیلنج کے بعد مسٹر ڈوئی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف انتہائی نازیبا طریق اختیار کیا۔ چنانچہ رپورٹ ہوا ہے کہ مسٹر ڈوئی نے کہا کہ ”ہندوستان میں ایک محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے۔۔۔ تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مجھڑوں اور مکھیوں کا جواب دوں گا اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو پکھل کر مار ڈالوں گا۔“

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پھر اپنا چیلنج دہرایا اور امریکہ اور دیگر علاقوں میں اس کی خوب تشہیر ہوئی۔ صحافی حضرات مسٹر ڈوئی کی طاقت اور اعلیٰ مقام کو بیان کرتے اور اس کا موازنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اس طرح کرتے کہ انڈیا کے ایک دور افتادہ گاؤں سے تعلق رکھنے والا شخص جس کی دولت اور دنیاوی رسوخ کا مسٹر ڈوئی سے کوئی مقابلہ ہی نہیں۔

پھر جسمانی طور پر بھی مسٹر ڈوئی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عمر میں چھوٹا اور صحت میں بہتر تھا۔ اس تمام ظاہری فرق کے باوجود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے کبھی بھی اپنا چیلنج واپس لینے کا نہیں سوچا اور اس حوالہ سے ذرا بھی ہچکچاہٹ کا اظہار نہیں کیا اور تمام دنیاوی بے سروسامانی کے باوجود جلد ہی نتائج آپ علیہ السلام کے حق میں پلٹ گئے۔ پے در پے ایسے واقعات ہوئے کہ ڈوئی کی حمایت جاتی رہی اور اس کی دولت، جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں ختم ہو گئیں۔ بالآخر وہ اپنے انجام کو پہنچا۔ جس کو یو ایس میڈیا نے افسوسناک انجام قرار دیا۔ یقیناً اس وقت کا یو ایس میڈیا خراج تحسین کے

لائق ہے جس نے ایمانداری سے اس کی رپورٹنگ کی۔ مثلاً ایک مشہور Boston Herald اخبار نے یہ سرنخی دی کہ

Great is Mirza Ghulam Ahmad – the Messiah

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مختصر یہ کہ بانی جماعت احمدیہ نے کبھی بھی اپنے خیالات اور اقتدار کو کسی پر نافذ کرنے کی کوشش نہیں کی، نہ ہی مسٹر ڈوئی یا کسی بھی مخالف اسلام کی نفرت کو طاقت کے ساتھ یا زبردستی روکنے کا سوچا۔ احمدی مسلمانوں کے لیے بانی جماعت کی صداقت کا ایک نشان ہے، اس تناظر میں زائن کا شہر ہماری تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ وقت کی کمی کے باعث مزید تفصیل میں نہیں جاسکتا۔ تاہم مسجد میں اس مباہلہ کے حوالہ سے خصوصی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے، اگر آپ اس حوالے سے مزید جاننا چاہتے ہیں تو آپ جانے سے قبل اس نمائش سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ یا ممکن ہے کہ آپ پہلے ہی نمائش دیکھ چکے ہوں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود کے پیروکار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم مسجد فتح عظیم کا حقیقی مذہبی آزادی کے نشان کے طور پر افتتاح کر رہے ہیں۔ اس کے دروازے اس سنہرے پیغام کے ساتھ کھولے جا رہے ہیں کہ تمام افراد اور کمیونٹیز کے مذہبی حقوق اور پر امن عقائد کا ہمیشہ خیال رکھا جائے گا اور ان کا تحفظ کیا جائے گا۔ یہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا اولین مقصد ہے کہ بنی نوع انسان کو روحانی نجات کی راہ پر چلایا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تمام افراد رنگ و نسل کی تفریق سے قطع نظر میں پیار اور ہم آہنگی اور حقیقی امن اور تحفظ سے رہی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میری دلی خواہش ہے اور میں دعا کرتا ہوں یہ مسجد ان شاء اللہ امن، تحمل اور تمام بنی نوع انسان سے محبت کا منبع ہوگی۔ میری دعا ہے کہ یہاں عبادت کرنے والے تمام تر عاجزی کے ساتھ اپنے خالق کو پہچانیں، اسی کے آگے جھکیں اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں۔ ہمارے یقین ہے کہ ہم اسی صورت کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ آج شام اس پروگرام میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین

• آخر پر حضور انور نے میسر کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے شہر کی چابی پیش کی۔ نیز فرمایا مجھے یقین ہے کہ اب یہ چابی محفوظ ہاتھوں میں ہے۔

• حضور انور کا یہ خطاب سات بج کر 23 منٹ تک جاری رہا آخر پر حضور نے دعا کروائی۔

حضور انور کے خطاب کے اختتام پر مہمانوں نے دیر تک تالیاں بجائیں۔

• بعد ازاں ڈنر کا پروگرام ہوا۔ کھانے کے بعد بھی بعض مہمانوں کے ساتھ حضور انور نے گفتگو فرمائی۔

• بعد ازاں حضور انور خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین موجود تھیں۔

آٹھ بج کر تیس منٹ پر حضور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں حضور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے خطبات نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

• Illinois کے کانگریس مین راجہ کرشنا مورتی صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ”کیا ہی خوبصورت دن ہے اور کیا ہی خوبصورت پروگرام ہے۔ حضور نے اپنی آمد سے ہمیں شرف بخشا۔ مسجد فتح عظیم لوگوں کے جمع ہونے کے لئے، عبادت کرنے کے لئے باہمی تعلقات بڑھانے کے لئے اور اسلام کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کے لیے بہت ہی عمدہ جگہ ہوگی۔

• ایک اور مہمان Cheri Neal صاحب جو کہ زائن ٹاؤن شپ کی سپروائزر ہیں بیان کرتی ہیں کہ میں تمام انتظامات سے بہت حیران ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں جس کے لئے ایک عرصہ محنت کی ہے۔ میں یہاں آکر بہت خوش ہوں۔

• John Eidelberg لیک کاؤنٹی کے شیرف بیان کرتے ہیں کہ یہاں آکر حضور کو دیکھنا، ان سے ملنا، ان سے بات کرنا اور مختلف رہنماؤں کو سننا میرے لیے خوشی کا باعث ہے۔ یہاں آنا میرے لیے باعث فخر ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی جماعت کے ساتھ خوبصورت لمحات گزارنے کا موقع دیا۔ حضور نے باہمی تعلقات اور آپس میں کام کرنے کے بارے میں بات کی میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی تقریر سننا میرے لئے قابل فخر تھا۔ آپ کی تقریر خیالات کو روشن کرنے والی تھی۔

• ایک اور مہمان Craig Constantine صاحب جو کہ رائس یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں بیان کرتے ہیں کہ آپ کا پیغام ”محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں“ باہمی احترام، تحمل، عزت نفس کا خیال رکھنا، یہ سب بنیادی چیزیں ہیں اور ہمارے دل سے آتی ہیں اور اس سے دل و دماغ کی روحانی بیداری ہوتی ہے۔

• زائن کے سابقہ کشنر Amos Monk صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ کی تعلیمات ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور دنیا کو اس سے زیادہ آگاہی ہونی چاہئے۔ میرے خیال میں یہ آج کل کی دنیا کا خوبصورت ترین راز ہے۔ میں اپنے سامنے میز پر پڑے ہوئے بروشر دیکھ سکتا ہوں جس پر عدل و انصاف،

خلوص اور محبت کا پیغام ہے۔ یہی تو وہ چیزیں ہیں جس کی دنیا کو ضرورت ہے۔ نفرت ختم کر دیں تو دنیا جنت نظیر ہو جائے گی۔ میرے خیال میں یہ پیغام تمام دنیا کو سننا چاہئے۔ دنیا کے مسائل کا یہی حل ہے۔

• زائن شہر کے میئر Billy Mckinney صاحب جنہوں نے حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں یہاں 1962ء سے مقیم ہوں۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ پروگرام شہر اور جماعت احمدیہ کے لیے ایک تاریخی پروگرام ہے۔ حضور سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ کسی سے مل کر مجھے چپ لگ گئی ہو۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہوں۔ آپ کی موجودگی کا احساس بہت عمدہ ہے۔ جماعت احمدیہ نے اس کمیونٹی میں بہت خدمات سر انجام دی ہیں۔ آئندہ بھی ہم امید کرتے ہیں۔ باہمی تعلقات کو بڑھاتے ہوئے مل کر کام کرتے رہیں گے۔ شہر کے عین وسط میں مسجد کا ہونا بھی ایک عمدہ احساس ہے۔

• Rabi Melinda Solma صاحب جو کہ نیویارک کے Tanenbaum Center of Inter-Religious Understanding سے تعلق رکھتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سے ہمیشہ کی طرح بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کے خلیفہ کا پیغام بہت عمدہ اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والا ہے۔ اس کا عملی نمونہ دکھانا، سب کے لئے دروازے کھلے رکھنا، امن کے قیام کے لیے کام کرنا، ہر ایک کا بطور انسان احترام کرنا یہ بہت ہی اعلیٰ تعلیم ہے۔

• ایک لوکل آرکیٹیکٹ Kelvin Cox صاحب جنہوں نے مسجد کا نقشہ، ڈیزائن اور تعمیر میں کام کیا ہے کہتے ہیں یہ بہت ہی عمدہ عمارت ہے اور یہاں پر حضور کی موجودگی، یہ احساس میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضور نے جو خدا تعالیٰ کا پیغام دیا کہ دنیا اور سیاسی امور سے کوئی تعلق نہیں، صرف عمل اور پیار کا پیغام پہنچانا ہے، یہ بہت عمدہ پیغام تھا اور یہی ہے جس کی دنیا کو آج ضرورت ہے۔

• اس پروگرام میں ایک مہمان ایسے بھی شامل تھے جنہوں نے زائن مسجد کی سنگ بنیاد کے موقع پر ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی تھی انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ایک خوبصورت

دن تھا۔ میں صبح بیدار ہوا جیسے کہ آج کا دن بہت خاص ہے۔ مجھے پچھلے سال اس مسجد کی سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ میں بہت خوش تھا کہ کب اسے مکمل ہوتا دیکھوں گا اور حضور سے مل سکوں گا۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ حضور یہاں تشریف لائے۔ آپ کی مسجد ہماری کمیونٹی کے لیے امید اور دوستی کا ذریعہ ہے۔

• زائن کی پولیس کے چیف Eric Brichbarden صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک بہت اچھا پروگرام تھا۔ سب لوگوں کی طرف سے محبت اور خلوص دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ یہ پیغام کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کون ہو، اہمیت اس بات کی ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہو، کیا ہی عمدہ اور خوبصورت پیغام ہے۔ بہت ہی اچھا پروگرام رہا۔

• ایک مہمان Jennifer Smith صاحب بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ کی جماعت کے اصولوں کی بات کی جائے تو وہ سب سے اعلیٰ ہیں۔ آپ زائن شہر میں قدم رکھتے ہیں تو پرانی عمارت پر ایک مولو ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ کا پیغام دکھائی دیتا ہے اور اس کی گونج آپ کے ساتھ رہتی ہے۔ یہ آواز آپ کے ساتھ رہتی ہے اور یہی زائن شہر کی اصل روح ہے۔

• ایک مہمان نے بیان کیا کہ یہ جان کر بہت اچھا لگا کہ ہمارے درمیان آپ جیسے رہنما موجود ہیں جو کہ لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور لوگوں کو آپس میں جوڑتے ہیں۔ اس موضوع پر بات کرتے ہیں کہ ہم سب ایک ہیں اور ہر مذہب کی اہمیت ہے۔ یہ پیغام بہت اچھا اور پر اثر تھا۔

• ایک لوکل ہائی اسکول کے پرنسپل Zach Livingston صاحب بیان کرتے ہیں کہ زائن ایک چھوٹی کمیونٹی ہے اور ایسے پروگرام اور لوگوں کو قریب لانے کے ایسے مواقع بہت اچھے ہوتے ہیں۔ مسجد کا افتتاح بہت اچھا قدم ہے اور ہمارے لئے فخر کا باعث ہے۔

• رائس یونیورسٹی کے پروفیسر Craig Considine صاحب نے مباہلہ کے بارے میں حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ لوگوں کو اس کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ مجھے حضور کی موجودگی میں سکون اور اطمینان حاصل ہوا اور یہ کہ حضور کا پیغام سب کو سننا چاہئے۔

• شکاگو سے مہمانوں کے ایک گروہ نے تقریب کے ناقابل یقین انتظام اور خدمت گزاروں کے آداب کو محسوس کیا انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جب بھی وہ ہماری کسی تقریب میں شامل ہوئے محبت اور امن کا پیغام ہر چیز کی بنیاد رہا۔ انہوں نے حضور کے ساتھ تصویر بھی لی اور کہا کہ یہ ان کی زندگی کا اہم ترین موقع تھا۔

مہمانوں نے مجموعی طور پر انتظامیہ کے بارے میں مثبت خیالات کا اظہار کیا۔ بار بار لوگوں کو چیک کرنا، حفاظتی امور کی تلقین کرنا، کسی نے بھی اپنا آئی ڈی کارڈ دکھانے یا کووڈ کارڈ دکھانے سے انکار نہیں کیا اور نہ ہی جب انہیں ٹیسٹ کروانے کا کہا گیا تو انہوں نے انکار کیا۔

• ایک مہمان خاتون Lesley صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ اول تو یہاں پر میرا ہونا ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں نے جو کچھ یہاں سے سیکھا اور یہاں کی خوبصورتی اور امن سے بہت متاثر ہوں۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے بیان کر سکوں کہ آج کا دن میرے لیے کتنا بامعنی تھا۔

• ایک مہمان Rabbi Melinda Zelma صاحبہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس تقریب سے بہت متاثر ہوں۔ خاص طور پر یہاں کام کرنے والوں سے۔ رابی مالینڈا نے حضور کے ساتھ ملاقات، حضور سے سوال و جواب اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی خواہش پر شکر گزاری کا اظہار کیا۔

• ایک خاتون مہمان Gloria صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ زائچہ کی تاریخ بہت معلوماتی تھی۔ اگرچہ میں یہاں رہتی ہوں لیکن اس جگہ کے بارے میں کافی چیزیں ایسی تھیں جو میں نہیں جانتی تھی۔

• ایک مہمان نے کہا کہ اس مسجد کو بتا دیکھ کر ہم بہت پر جوش ہیں ہمیں اس علاقہ میں رہتے ہوئے چالیس سال ہو گئے ہیں۔

اللَّهُمَّ أَيِّدْ إِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمَرِهِ وَآمُرْ بِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 24 اکتوبر 2022ء)





خلافت فلائٹ کے ذریعہ ڈیلس مسجد بیت الاکرام آمد

(2/ اکتوبر 2022ء بروز اتوار)

(قسط 7)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 50 منٹ پر مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

• آج پروگرام کے مطابق Zion سے Dallas کے لیے روانگی تھی۔ صبح سے ہی زائن اور دیگر مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت، مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لیے جمع تھی۔

دس بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق لوکل مجلس عاملہ، جماعت زائن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ٹرانسپورٹیشن ٹیم اور ضیافت ٹیم نے بھی گروپ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

خواتین ایک علیحدہ حصہ میں کھڑی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس جگہ کی طرف تشریف لے آئے۔ السلام علیکم حضور! کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ بڑے جذباتی مناظر تھے۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دے رہے تھے۔ ہر طرف سے پر جوش نعرے بلند ہو رہے تھے۔ آگے کچھ فاصلے پر بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ بعد ازاں حضور انور بچیوں کے پاس تشریف لائے۔ پھر یہاں سے اس حصہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں مرد حضرات کھڑے تھے اور بڑے پر جوش انداز میں نعرے لگا رہے تھے۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے ان عشاق کے والہانہ نعروں اور سلام کا جواب دے رہے تھے۔ ایک افریقن دوست غیر معمولی جوش اور پُر شوکت آوازیں میں نعرے لگا رہے تھے۔ حضور انور اس دوست کے پاس سے گزرتے ہوئے کچھ دیر کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا غانین ہو۔ تو اس نے اثبات میں سر ہلادیا کہ میں غانین ہوں۔

• مربی سلسلہ امریکہ مصور احمد صاحب اپنے نو مولود بیٹے کو لیے ہوئے کھڑے تھے۔ حضور انور نے بچے کو پیار کیا اور بعد ازاں تصویر بنوانے کا شرف بھی عطا فرمایا۔ حضور انور قریباً دس منٹ اپنے عشاق کے درمیان موجود رہے۔

ڈیس کوروائی

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ڈاکٹر تنویر احمد صاحب سے بعض امور پر گفتگو فرمائی۔ ڈاکٹر تنویر احمد بطور ڈاکٹر قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر ہیں۔

گیارہ بج کر دس منٹ پر حضور نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ شکاگو کے لیے روانہ ہوا۔

بارہ بج کر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شکاگو ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایک پرائیویٹ لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

• جماعت احمدیہ امریکہ نے شکاگو (Chicago) سے Dallas تک سفر کے لیے American Airlines کے ایک چارٹرڈ جہاز ERJ175 کا انتظام کیا تھا۔ اس جہاز میں 76 سیٹیں تھیں۔ یہ جہاز لاؤنج کے سامنے چند قدم پر پارک کیا گیا تھا۔ حضور انور کی آمد سے قبل سفر کرنے والے تمام احباب کا سامان جہاز میں لوڈ کیا جا چکا تھا۔

• اس جہاز میں سفر کرنے والے احباب کی تعداد 69 تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ اس جہاز میں سفر کرنے والوں میں امیر جماعت احمدیہ امریکہ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، محترمہ امۃ المصور صاحبہ اہلیہ امیر صاحب امریکہ اور محترمہ نقاشہ احمد صاحبہ، نائب امراء میں سے ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب، ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب، فلاح الدین شمس صاحب، وسیم ملک صاحب اور اظہر حنیف صاحب نائب امیر مبلغ انچارج شامل تھے۔

علاوہ ازیں عدیل عبداللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ، نیشنل جنرل سیکرٹری مختار ہلی صاحب، فیضان عبداللہ صاحب چیئرمین میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ، منعم نعیم صاحب چیئرمین ہیومنٹی فرسٹ امریکہ، شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر اور ڈاکٹر تنویر احمد صاحب بطور ڈیوٹی ڈاکٹر شامل تھے۔

اس کے علاوہ مختلف جماعتوں کے صدران، مربیان، نیشنل عاملہ کے مختلف سیکرٹریان اور دیگر جماعتی عہدیداران بھی شامل تھے۔

امریکن انیرلائن کے Eric Adduchio بطور کوآرڈینیٹر اس سفر میں شامل تھے۔

خلافت فلائیٹ

جو بورڈنگ پاس مہیا کیا گیا اس پر Khilafat Flight 2022 لکھا ہوا تھا۔ فلائیٹ کا نمبر KF-2022

تھا۔

بورڈنگ کارڈ کے ایک طرف یہ الفاظ درج تھے

Ahmadiyya Muslim Community USA (100) 1920 – 2020 Centennial
Khilafat Flight in the company of Hazrat Mirza Masroor Ahmad
Khalifatul Masih 5 (aba)

جہاز پر سوار ہونے سے قبل، سفر کرنے والے تمام احباب جہاز کے سامنے کھڑے تھے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تو تمام احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنانے کی سعادت پائی MTA نے یہ تمام مناظر فلمائے۔

• بارہ بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہوئے۔ بارہ بج کر 58 منٹ پر جہاز شکاگو کے انٹرنیشنل O, Hare ایئرپورٹ سے ڈیلس کے لیے روانہ ہوا اور قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد دو بج کر پچپن منٹ پر ڈیلس کے انٹرنیشنل Fort Worth ایئرپورٹ پر اتر اور ٹیکسی کرتا ہوا ایک ایسے Exit Gate پر آکر پارک ہوا جہاں سے باہر جانے کا راستہ انتہائی کم تھا اور قریب ہی گاڑیاں پارک کی گئی تھیں۔

جو نہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت ڈیلس خالد رحیم شیخ صاحب، مبلغ سلسلہ ڈیلس ظہیر احمد باجوہ صاحب اور صدر جماعت فورٹ ورثہ سعید چوہدری صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

• تین بج کر دس منٹ پر ایئرپورٹ سے ڈیلس جماعت کے مرکز ”مسجد بیت الاکرام“ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں نے قافلے کو Escort کیا اور راستہ کو ساتھ ساتھ کلیئر کیا۔ قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈیلس جماعت کے مرکز میں ورود مسعود ہوا۔

مسجد بیت الاکرام آمد

اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ڈیلس جماعت کے احباب جماعت اور امریکہ کی دوسری مختلف جماعتوں اور علاقوں سے حضور کے عشاق سینکڑوں کی تعداد میں صبح سے ہی یہاں ”مسجد بیت الاکرام“ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ مرد خواتین، بچوں، بوڑھوں کی ایک بڑی تعداد جو ایک ہزار سے زائد تھی اپنے آقا کی آمد کی منتظر اور زیارت کے لیے بے تاب تھی۔

ڈیلس کی مقامی جماعت کے علاوہ یہ عشاق Dallas (ڈیلس)

Austin, Houston, Fort Worth, Queens, Mary Land, Tulsa, North Vergenia, San Jose, Sandiago, South Virginia, Bay Point, Central Jersey, Lehigh Valley, Chicago, Richmond, North Jersey, Osh Kosh, Port Land, Brooklyn, Buffalo, Charlotte, Milwaki, York, Boston, Detriot, Kansas City, Long Island, Philadelphia, Pittsburg, Sacramento, Albama, Albany, Baltimor, Cleveland, Hawaii, Miami, Phoenix, Syracus, Wllingboro اور Tuscana

کی جماعتوں سے احباب آئے تھے۔

پھر بعض جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل سفر کر کے اپنے محبوب آقا کے استقبال کے لیے پہنچے تھے۔ میری لینڈ سے آنے والے 1367 میل، لاس اینجلس سے آنے والے 1433 میل، Queens سے آنے والے احباب 1578 میل اور سیائل سے آنے والے احباب 2095 میل کا طویل فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار اور استقبال کے لیے ڈیلس پہنچے تھے۔

• ان احباب مرد و خواتین میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے آقا کا دیدار کرنا تھا اور شرف زیارت پانا تھا۔ ان کا ایک ایک لمحہ بڑی بے تابی سے گزر رہا تھا۔

آخر وہ انتہائی مبارک اور ہر ایک کی زندگی کا یادگار لمحہ آن پہنچا جب ٹھیک تین بج کر 50 منٹ پر حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔

جو نہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو نائب صدر جماعت ڈیلس خالد ملک صاحب نے مجلس عاملہ جماعت ڈیلس کے ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ دوسری طرف احباب مسلسل والہانہ نعرے بلند کر رہے تھے۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! ”انی معک یا مسعود!“ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف احباب کے ہاتھ بلند ہو گئے۔ ہر ایک شرف زیارت سے فیض یاب ہو رہا تھا۔ خواتین اور بچیاں جہاں شرف زیارت کی سعادت پار ہی تھیں وہاں اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈیلس (Dallas) کا یہ پہلا دورہ تھا۔ آج ڈیلس کی سر زمین بھی ان خوش قسمت زمینوں میں شامل ہوں گی جہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کے مبارک قدم پڑے ہیں۔ اب اللہ کے فضل سے یہاں بھی ترقیات کے نئے راستے کھلیں گے اور ان شاء اللہ العزیز کامیابیوں اور فتوحات کے ایک نئے دور کا آغاز ہو گا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کا انتظام مسجد بیت الاکرام کے بیرونی احاطے میں واقع گیٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ حضور انور احباب جماعت کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج پانچ بج کر پندرہ منٹ پر مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ پر واپس جاتے ہوئے حضور انور یہاں کے مرکزی کچن میں تشریف لے آئے جو بطور لنگر خانہ کام کر رہا ہے اور یہاں احباب کے لیے کھانا تیار ہو رہا تھا۔

حضور انور نے انتظامیہ سے کھانے کے بارہ میں اور اس کی مقدار کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز فرمایا جو دیکھے کھانا پکانے کے لئے آپ نے رکھے ہوئے ہیں وہ سائز میں چھوٹے ہیں۔ منتظمین نے بتایا کہ وہ ایک ہزار افراد کا کھانا یہاں تیار کر سکتے ہیں۔ اس وقت شام کا کھانا یہاں تیار کیا جا رہا تھا۔ یہاں جائزہ کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد اور ملحقہ علاقے کی سجاوٹ

• مسجد بیت الاکرام اور اس سے ملحقہ آفس بلاک اور ہالز وغیرہ کو بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا ہے اور بیرونی احاطہ میں درختوں کو بھی رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا ہے۔ حضور انور کی رہائش گاہ پر بھی چراغاں کیا گیا ہے۔ دن ڈھلنے کے ساتھ ہی جماعت کا یہ مرکز جو چار ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا ہے روشنیوں سے مزین ہو جاتا ہے اور ایک بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ جماعت کا یہ مرکز مین ہائی وے پر واقع ہے۔ ہزار ہا مسافر وہاں سے گزرتے ہیں جو اس منظر کا نظارہ کرتے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الاکرام تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور کے دورہ مسجد فتح عظیم کی غیر معمولی میڈیا کوریج

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ زائن اور مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے حوالہ سے دنیا بھر میں غیر معمولی کوریج ہوئی ہے۔

1۔ امریکن نیوز ایجنسی (AP) Associated Press نے حضور انور کے دورہ زائن اور مسجد فتح عظیم کے اختتام کے حوالہ سے ایک مضمون شائع کیا جس کا عنوان ہے

Two Prophets, century old prayer duel inspire Zion Mosque

یعنی کہ وہ نبیوں کے درمیان صدیوں پرانا مباہلہ زائن مسجد کی بنیاد کا پس منظر ہے۔

اس میڈیا آؤٹ لیٹ کی ویب سائٹ کے مطابق تقریباً دنیا کی آدھی آبادی اس کے قارئین ہیں۔

• بعد ازاں یہ مضمون مجموعی طور پر دنیا کے 13 مختلف ممالک کے 412 آؤٹ لیٹس اور اخبارات میں شامل ہوا، بشمول واشنگٹن پوسٹ (Washington Post) اے بی سی نیوز (ABC News) ٹورنٹو اسٹار (Toronto Star The Hill) اور بہت سے دوسرے مشہور اخبارات ہیں۔ یہ ایسوسی ایٹڈ پریس (Associated Press) کے ٹاپ 10 مضامین میں شامل تھا۔

• اس مضمون میں بتایا گیا کہ

”زائن میں 115 سال پہلے ایک مقدس معجزہ ہوا تھا۔ دنیا بھر کے لاکھوں احمدی مسلمان اس پر یقین رکھتے ہیں۔ احمدی اس چھوٹے شہر کو جو شکاگو سے 40 میل شمال میں Michigan جھیل کے ساحل پر واقع ہے ایک خاص مذہبی حیثیت دیتے ہیں۔

اس شہر سے احمدی جماعت کا لگاؤ ایک صدی سے زیادہ پہلے مباہلہ اور ایک پیش گوئی کے ساتھ شروع ہوا۔

زائن شہر کی بنیاد 1900ء میں ایک مسیحی تھیو کریسی (Theocracy) کے طور پر جان الیگزینڈر ڈوئی نے رکھی تھی جو ایک Evangelist تھا اور ابتدائی پینٹی کوسٹل (Penticostal) مبلغ تھا۔ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ڈوئی کے اسلام کے خلاف بدزبانی اور حملوں کے جواب میں اسلام کا دفاع کیا اور صرف دعاؤں کا ہتھیار استعمال کر کے روحانی جنگ میں شکست دی۔

تقریباً تمام زائن کے موجودہ باشندوں کو اس پرانے دور کی مقدس لڑائی کا علم نہیں ہے لیکن احمدیوں کے لئے مقدس لڑائی وہ ہے جس نے شہر زائن کے ساتھ ایک ابدی تعلق قائم کیا ہے۔ دنیا بھر سے ہزاروں احمدی مسلمان اس صدی پرانے معجزے کو یاد کرنے کے لیے اور زائن شہر کی تاریخ اور ان کے عقیدے کے لیے اہم سنگ میل ”شہر کی پہلی احمدی مسجد کا افتتاح“ کو منانے کے لیے شہر میں جمع ہوئے ہیں۔

ڈوئی 1847ء میں اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا خاندان 1860 میں آسٹریلیا چلا گیا جہاں وہ چرچ کا پادری بن گیا۔

ڈوئی 1888ء میں آسٹریلیا چھوڑ کر امریکہ چلا گیا جہاں وہ اپنی شفا یابی کی Ministry کے ساتھ مشہور ہوا۔

اپنے پیروکاروں کے فنڈز استعمال کرتے ہوئے ڈوئی نے ایک ایسا یوٹوپیا (Utopia) قائم کرنے کی امید میں لیک کاؤنٹی، لینوائے (lake County, Illinois) میں 6000 ایکڑ زمین خریدی۔ اس شہر کے قوانین جو، تھیٹر، سرکس، شراب اور تمباکو سے منع کرتے تھے، اس نے قسم کھانے سے، تھوکنے، ناچنے، سور کا گوشت کھانے، سیپ (Oysters) اور ٹین (Tan) کے رنگ کے جوتوں پر بھی پابندی لگا دی۔ 1900ء میں بنایا گیا بڑا Shiloh Tabernacle زائن کا مذہبی مرکز بن گیا۔

یہ وہی جگہ تھی جہاں ڈوئی اپنی بڑھتی ہوئی سفید داڑھی کے ساتھ اور پرانے عہد نامے کے ایک اعلیٰ پادری کے چمکدار قلعی والے لباس میں ملبوس نمودار ہوا اور اپنے آپ کو ”Elijah the Restorer“ قرار دیا۔

اس نے افریقی امریکیوں کو زائن شہر میں جانے کی اجازت دی لیکن اس نے سیاستدانوں، طبی ڈاکٹروں اور مسلمانوں کے لیے سخت الفاظ کہے جن کا اظہار اس نے اپنے جریدے میں کیا۔

1902ء میں ڈوئی نے لکھا: ”یہ میرا کام ہے کہ میں مشرق و مغرب، شمال اور جنوب سے لوگوں کو اکٹھا کروں اور اس صیہون شہر کے ساتھ ساتھ دوسرے شہروں میں عیسائیوں کو آباد کروں یہاں تک کہ وہ دن آجائے جب محمدی مذہب اس دنیا سے مکمل طور پر ختم ہو جائے۔ اے خدا! ہمیں وہ دن دکھا۔“

احمدیہ مسلم جماعت زائن کے صدر طاہر صوفی نے جماعت کی نئی مسجد میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا ”ڈوئی ہماری تاریخ کا بھی ایک حصہ ہے۔“ جماعت نے اس مسجد کا نام فتح عظیم رکھا ہے جس کا انگریزی مطلب Great Victory ہے۔

یہ چالیس لاکھ ڈالر کی عمارت احمدیہ جماعت کے پرانے مرکز کی جگہ سے دو میل کے فاصلہ پر بنائی گئی ہے۔

اکتوبر میں افتتاح کے لیے یہ نئی جگہ تیار کرتے ہوئے صدر جماعت طاہر صوفی صاحب نے احمدیوں کی نسلوں کو سو سال قبل کے گزرے ہوئے واقعات کے بارے میں بتایا تھا۔ جب بانی سلسلہ احمدیہ جو انڈیا سے تھے انہوں نے ڈوئی کے اسلام کے خلاف نفرت بھرے الفاظ کے بارے میں سنا تو بانی جماعت احمدیہ نے اسے بد زبانی سے باز رہنے کی تاکید کی۔

احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے بانی جو 1835ء میں پیدا ہوئے، وہ مصلح تھے جن کی خوشخبری بانی اسلام نے دی تھی۔ ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد، حضرت عیسیٰ کے مثیل کے طور پر آمد ثانی ہیں۔

صوفی صاحب نے کہا جب ڈوئی نے بانی جماعت احمدیہ کے پیغام کو نظر انداز کیا تو 1902ء میں آپ نے زائن کے بانی کو ”دعا کی لڑائی“ یعنی مباہلہ کا چیلنج دیا۔ نیویارک ٹائمز اور اس وقت کے دیگر امریکی اخبارات میں اس چیلنج کو دو مسیحوں کے درمیان لڑائی کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ سچا نبی کون سا تھا اور سچا مذہب کون سا تھا۔ بانی جماعت احمدیہ نے تحریری طور پر زور دے کر کہا ”جو جھوٹا ہے وہ سچے نبی کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جائے گا۔“

ڈوئی نے آپ کے چیلنج کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور آپ کے بیانات کہ عیسیٰ انسان تھے، مصلوب ہونے سے بچ گئے اور اپنی باقی زندگی کشمیر میں گزاری پر طنز کیا۔ اس نے جواباً لکھا: ”کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے ایسے مجھروں اور کھیوں کا جواب دینا چاہیے۔“

اگلے سالوں میں ڈوئی کی شان و شوکت ختم ہونے لگی۔ 1905ء میں ڈوئی کا ایک لیفٹیننٹ ولبر وولیوانے اس چرچ کی قیادت سنبھالی جب ڈوئی پر اسراف اور فنڈز کے غلط استعمال کا الزام لگایا گیا۔ اس کے بعد ڈوئی کی صحت خراب ہو گئی۔ اس کا انتقال 1907ء میں فالج کے حملے کی وجہ سے ہوا۔

جب کہ حضرت مرزا غلام احمد نے ڈوئی کے انتقال کے ایک سال بعد 73 سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے پیروکار ڈوئی کے زوال اور موت کو اپنے بانی اور عقیدے کے لئے ایک عظیم فتح سمجھتے ہیں۔

• احمدیہ مسلم جماعت کے امریکی نمائندے امجد محمود خان صاحب نے کہا کہ دنیا بھر کے احمدیوں کے لئے اس مباہلہ نے بانی جماعت احمدیہ کے دعووں کی سچائی کی تصدیق کی۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو احمدی بچے دنیا بھر میں اپنے گھروں اور اپنی مساجد میں سن کر بڑے ہوتے ہیں۔

خان نے کہا ”چاہے آپ میامی (Miami)، مین (Maine)، ساؤتھ ڈکوتا (south Dicota) یا سیٹل (siattle) میں کسی احمدی سے بات کریں انہیں اس واقعہ کا ضرور پتہ ہو گا اور انہیں سمجھ بھی ہو گی کہ یہ کتنی بڑی فتح تھی۔“

انہوں نے مزید کہا کہ یہ نہیں ہے کہ وہ ڈوئی کے انتقال پر خوش ہیں۔ ”یہ قصہ اسلام پر جھوٹے الزامات کے مقابلے پر فتح ہے، اور یہ قصہ تعصب پر دعا کی فتح کا قصہ ہے۔“

• خان نے کہا کہ عالمی احمدیہ جماعت کے موجودہ رہنما اور خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نئی مسجد کا افتتاح کرنے کے لئے زائن تشریف لائے ہیں۔

زائن کی احمدیہ کمیونٹی کو اپنی خواتین کی حمایت حاصل ہے جنہوں نے قائدانہ کردار سنبھالنے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ افریقی امریکیوں کی بھی بڑی تعداد اس جماعت میں شامل ہے۔ زائن جماعت میں تقریباً نصف جماعت افریقی امریکن ہے۔

• احمدیہ مسلم جماعت کی خواتین کی صدر ضیاء طاہرہ بکر صاحبہ نے کہا کہ احمدی خواتین نے نئی مسجد کے لیے کل فنڈز کا تقریباً نصف حصہ دیا ہے۔ بکر جو افریقی امریکی ہیں نے تقریباً چالیس سال قبل اسلام احمدیت قبول کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ثقافت اور زبان کی رکاوٹوں پر قابو پانا مشکل نہیں ہے کیونکہ ان کے عقیدے نے تمام ثقافتوں کے احمدیوں کو ایک دوسرے سے محبت میں باندھ رکھا ہے۔ بکر نے کہا کہ میں نے جوانی میں چائے نہیں پی تھی اور نہ ہی مصالحہ دار کھانا کھایا تھا لیکن مجھے اب پسند ہے۔ جب آپ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں تو آپ یہ سب بھول جاتے ہیں کیونکہ آپ دل سے جڑے ہوتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مباہلہ اور ڈوئی کی موت نے احمدی مسلمانوں کے لیے زائن شہر میں خدمت کرنے کے راستے کھول دیے ہیں۔

ہم دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے ہیں کہ انہیں ہم مسلمانوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بکر نے کہا ”یہ ضروری ہے کہ ہم یہ کام اپنے بچوں کے لئے کریں تاکہ ہم ان تمام غلط فہمیوں کو دور کر سکیں۔“

احمدی اپنے مینار کی تعمیر میں آگے بڑھ رہے ہیں جو انہیں امید ہے کہ اگلے سال مکمل ہو جائے گا۔ مینار اسلام کی عالمی علامت ہے۔ مینار کی تعمیر ڈوئی کے عیسائی یوٹوپیا کے وژن (Vision) کے بالکل برعکس ہوگی۔

جلد ہی زمین سے 70 فٹ بلند مسجد کا مینار ڈوئی کے ہی شہر کاسب سے اونچا مینار ہو گا۔

امریکن نیوز ایجنسی (AP) کا یہ آرٹیکل امریکہ کے 200 اخبارات پر نٹ میڈیا میں اور 176 آن لائن اخبارات میں شائع ہوا ہے۔

• علاوہ ازیں کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ زائن اور مسجد فتح عظیم کے افتتاح کی کوریج بہت وسیع پیمانے پر ہوئی۔

• کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 بڑے اخبارات اور 6 آن لائن publications اور ایک ریڈیو اسٹیشن کے ذریعہ دورہ زائن کی کوریج ہوئی اور کینیڈا میں 8 لاکھ 57 ہزار لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔

امریکہ کینیڈا کے علاوہ یو کے، یونان، سیرالیون، تائیوان، انڈیا، ہانگ کانگ، بیرو، فلپائن، ساؤتھ افریقہ، تزانیا اور ویتنام کے آن لائن اخبارات نے بھی کوریج دی ہے۔

• امریکن نیوز ایجنسی (Associated Press) App جس کے ذریعہ زائن مسجد کے افتتاح کی خبر ساری دنیا میں پہنچی ہے اس کا تعارف درج ذیل ہے۔

• یہ دنیا کی سب سے بڑی نیوز ایجنسی ہے۔

• یہ اب تک جر نلزم کی دنیا کا سب سے بڑا ہائی ایوارڈ Pulitzer Prize 56 مرتبہ جیت چکے ہیں۔

• یہ نیوز ایجنسی گزشتہ 172 سال سے قائم ہے۔

• اور دنیا کے سو سے زائد ممالک میں 203 لوکیشن پر ان کے 378 نیوز روم ہیں۔ ان کے Offices ہیں۔

• 3300 کی تعداد میں ان کے ملازمین ہیں۔

• یہ سالانہ 510 ملین ڈالرز Revenue جزیٹ کرتے ہیں۔

• Religion News Service کے صحافی نے ہفتہ یکم اکتوبر کی شام حضور انور کا انٹرویو لیا تھا۔ اس کے بعد اس نے انٹرویو درج ذیل ہیڈنگ کے ساتھ شائع کیا۔

Ahmadi Muslims inaugurate new mosque on site of historic “Prayer Duel”

یعنی کہ احمدی مسلمانوں نے تاریخی مباہلہ کے مقام پر نئی مسجد کا افتتاح کیا۔

Religion News Services کے قارئین کی تعداد ماہانہ 22 لاکھ ہے۔

اخبار نے لکھا:

• دو آدمیوں نے جو خدا کی طرف سے نبی ہونے کا دعویٰ کرتے تھے خدا سے اپنے دعوؤں کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے دعا کی۔ ایک الیگزینڈر ڈوئی تھا عیسائی پادری جس نے الینوائے (Illinois) میں زائن شہر کی بنیاد رکھی۔ اس کے مقابلے پر جو چیلنج دینے والے تھے مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ تھے۔ چیلنج یہ تھا کہ جو پہلے مرے گا وہ ہارے گا۔ چنانچہ ڈوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اس حال میں مرا کہ اس کی فیملی نے بھی چھوڑ دیا تھا اور اس طرح اس چیلنج میں اس کی شکست ہوئی۔

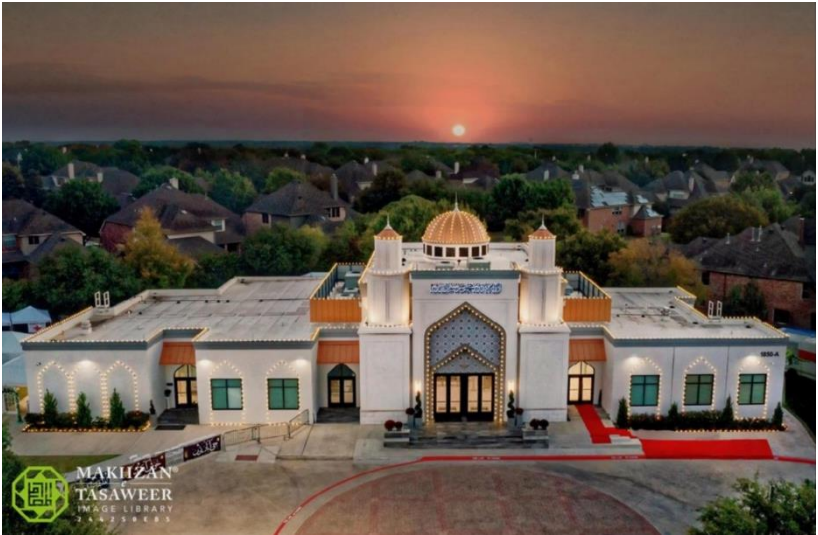
• حضرت مرزا مسرور احمد جو جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہیں نے فرمایا کہ اس مسجد کے نام پر جو فتح کا اشارہ ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کا حقیقی اور سچا آدمی کون ہے اور یہ کہ ہمیں تمام مذاہب کا احترام کرنا چاہیے۔

• لجنہ اماء اللہ خواتین کے گروپ نے مسجد کی تعمیر میں سب سے زیادہ حصہ ڈالا۔

• زائن ٹاؤن شپ سپر وائزر Cheri Neal کے مطابق ایک وقت تھا جب زائن کے کچھ باشندوں کو خدشہ تھا کہ احمدی مسلمان اس مباہلہ کی وجہ سے شہر پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ وہ کہتی ہیں کہ ان دنوں مباہلہ کا واقعہ زائن میں معروف نہیں ہے لیکن احمدیہ مسلم جماعت معروف و مشہور ہے۔ کہتی ہیں ”اگر آپ ان کے دلوں کو جانتے ہیں تو آپ جانتے ہیں کہ یہ قبضہ کرنے کی کوشش نہیں ہے بلکہ یہ ان کی یہاں کے لوگوں کی خدمت کرنے کی کوشش ہے۔“

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ عُمْرِهِ وَآخِرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 27 اکتوبر 2022ء)



مسجد بیت الاکرام ڈیلیس کی تختی کی نقاب کشائی اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری

(3/ اکتوبر 2022ء بروز سوموار)

(قسط 8)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بج کر 10 منٹ پر مسجد بیت الاکرام ڈیلیس میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ مختلف ممالک سے آنے والی فیکسز، ای میلز اور رپورٹس ملاحظہ فرمانے کے بعد ہدایات سے نوازا۔ یہاں امریکہ سے بھی روزانہ احباب جماعت کے خطوط موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور یہ خطوط بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 11 بج کر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 31 فیملیز کے 119 افراد نے اپنے پیارے آقا

سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز ڈیلس (Dallas) کی مقامی جماعت کے علاوہ، Tulsa, Los Angeles, Orlando, Austin, Portland, San Diego, Fort Worth, Georgia, Philadelphia, Houston کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

آج صبح بھی بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔

Orlando کی جماعت سے آنے والی فیملیز 1106 میل، San Diego سے آنے والی فیملیز 1379 میل جب کہ لاس اینجلس سے آنے والی فیملیز 1433 میل اور فلاڈیلفیا سے آنے والی فیملیز 1473 میل کا سفر طے کر کے اپنے آقا سے ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔ ان میں سے ہر ایک تسکین قلب پاتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفا یابی کے لیے دعا کی درخواست کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کی۔ مختلف مسائل اور مشکلات کا شکار لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لیے دعا کی درخواست کی۔ ہر ایک شخص دعاؤں کے خزانے لیے ہوئے باہر آیا اور اپنی مراد پا کر واپس لوٹا۔ دلوں کو سکینت حاصل ہوئی۔ ہر ایک اس بات سے بخوبی آگاہ تھا کہ یہی وہ چند لمحات جو ہم نے اپنے آقا کے قرب میں گزارے ہماری ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔

مسجد کی سختی کی نقاب کشائی

• ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی دیوار میں نصب سختی کی نقاب کشائی اور دعا کروائی۔

• بعد ازاں 1 بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں اور تاثرات

• پروگرام کے مطابق 6 بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 129 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج شام کو ملاقات کرنے والی فیملیز، Seattle, Dallas, Fort Worth, Houston, Austin, Georgia, San Diego اور Bay point سے آئی تھیں۔

آج بھی بعض فیملیز بڑا لمبا سفر طے کر کے آئی تھیں۔ جارجیا سے آنے والی فیملیز 798 میل، San Diego سے آنے والی فیملیز 1379 میل، Bay Point سے آنے والی فیملیز 1712 میل جب کہ سیائل سے ملاقات کے لیے آنے والی فیملیز 2095 میل کا طویل سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔

• یہ سبھی وہ لوگ تھے جن کی اکثریت اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے آقا سے شرف ملاقات کی سعادت پارہی تھی۔ ان کے جذبات، ان کی خوشی ناقابل بیان تھی۔

تاثرات

• عامر محمود ناگی صاحب جو جماعت Fort Worth سے آئے تھے کہنے لگے کہ ملاقات سے پہلے ہمیں اس بات کی فکر تھی کہ ہم حضور کے سامنے بات نہیں کر پائیں گے لیکن جب ہم اندر گئے تو ہمیں اس قدر تسکین ملی کہ ہم حضور کے سامنے کسی چیز پر بات کر سکتے تھے۔

• جارجیا جماعت سے آنے والے دوست کاشف محمود بٹ صاحب نے بتایا کہ حضور نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس دنیا میں مالی طور پر کیسے نوازا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ تم اس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور انفاق فی سبیل اللہ میں حصہ ڈالو۔

• ناصر راضی صاحب جو جماعت San Diego سے 1379 میل کا سفر طے کر کے ملاقات کے لیے آئے تھے، کہنے لگے کہ میرا نام پوچھنے پر حضور انور کو فوراً معلوم ہو گیا کہ میں کون ہوں۔ حضور میرے خاندان کے ممبران کو جانتے تھے، میں بہت حیران ہوا کہ حضور یہاں تک مجھے جانتے تھے کہ میری فیملی کے ممبران کہاں رہتے ہیں۔ حضور نے مجھے بتایا کہ آپ کی ایک پھوپھو جرمنی میں رہتی ہیں۔ ایک پھوپھو فرانس میں رہتی ہیں۔

ناصر راضی صاحب کی چھوٹی بیٹی کہنے لگی کہ آج میرے لیے یہ بہت ہی خاص لمحہ ہے میں اس دن کو کبھی نہیں بھولوں گی۔

• Dallas جماعت کے ایک ممبر حماد جاوید صاحب نے بتایا حضور کو اللہ تعالیٰ نے ایک رعب عطا فرمایا ہے۔ میں بات ہی نہیں کر سکتا تھا۔ میں ڈاکٹرز پر ہوں اور دن کے آخر وقت میں عام طور پر بہت کمزوری محسوس کرتا ہوں اور کوئی حرکت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن حضور انور کی صحبت میں جو چند لمحات گزارے تو میں نے محسوس کیا کہ میری ساری کمزوری جاتی رہی اور مجھ میں ایک نئی زندگی پیدا ہو گئی۔

• احمد جمال صاحب جو ہیوسٹن جماعت سے آئے تھے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ملاقات کے شروع میں مجھے بہت دکھ ہوا کہ میں حضور انور سے مصافحہ نہیں کر سکا۔ لیکن اسی لمحہ حضور نے میری انگوٹھی لے لی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی کے ساتھ مس کر کے تبرک کر دیا۔ میرے بیٹے کو بولنے میں رکاوٹ ہے تو حضور نے فرمایا کہ اسے کہو آہستہ بولے وہ بولنے میں بہتر ہو جائے گا۔

• آفتاب منیر صاحب جو جماعت Dallas کے ممبر ہیں کہنے لگے کہ میرے الفاظ میری خوشی کو بیان نہیں کر سکتے۔ مجھ جیسے کمزور انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بابرکت موقع عطا فرمایا۔ میں اللہ کے منتخب بندے کے سامنے تھا اور برکت حاصل کر رہا تھا۔

• جماعت Fort Worth سے آنے والے محمد Antwi صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور نے زیادہ تر گفتگو غانا کے بارے میں فرمائی۔ حضور انور کو غانا کے بارہ میں بہت کچھ یاد ہے۔ حضور انور نے میری بیوی کو بتایا کہ حضور میری بیوی کے گاؤں میں پڑھاتے تھے۔ حضور انور نے غانا کے کرپٹ سیاستدانوں کے بارہ میں بات کی اور فرمایا اگر وہ اپنے وسائل ایمانداری سے استعمال کریں تو غانا عالمی طاقت بن جائے گا۔

• ایک نوجوان خالد Antwi صاحب نے بتایا کہ حضور انور سے مجھے بہت تسکین ملی ہے۔ حضور انور نے مجھے تسلی دلائی کہ میرے کیریئر میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

• طاہر احمد ملک صاحب جماعت Dallas کے ممبر ہیں کہنے لگے کہ میرے دو بیٹوں نے غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کی ہے۔ میں نے حضور انور کو اپنی خواہش بتائی کہ میرا سب سے چھوٹا بیٹا احمدی لڑکی سے شادی کرے۔ اس پر حضور نے دعا دی۔

• ڈیلز جماعت کے ممبرانصر ملک صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور انور کو بتایا کہ میں اردو نہیں بولتا۔ اس پر حضور نے کہا تم ہمیشہ ایشیائی رہو گے اس لیے تم اپنی زبان سیکھو۔

حضور انور نے مجھے انگوٹھی دی اور کہا کہ میں یہ انگوٹھی تمہیں اس شرط پر دے رہا ہوں کہ تم احمدی لڑکی سے شادی کرو گے۔

• جماعت Astin سے ملاقات کے لیے آنے والے دوست عبدالباسط خان صاحب نے کہا میں نے بہت سے اہم مشہور لوگوں سے ملاقات کی ہے اور ان کے ارد گرد کبھی گھبراہٹ محسوس نہیں کی لیکن حضور انور سے ملاقات کر کے میں حضور کے سامنے نہ بول سکا اور نہ ہی منہ سے ایک لفظ بھی نکل سکا۔

• ڈیلز جماعت کے ایک نوجوان سید نعمان خضر صاحب بات کرتے ہوئے رونے لگے۔ ان سے پوری طرح بات نہیں ہو رہی تھی۔ کہنے لگے کہ میں نے حضور سے مل لیا مجھے زندگی میں اور کیا چاہیے۔ مجھے تو سب کچھ مل گیا ہے۔ حضور نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ تم آج مسجد میں نہیں تھے۔ حضور انور مصروف ترین شخصیت اور ایک انتہائی ادنیٰ خادم کو بھی یاد رکھا ہے۔

احباب کے ساتھ باربی کیوکا پروگرام

• ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بج کر 20 منٹ تک جاری رہا۔ آج شام جماعت ڈیلز (Dallas) نے اپنے مقامی احباب اور دوسری مختلف جماعتوں اور مقامات سے آنے والے تمام احباب اور دیگر مہمانوں کے لئے باربی کیوکا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان تشریف لے گئے اور احباب سے گفتگو فرمائی۔ باربی کیوکا کے مختلف حصوں سے کچھ لے کر تناول فرمایا اور اس طرح تبرک فرمایا۔ کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس تشریف لے آئے۔

راستہ میں ایک جگہ انور محمود خان صاحب (ایڈیشنل سیکرٹری تحریک جدید) اور امجد محمود خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت انور محمود خان صاحب سے دریافت فرمایا کہ زائن میں ہفتہ کی شام تقریب کے بعد مہمانوں نے نمائش دیکھی ہے۔ کتنے لوگوں نے نمائش دیکھی؟۔ اس پر انور محمود خان صاحب نے عرض کیا کہ دو صد (200) سے زائد غیر مسلم مہمانوں نے تقریب کے بعد آکر نمائش دیکھی اور سبھی متاثر ہو کر گئے ہیں۔

اسی طرح گیارہ صد (1100) سے زائد احمدی احباب نے نمائش کا وزٹ کیا ہے۔

امجد محمود خان صاحب نے بتایا کہ ایک عرب دوست نظام خطیب صاحب جو شکاگو کے رہنے والے ہیں اور سافٹ ویئر انجینئر ہیں انہوں نے نمائش دیکھنے کے بعد کہا کہ آپ نے جو کچھ پیش کیا ہے سب بہت اچھا ہے اور درست اور صحیح ہے۔ لیکن ایک بات ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف جماعت احمدیہ کا دفاع نہیں کیا بلکہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امت مسلمہ کا دفاع کیا ہے اور اسلام کے لئے ایک بہت عظیم خدمت کی ہے۔

۰ اس پر حضور انور نے فرمایا یہی بات تو میں نے کی ہے۔ ڈوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بد زبانی کرتا تھا اور اسلام کو مٹانے کا اعلان کرتا تھا۔ تب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے دفاع میں کھڑے ہوئے اور اس کو چیلنج کیا۔

۰ بعد ازاں حضور انور نے انتظامیہ سے دریافت فرمایا کہ آپ نے یہاں ہر طرف چرچاں کیا ہوا ہے یہاں اس سے ہمسایوں کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس پر عرض کیا گیا کہ یہاں اللہ کے فضل سے سب ٹھیک ہے۔ صرف مسجد کی تعمیر کے دوران ایک ہمسائے کو شکایت تھی کہ شور ہوتا ہے۔ اس پر فرمایا تعمیر کے دوران تو شور ہوتا ہی ہے۔

• ایک بڑے سائز کا جزیئر مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب کیا گیا تھا۔ حضور انور نے اس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ انتظامیہ نے عرض کیا کہ یہ بیک اپ کے لیے رکھا ہے۔ اگر کسی وجہ سے بجلی چلی جاتی ہے تو یہ خود بخود آن ہو جائے گا۔

• بعد ازاں 8 بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَآخِرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 28 اکتوبر 2022ء)





مسجد بیت الاکرام سے ملحقہ دوہالوں کا معائنہ اور ملاقاتوں کے سلسلہ کا تسلسل

(4/ اکتوبر 2022ء بروز منگل)

(قسط 9)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر دس منٹ پر مسجد بیت الاکرام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والی ڈاک، فیکسز، ای میلز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ یہاں امریکہ کی مقامی جماعتوں کی طرف سے بھی حضور انور کی خدمت میں بڑی کثرت سے خطوط موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ساتھ ساتھ انہیں بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

ملاقاتیں

• پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس پروگرام میں 26 فیملیز کے 126 ممبران نے اپنے آقا کے ساتھ

شرف ملاقات پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Dallas کی مقامی جماعت کے علاوہ دیگر 14 جماعتوں سے آئی تھیں۔ آج صبح بھی بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے ملاقات کے لیے پہنچے تھے۔

Maryland سے آنے والی فیملیز 1367 میل کا سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ جب کہ Sillicon Vally سے آنے والی فیملیز 1701 میل کا سفر طے کر کے اپنے آقا سے ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔ ملاقات کرنے والوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو زندگی میں پہلی بار حضور انور سے مل رہے تھے اور شرف دیدار سے فیضیاب ہو رہے تھے۔

تاثرات

• سیائل جماعت سے 2095 میل کا سفر طے کر کے آنے والے دوست نوید اقبال صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں چالیس سال بعد خلیفۃ المسیح سے ملا ہوں۔ آج مجھے ربوہ کے بابرکت دن یاد آئے ہیں۔ آج میری زندگی مکمل ہو گئی ہے۔ میں روحانی طور پر شفا یابی اور تندرستی محسوس کر رہا ہوں۔

• ذوالفقار احمد صاحب جو کہ Dallas سے آئے تھے بات کرتے ہوئے رونے لگ گئے۔ کہنے لگے کہ میں نے زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی ہے۔ مجھے اور کیا چاہیے۔ مجھے تو سب کچھ مل گیا ہے۔

• انیق راجہ صاحب جماعت ڈیلس نے بتایا کہ حضور انور نے مجھے انگوٹھی دی اور مجھے مقامی مربی کے قریب رہنے کی ہدایت کی۔ میں نے اپنے آقا سے مل کر اپنے دل میں ایک ایسا سکون اور اطمینان پایا ہے جس کو میں بیان ہی نہیں کر سکتا۔

• مبشرہ اختر صاحبہ جماعت Houston سے آئی تھیں۔ ان سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ یہ رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ میری ساری زندگی کی ایک ہی خواہش تھی کہ میں اپنے آقا سے ملوں۔ آج اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی ہے۔ میں نے صرف اور صرف حضور انور کے چہرہ مبارک میں نور پایا ہے۔

Houston • جماعت سے آنے والے ایک دوست واصل محمود صاحب نے بیان کیا کہ میں صرف اتنا کر سکتا تھا کہ حضور انور کا پُر نور چہرہ دیکھوں۔ بس میں چہرہ ہی دیکھتا رہا۔ میں ملاقات کے دوران کچھ نہیں کہہ سکا۔ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔

• ایک دوست شمیم احمد صاحب اپنی فیملی کے ساتھ Sillicon Vally سے 1701 میل کا لمبا سفر طے کر کے آئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور انور نے مجھے نصیحت فرمائی کہ شادی میں صبر انتہائی ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اپنی بیوی کے ساتھ تین چیزیں کرنی ضروری ہیں۔ اپنی آنکھیں بند کرو، اپنے کان بند کرو اور اپنا منہ بند رکھو۔ یہ ایک کامیاب شادی کا راز ہے۔

• جماعت Dallas کے ممبر مسعود احمد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور انور نے ہمیں وقت دیا اور بڑے صبر سے ہماری ہر بات سنی اور ہمیں مشورہ بھی دیا۔ حضور انور نے ہمیں انگوٹھیاں اور چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔ میری بیٹی نے قرآن کریم مکمل کیا ہے حضور انور نے ازراہ شفقت قرآن کریم پر دستخط فرمائے۔

• جماعت Marry Land سے 1367 میل کا سفر طے کر کے آنے والے دوست لطف الرحمن صاحب نے بتایا کہ میری بیٹی کو اس کی پہلی شادی میں کچھ مسائل درپیش تھے۔ حضور انور نے ہمیں بہت دعائیں دیں اور یقین دلایا کہ ان شاء اللہ حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ہمیں بہت سکون ملا۔

• جماعت Sacramento سے 1725 میل کا طویل سفر طے کر کے آنے والے افغانی احمدی دوست سید عبدالقادر احمد صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میں ابھی چند ماہ پہلے ہی افغانستان سے آیا

ہوں۔ حضور انور نے افغانستان میں پیچھے رہ جانے والے احمدیوں کے بارہ میں تفصیل سے پوچھا کہ کہاں ہیں، کتنے قید ہوئے ہیں۔ حضور انور نے احمدیوں کے حالات دریافت فرمائے۔ حضور انور کو میری قوم سے محبت ہے۔ افغانستان کے احمدیوں سے محبت ہے۔ حضور ہمارا بہت خیال رکھتے ہیں۔

• جماعت Dallas کے ممبر اظہر حسین صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں یہاں ایک ہفتہ سے ڈیوٹی کر رہا ہوں۔ لیکن آج میری زندگی کی انتہا تھی کہ میں اپنے پیارے آقا سے ملا۔ جب میری اور میری بیوی کی گزشتہ ملاقات ہوئی تھی تو حضور نے فرمایا تھا کہ اب بچہ پیدا کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اس کے چند دن کے بعد پتہ چلا کہ میری بیوی امید سے ہے۔ اب وہی بیٹی ہمارے ساتھ ملاقات میں شامل تھی۔ میں اللہ کا بہت شکر ادا کرتا ہوں کہ ہمیں ملاقات جیسی عظیم سعادت حاصل ہوئی۔

• ڈاکٹر مظفر احمد خان صاحب کا تعلق Dallas جماعت سے ہے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ میں ربوہ میں حضور کا کلاس فیلو تھا۔ اتنے عرصہ کے بعد حضور انور سے ملاقات ہوئی تو ایسا لگا کہ میں اپنے آقا کے ساتھ اپنے بچپن کی قیمتی یادوں کو دہرا رہا ہوں۔ یہ واضح تھا کہ حضور مجھے اب بھی اپنا پرانا دوست سمجھتے ہیں لیکن میں اب اپنے خلیفہ کے سامنے تھا۔

• جماعت Dallas سے ایک خاتون تانیہ حسین صاحبہ ملاقات کے لیے آئی تھیں۔ یہ بات کرتے ہوئے رونے لگ گئیں۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہنے لگیں کہ جب میں بچی تھی میں اپنی والدہ کے ساتھ جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہوتی تھی اور میں دیکھا کرتی تھی کہ جب بھی میری والدہ خلیفۃ المسیح کو دیکھتی تھیں تو وہ روتی تھیں۔ میں سوچا کرتی تھی کہ یہ کیوں رورہی ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی تھی۔ لیکن اب میں جوان ہو گئی ہوں۔ میری بھی بچے ہیں۔ میں والدہ بن گئی ہوں۔ آج میری حضور سے ملاقات ہوئی ہے۔ اب مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ میری والدہ کیوں روتی تھیں۔ ایک خدائی شخصیت کے سامنے ہونا ناقابل یقین ہے۔ حضور انور کو دیکھ کر مجھے اللہ کے قریب ہونے کا احساس ہوتا ہے۔

• ملاقاتوں کے آخر پر مسجد تعمیر کمیٹی Dallas کے ممبران نے بھی ملاقات کا شرف پایا اور بعد ازاں حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

• بعد ازاں ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد اور ملحقہ جگہ کا معائنہ

• پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے تشریف لائے اور مسجد بیت الاکرام اور اس سے ملحقہ آفیسرز اور ہالز وغیرہ کا معائنہ کیا۔

ہماری یہ مسجد Allen کے علاقہ میں ہے۔ Allen سٹی کے میئر Ken Fulk صاحب حضور انور سے ملنے کے لیے آئے ہوئے تھے اور ایک طرف انتظامیہ کے ساتھ کھڑے تھے۔ موصوف نے حضور انور کو اس شہر میں آمد پر خوش آمدید کہا اور بتایا کہ وہ حضور سے ملنے کے لیے آئے ہیں۔ شاید وہ کسی دوسرے پروگرام کی وجہ سے مسجد کی تقریب میں شرکت نہ کر سکیں اور اپنی جگہ کسی اور کو بھجوائیں گے۔ حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا کہ وہ خاص ملنے کے لیے آئے ہیں۔

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ملٹی پریز دو ہالوں کا معائنہ فرمایا۔ 1996ء میں ڈبلس جماعت کی پہلی مسجد کے لیے چار ایکڑ کا پلاٹ 96 ہزار ڈالرز میں خرید ا گیا تھا۔ 2002ء کے آغاز میں ان دو ہالوں کی تعمیر شروع ہوئی تھی جو اسی سال مکمل ہو گئی۔ ان دونوں ہالوں کی تعمیر پر 6 لاکھ 60 ہزار ڈالرز کا خرچہ آیا تھا۔ معائنہ کے دوران انتظامیہ نے بتایا کہ یہ دونوں ہال قبلہ رخ تعمیر کئے گئے تھے اور مسجد کی تعمیر تک قریباً 19 سال یہ دونوں ہالز مرد اور خواتین کے لیے بطور مسجد استعمال ہوتے رہے۔ اب اس وقت یہ خواتین کے لیے بطور ڈائمنگ ہالز استعمال ہو رہے ہیں۔ ان دونوں ہالوں کا قبة پانچ ہزار مربع فٹ ہے۔

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا۔ بعد ازاں حضور انور خواتین کی مسجد والے حصہ میں تشریف لائے اور نماز ہال، لجنہ کے آفیسز، کچن اور بچوں کے لئے مخصوص جگہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے مسجد کے مردانہ حصہ میں تشریف لا کر مختلف آفیسز اور لائبریری کا معائنہ فرمایا۔

مردوں اور خواتین کے مسجد کے ہالوں میں 450 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس کے علاوہ دونوں لابیوں میں بھی دو سو پچاس نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔

مسجد، مربی ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، ہال، آفسز اور کچن وغیرہ سب شامل کر کے تعمیر شدہ رقبہ تقریباً 19 ہزار مربع فٹ ہے۔

اس سارے پروجیکٹ پر کل خرچ 4.8 ملین ڈالر ہوئے۔

ملاقاتیں

• معائنہ کے بعد چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں آٹھ فیملیز اور چار گروپس نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والے افراد کی تعداد 88 تھی۔ ان سبھی فیملیز اور گروپس نے انفرادی طور پر حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب امریکہ کی مختلف 19 جماعتوں سے آئے تھے۔ آج بھی بعض احباب بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنے آقا سے ملاقات کرنے کے لیے پہنچے تھے۔ یہ لوگ یہاں حضور انور ملاقات کی سعادت پاتے ہیں وہاں حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی بھی توفیق پاتے ہیں۔

آج جماعت Buffalo سے آنے والے 1352 میل، جماعت نیویارک سے آنے والے 1564 میل اور Silicon Vally سے آنے والے 1701 میل، Sacramento سے آنے والے احباب اور فیملیز 1725 میل اور سیائل سے آنے والے 2095 میل کا طویل سفر طے کر کے ملاقات کے لیے پہنچے تھے۔

• آج بھی بہت سے لوگ ایسے تھے جن کی حضور انور کے ساتھ یہ پہلی ملاقات تھی۔

ملاقاتیوں کے تاثرات

• جماعت Tulsa سے آنے والے ایک دوست بشارت الرحمن صاحب کہنے لگے کہ آج کی ملاقات میرے لیے ایک خواب تھی۔ میں چند سال پہلے بنگلادیش سے آیا تھا۔ میں امریکہ کے ایک ایسے علاقے میں ہوں جہاں احباب جماعت کی تعداد کم ہے۔ حضور انور نے مجھے فرمایا کہ آپ کی جماعت چھوٹی ہے اس لیے آپ کو جماعت منظم کرنے اور تعداد بڑھانے کے لیے زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا اپنی جماعت کے لئے زیادہ وقت دیں اور دعا کریں۔ اب میں ذمہ داری کے بڑھتے ہوئے احساس کے ساتھ اپنے شہر واپس جا رہا ہوں۔

• ایک صاحب منیر احمد باجوہ صاحب جماعت Dallas سے ملاقات کے لیے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میری شادی کو چالیس سال ہو چکے ہیں لیکن یہ پہلا موقع ہے جب ہم میاں بیوی کی حضور سے اکٹھی ملاقات ہوئی ہے۔ میں امیر جماعت امریکہ کا ربوہ میں کلاس فیلو تھا۔ ملاقات میں میں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ اب میں ریٹائر ہو گیا ہوں مجھے خدمت کا موقع دیں۔ تو حضور انور نے مسکرا کر فرمایا کہ جاؤ اور اپنے کلاس فیلو سے پوچھو۔

• ایک دوست ظفر کشمیری صاحب جماعت ڈیلز نے بتایا کہ میری زندگی میں حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ ملاقات کا احوال میرے لیے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ میں نے حضور انور کے وجود میں ایک کشش دیکھی ہے۔ کہنے لگے کہ میں ملاقات میں خاموش تھا اور اپنی بیوی کو بات کرنے کا موقع دے رہا تھا۔ حضور نے مجھے فرمایا کہ اتنے خاموش کیوں ہیں بات کریں۔ کہنے لگے کہ میں ایک باورچی ہوں۔ مجھے پاکستان میں کچھ بھی نہیں سمجھا جاتا تھا لیکن میں جماعت کی وجہ سے امریکہ آسکا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے جماعت کے ذریعہ عزت دی اور آج میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے آقا سے ملنے کا موقع عطا فرمایا۔

• اشفاق منہاس صاحب Dallas جماعت سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ حضور نے مجھے انگوٹھی عطا فرمائی۔ میں جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور انور کے گھر ہی ٹھہرتا تھا۔ تو آج جب میں نے انگوٹھی کی درخواست کی تو حضور انور نے فرمایا کیونکہ آپ ہمارے گھر میں مہمان رہے ہیں تو میں آپ کو ایک انگوٹھی دیتا ہوں حالانکہ آپ تو کئی سالوں سے شادی شدہ ہیں۔

• ایک خاتون حمیر احمد صاحبہ جماعت Houston سے آئی تھیں۔ بہت جذباتی کیفیت تھی۔ کہنے لگیں کہ میری نوجوان بیٹی ملاقات میں میرے ساتھ تھی۔ وہ ڈپریشن کی مریضہ ہے۔ تو میں نے حضور انور سے درخواست کی کہ اس کے لیے دعا کریں۔ حضور انور نے دعائیں دیں اور تبرک بھی دیا۔ میرے دل کو تسلی ہوئی اور بہت سکون ملا کہ حضور اس بچی کے لئے دعا کر رہے ہیں۔

• جماعت Dallas کی ممبر زینب احمد صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ آج مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی نعمت ملی ہے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگ سکتی تھی۔ میری خواہش پوری ہو گئی۔ میں نے حضور سے مل لیا۔ یہ کہہ کر رونے لگ گئیں اور ان سے مزید بات نہیں ہو رہی تھی۔ کہنے لگیں کہ میں ایک بوڑھی عورت ہوں اور آج یہ دن میری زندگی کا سب سے بڑا خوش نصیب دن ہے۔

• ایک دوست و سیم احمد میر صاحب ہوسٹن جماعت سے آئے تھے۔ ملاقات کر کے جو نبی باہر نکلے تو رونے لگ گئے۔ بات بھی نہیں کر سکتے تھے۔ صرف یہ کہا کہ میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

• محمد رضوان جاوید صاحب جو جماعت Fort Worth سے آئے تھے کہنے لگے کہ امیگریشن مسائل کی وجہ سے میں گزشتہ 13 سالوں سے اپنی فیملی سے نہیں ملا۔ اس کی وجہ سے میں پریشان تھا اور کئی سالوں سے میرے دل و دماغ میں بہت تھکاوٹ تھی لیکن حضور سے ملنے کے بعد ساری تھکاوٹ دور ہو گئی ہے۔ حضور انور نے میرے لئے دعا کی ہے۔ اب میرے دل میں سکون اور راحت ہے۔

• ڈیلس جماعت کے ایک دوست محمد احمد خان صاحب کہنے لگے کہ آج حضور سے ملاقات میری زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ میں حضور انور سے ملنے کے لیے بے چین تھا۔ حضور نے میری بے چینی کو دور کر دیا۔

• ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَآمَرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 03 نومبر 2022ء)



واقفین نو و واقفات نو اور میڈیکل ایسوسی ایشن کی حضور سے ملاقاتیں اور ان کی رہنمائی، رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ مجھے بہت پسند ہے (خلیفۃ المسیح)

(5/ اکتوبر 2022ء بروز بدھ)

(قسط 10)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر دس منٹ پر مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 31 خاندانوں کے 105 افراد نے اپنے

پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور جو چھوٹی عمر کے بچے اور بچیاں تھے انہیں چو کلیٹ عطا فرمائیں۔

• آج Dallas کی مقامی جماعت کے علاوہ درج ذیل دس جماعتوں سے احباب جماعت اور فیملی ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔

Fort Worth, Sacramento, Houston, Georgia, Austin, Las Vegas, Silicon Valley, Los Angeles, Kansas City, Kentucky.

آج بھی بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنے آقا کے ساتھ ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔ ان میں سے Las Vegas سے آنے والی 1221 میل اور Cilicon Valley سے آنے والی 1701 میل جبکہ لاس اینجلس سے آنے والے احباب اور فیملی 1433 میل کا طویل سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ علاوہ ازیں پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔

• آج بھی ملاقات کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مل رہے تھے اور انہیں اپنے آقا کے قرب میں چند گھنٹیاں گزارنے کی سعادت نصیب ہو رہی تھی۔

تاثرات

• ایک دوست سید عرفان احمد صاحب جن کا تعلق جہلم پاکستان سے ہے کہنے لگے کہ میں بہت خوش قسمت ہوں کہ میری حضور انور سے ملاقات ہوئی ہے۔ آج یہاں آنا میرے لیے ایک معجزہ ہے۔ کیونکہ میرا ویزا تین دفعہ ریجیکٹ ہوا تھا لیکن حضور انور کے دورہ امریکہ سے پہلے میرا ویزا الگ گیا۔ جو میرے لئے کسی

معجزے سے کم نہ تھا۔ آج میری حضور انور سے زندگی میں پہلی ملاقات تھی۔ حضور نے باوجود وقت کم ہونے کے میری ساری باتیں سنیں اور ہر بات کا جواب دیا اور رہنمائی فرمائی۔ آج میں بہت خوش ہوں۔

• ایک دوست سید فہیم احمد صاحب کہنے لگے کہ جب ہم ملاقات کے لیے دفتر میں داخل ہوئے تو صرف ہمیں دیکھ کر اور تعلق پوچھ کر حضور انور کو سارا پتہ لگ گیا تھا کہ ہمارا کونسا خاندان ہے اور میرا خاندانی پس منظر کیا ہے۔ میں نے بعض امور میں حضور انور سے رہنمائی لی۔ حضور انور نے فرمایا آپ فکر نہ کریں ان شاء اللہ کام ہو جائے گا۔ مجھے بہت تسلی ہوئی۔ میں حضور انور سے دعائیں لے کر واپس آگیا۔

• ایک دوست آصف احمد شیخ صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ میں ملاقات کا احوال کیسے بیان کروں۔ ہم غانا میں تین سال رہے۔ حضور انور نے اس بارہ میں ہم سے پوچھا۔ میرے والد شہید ہو گئے تھے تو پھر ہم ماموں کے ساتھ رہے۔ حضور انور نے ہمیں غانا بھجوایا تھا۔ حضور کو سب کچھ یاد تھا۔ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ میں نے اس سے قبل حضور سے کبھی ملاقات نہیں کی تھی۔ میرے والد 2006ء میں کراچی میں شہید ہوئے تھے۔ 2007ء میں میرے والد کے ماموں شہید ہو گئے تھے اور اسی سال میرے چچا بھی شہید ہو گئے تھے۔ ہمارے خاندان کو اس لیے نشانہ بنایا گیا کہ ہم سب جماعت کے فعال رکن تھے۔ ہم خلافت کی برکتوں سے ہی امریکہ پہنچے ہیں اور آج ہمیں ملاقات کی یہ عظیم نعمت عطا ہوئی۔

• ایک دوست طاہر سید صاحب نے عرض کیا کہ آج حضور انور سے ملاقات میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ میں اسے کبھی بھلا نہیں سکتا۔ یہ میری زندگی کا سرمایہ ہے۔ میں نے چند لمحات اپنے آقا کے ساتھ گزارے ہیں تو مجھے بہت سکون اور راحت ملی ہے۔ میرا دل تسکین سے بھر گیا ہے۔

• ایک خاتون امینہ رحمان صاحبہ کہنے لگی کہ جب ہماری باری آئی تو میرا دل دھڑک رہا تھا۔ میں یہی سوچ رہی تھی کہ میں کس طرح حضور کو دیکھ سکوں گی۔ اس نورانی چہرہ کو کیسے دیکھوں گی۔ ہمیں تو ایسے لگ رہا تھا جیسے ہم جنت میں آگئے ہیں۔ ہر طرف سکون ہی سکون تھا۔ میں اپنی کیفیت بیان نہیں کر سکتی۔ میرا

جسم اور ہاتھ اسی وقت ہی کاٹنے لگے تھے جب ہمیں اطلاع ملی تھی کہ ہماری ملاقات ہوگی اور ہم حضور کے پاس جا رہے ہیں۔

• ایک دوست روحان اللہ خان شاہد صاحب جماعت Kentucky سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں نے اپنے پیارے آقا کا مبارک چہرہ دیکھنے کے لیے 15 گھنٹے کا سفر کیا۔ دل میں سوچ کے آئے تھے کہ حضور سے یہ بات کریں گے۔ لیکن یہاں آکر کچھ نہیں کہا گیا۔ بس ہم حضور کا چہرہ دیکھتے رہے۔ حضور باتیں کرتے رہے۔ یہ خلیفہ کا پیار ہے جو آج ہمیں نصیب ہوا ہے۔

• ایک نوجوان سلمان داؤد منیر صاحب ہیوسٹن سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ 15 سال بعد ہماری ملاقات ہوئی ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت ہمارے خاندان کے ہر فرد سے بات کی۔ میں گزشتہ تین سال سے ہیوسٹن کا قائد خدام الاحمدیہ ہوں۔ میں نے ہیوسٹن کے خدام کے لیے دعا کی درخواست کی۔ مجھے اپنی آنکھوں میں کوئی مسئلہ درپیش ہے اس کے لئے میں نے حضور سے دعا کی درخواست کی۔ اب مجھے دل میں سکون اور اطمینان ہے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا اور مجھے کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

• ہیوسٹن سے ایک دوست Colbura Tucker صاحب ملاقات کے لیے آئے تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ میں ایک کیتھولک تھا۔ میں نے کچھ عرصہ پہلے احمدیت قبول کی ہے۔ پوپ کو ملنا تو بہت مشکل ہے۔ پوپ تک رسائی آسان نہیں ہے جبکہ حضور کو ملنا آسان ہے۔ ہر ایک احمدی حضور سے مل سکتا ہے۔

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ کے عہدیداران کی حضور سے ملاقات اور ہدایات

• ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد ”احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ“ کے عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔ عہدیداران میں ڈاکٹر فیضان عبداللہ ہاگورا صاحب

پریذیڈنٹ میڈیکل ایسوسی ایشن، ڈاکٹر نعیم لغمانی صاحب وائس پریذیڈنٹ، ڈاکٹر مبشر احمد ممتاز صاحب جنرل سیکرٹری اور ڈاکٹر ناصر تنولی صاحب فنانس سیکرٹری شامل تھے۔

• حضور انور کی خدمت میں ایسوسی ایشن کی طرف سے رپورٹ پیش کی گئی کہ اس وقت امریکہ میں ہمارے ڈاکٹرز کی تعداد 544 ہے۔ گزشتہ تین ہفتوں میں 70 ڈاکٹر ہماری تجدید میں شامل ہوئے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ آپ کی ممبر شپ میں ان شاء اللہ مزید اضافہ ہو گا۔ پاکستان سے کئی ڈاکٹرز ابھی حال ہی میں آئے ہیں اور مجھ سے ملے بھی ہیں۔ اس طرح بہت سارے میڈیکل اسٹوڈنٹ بھی اپنی پڑھائی مکمل کر رہے ہیں۔

• حضور انور نے فرمایا احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آسٹریلیا بہت عمدہ رنگ میں کام کر رہی ہے۔ خصوصاً ملائیشیا، تھائی لینڈ میں وہ اسٹلم سیکرز کے علاج وغیرہ کے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ وہ باقاعدہ ماہانہ رقم بھی بھجواتے ہیں اور بعض مریضوں کے علاج آپریشن وغیرہ پر بہت زیادہ اخراجات آتے ہیں۔ میڈیکل ایسوسی ایشن آسٹریلیا یہ بھی برداشت کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس طرح طاہرہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے مشینری اور آلات وغیرہ بھی بھجواتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ امریکہ کی ایسوسی ایشن زیادہ بڑی اور مضبوط ہے اور زیادہ مالی فراخی اور کشائش رکھتے ہیں آپ کو بھی ان ممالک میں ضرورت مندوں کی مدد کرنی چاہئے۔

• حضور انور نے فرمایا میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ صرف گوٹے مالا پر ہی توجہ نہ دے بلکہ آپ نے افریقہ اور ربوہ پر بھی توجہ دینی ہے۔

حضور انور نے فرمایا مغربی اور مشرقی افریقہ میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں مدد کی ضرورت ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی ایسوسی ایشن شعبہ وقف نو سے بھی رابطہ رکھے اور واقفین نو کی شعبہ میڈیسن میں کیریئر پلاننگ کے حوالہ سے رہنمائی کرے۔

• صدر صاحب میڈیکل ایسوسی ایشن نے عرض کیا کہ کیا احمدی خواتین ڈاکٹرز کی علیحدہ ایسوسی ایشن بنائی جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا علیحدہ ایسوسی ایشن بنانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ آپ کی ایسوسی ایشن کا حصہ ہیں۔ اس بارہ میں احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن یو کے کو Follow کریں۔

حضور انور نے فرمایا ہماری خواتین ڈاکٹرز پروفیشنل ہیں اور ان کو آپ اپنی ایسوسی ایشن میں کوئی آفس عہدہ دے سکتے ہیں۔ صدر لجنہ اور سیکرٹری امور عامہ سے تصدیق کے بعد ہی عہدہ دینے کے لیے خواتین کی نامزدگی ہوگی۔ الیکشن نہیں ہوگا۔

• صدر صاحب ایسوسی ایشن نے عرض کیا کہ ہم اپنی کانسی ٹیوشن کو اپ ڈیٹ کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ آپ نے جو بھی تبدیلیاں اضافہ تجویز کرنا ہے وہ کر کے مجھے منظوری کے لیے بھجوائیں۔

• حضور انور نے فرمایا: اپنے ڈاکٹرز کو فعال کرنے کے لیے وقف عارضی کی تحریک کریں۔

• حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنے خدمت کے پروگراموں کے لیے ہیومنٹی فرسٹ سے بھی رابطہ کریں اور تعاون کریں۔

• حضور انور نے فرمایا کہ ریجنل سطح پر یا ایٹیٹ کی سطح پر آپ کو جو کو آرڈینیٹر کی ضرورت ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مرد ہو یا عورت بس قابل اور محنتی ہونے چاہئیں۔ کچھ علاقوں میں خواتین کو اور کچھ علاقوں میں مرد ڈاکٹر حضرات کو کو آرڈینیٹر کے طور پر رکھا جاسکتا ہے۔

• حضور انور نے تاکید ہدایت فرمائی کہ وہ لوگ جو نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اپنے چندے ادا کرتے ہیں۔ انہیں ایسوسی ایشن کے عہدے پر منتخب کیا جانا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ جو نماز ہی نہیں پڑھتے یا چندہ نہیں دیتے انہیں عہدے دار بنادیا جائے۔

• حضور نے فرمایا ایسوسی ایشن کا پروفیشنل باڈی ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ مذہبی ذمہ داریوں سے آزاد ہیں۔

• ایک سوال کے جواب میں حضور نے ہدایت فرمائی کہ نرسوں اور دوسرے ایڈمن اسٹاف ممبران کو عاملہ میں عہدہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ان کی کامیابیوں اور ان کے لئے ایک خاص معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی جماعت کی خدمات میں ان کو سرٹیفکیٹ دیے جاسکتے ہیں۔

• احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن یو ایس اے کی یہ ملاقات ایک بچ کر تیس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں انتظامیہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاکرام تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

واقعات نو کی حضور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاکرام کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں واقعات نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ امریکہ کی 22 جماعتوں سے 84 واقعات اس کلاس میں شامل ہوئیں۔

• پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ فزہ احمد صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ سعدیہ چوہدری صاحبہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں اہلہ العلیم زین وہاب کریم صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

حدیث مبارکہ کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ عائشہ سمیع صاحبہ نے پیش کیا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں وہ ایمان کا مزہ پالیتا ہے۔ وہ شخص جس کو اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے تمام چیزوں سے بڑھ کر پیارے ہوں اور وہ جو کسی شخص سے محبت رکھے اور محض اللہ تعالیٰ ہی کے لئے اس سے محبت رکھے اور وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے چھڑایا ہو اور پھر اس کے بعد وہ کفر میں لوٹنا ایسا ہی ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالا جانا۔

اس کے بعد عزیزہ امہ الشافی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ آسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہئے۔ کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے۔ کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟۔ پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو تا کہ تم خدا کے محبوب بنو۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 70)

• بعد ازاں عزیزہ نشیمنہ خندکار صاحبہ نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

• اس کے بعد سیدہ سلمانہ محمود صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام

وہ بھی ہیں کچھ جو کہ تیرے عشق سے مخمور ہیں
دنیوی آلائشوں سے پاک ہیں اور دور ہیں

خوش الحالی سے پیش کیا۔ اردو نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزہ فریحہ احمد صاحبہ نے پیش کیا۔

واقعات نو کے حضور انور سے سوالات اور ان کے جوابات

• ایک واقعہ نور الدایمان احمد نے یہ سوال پوچھا کہ پیارے حضور نے وباء کے بعد پہلے ملک امریکہ تشریف لانے کا فیصلہ کیا۔ پیارے حضور کس طرح فیصلہ کرتے ہیں کہ کن ممالک کا دورہ کرنا ہے اور کب؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں تھا۔ مجھے صرف جماعت احمدیہ امریکہ نے بلایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ زائن مسجد اور ڈیلز مسجد کے افتتاح کا پروگرام ہے۔ اس لیے مجھے یہاں کا دورہ کرنا چاہئے۔ تو یہی وجہ ہے جس کی بنیاد پر میں امریکہ آیا ہوں۔ اگر کوئی اور جماعت مجھے دعوت دیتی تو میں امریکہ سے پہلے وہاں ہی جاتا۔ تو اس میں کچھ خاص نہیں ہے۔ صرف آپ کی دعوت خاص ہے۔ اس لیے آپ لوگ خاص ہیں۔

• ایک واقعہ نوسیدہ و سیمہ صدف نے سوال کیا کہ کیا واقعات نو کے لیے سائیکولوجی (Psychology) اور کونسلنگ (Counseling) کی تعلیم حاصل کرنا جائز ہے؟ یا ڈاکٹر اور اساتذہ بننا بہتر ہے؟

• اس پر حضور انور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر کوئی تعلیم جو دنیا کے لیے مفید ہے واقعات نو کے لئے جائز ہے۔

Counseling اور Psychology کی آج کل بہت ضرورت ہے کیونکہ اس دور میں بہت سے مسائل ہیں جن کا لڑکیوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے اور جب وہ ان مسائل کا سامنا کرتی ہیں تو انہیں ان کے علاج کے لیے کسی Psychiatrist یا Psychologist کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں کسی ایسے ماہر کی ضرورت

ہے جو ان کی بات سنے اور ان کے معاملات کو سنبھالے۔ اس لئے اس میدان میں جانا جماعت کے لیے بہت مفید ہے۔

• ایک واقعہ منیفہ ایمان طارق نے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ فرشتے ایک دوسرے سے کیسے رابطہ یا Communicate کرتے ہیں؟

• اس پر حضور انور نے جواب فرمایا کہ وہ کس طریقے سے آپس میں بات کرتے ہیں وہ مجھے نہیں معلوم۔ لیکن فرشتوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام بھی ہیں۔ اسرافیل علیہ السلام بھی ہیں اور بھی کافی تعداد میں فرشتے ہیں جو ان کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ تو وہ آپس میں کیسے بات چیت کرتے ہیں خدا بہتر جانتا ہے۔ لیکن ایک نظام ہے جس میں وہ اپنے ماتحتوں سے کہتے ہیں کہ یہ پیغام اس کو یا اس تک پہنچادیں۔ لہذا صرف ایک سیکنڈ میں اگر وہ اپنا پیغام پوری دنیا میں ہر جگہ جہاں دن ہو یا رات پہنچانا چاہیں تو فرشتے اپنے فرائض ادا کر دیں گے۔ وہ یہ کیسے کرتے ہیں؟ یہ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

• ایک واقعہ نونا احمد نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ نیکی یا برائی کے اختیار کو کیسے استعمال کرتا ہے کیا اللہ نے جانوروں کو بھی Free Will سے پیدا کیا ہے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آزادی دی ہے اور آپ کو واضح بتا دیا ہے کہ یہ بری چیزیں ہیں اور یہ اچھی چیزیں ہیں۔ اگر تم اچھے کام کرو گے تو تمہیں اجر ملے گا۔ یہ برے کام ہے اگر تم یہ برے کام کرو گے تو اس کا مطلب ہے کہ تم شیطان کی پیروی کر رہے ہو۔ تمہیں اس کی سزا ملے گی یا اللہ چاہے تو معاف کر سکتا ہے۔ لیکن جانوروں کے لیے کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ ان کی فطرت میں ہے کہ انہیں وہی کرنا ہے جس کے لیے اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے بکری اپنی فطرت کی پیروی کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی اور شیر اپنی جبلت کی پیروی کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا۔ شیر کی فطرت ہے کہ وہ اپنا پیٹ بھرنے کے لیے دوسروں پر حملہ کرتا ہے۔ یہ بکری کی فطرت ہے کہ وہ گھاس چرتی ہے۔ پھر اللہ نے

جانوروں کو انسانوں کی خوراک کے طور پر پیدا کیا۔ گائے سے آپ کو دودھ اور گوشت ملتا ہے۔ چنانچہ ہر جانور کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے استعمال کے لیے پیدا کیا ہے۔

• ایک واقعہ نو ماہین ورائج احمد نے سوال کیا کہ ہم اللہ کی صفات کو اپنی زندگیوں میں کیسے اپنا سکتے ہیں؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ اللہ کی صفات کو دہراتے رہیں گے اور ان کے معنی جان لیں گے تو یہ آپ کی عادت بن جائیگی۔ پھر اسی طرح ذکر الہی کی عادت ہو جائے گی اور جب آپ کو اللہ کی مدد کی ضرورت ہو یا آپ چاہتے ہیں کہ کسی خاص معاملے میں آپ کی دعا قبول کرے تو آپ اس خاص صفت کو دہرائیں جو اس معاملے سے متعلق ہے۔ اس لئے جب بھی آپ دعا کر رہے ہیں تو آپ ان صفات میں سے کسی ایک کو اپنائیں جس کی آپ کو اس خاص لمحے میں ضرورت ہے اس طرح آپ اسے اپنی روزمرہ کی زندگی کی عادت بنا سکتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ یہ سب ذکر الہی پر منحصر ہے۔ نیز اگر آپ روزانہ ذکر الہی کر رہے ہیں، پانچ وقت نماز پڑھ رہے ہیں، اگر آپ اپنے سجدے میں زور سے دعا کر رہے ہیں کہ اللہ آپ کی تمام مشکلات اور پریشانیوں کو دور کرے اور اس صفت کو بھی استعمال کریں جو آپ کے خیال میں آپ کے مسئلہ کے متعلق ہے تو اس طرح آپ صفات الہی کو کثرت سے پڑھنے کے عادی ہو جائیں گے۔

• ایک واقعہ نو فاتحہ عطیہ الحق احمد نے سوال کیا کہ جب کسی کی وفات ہوتی ہے تو ہم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہتے ہیں جب ہم کوئی مادی چیز کھو دیتے ہیں تو ہم یہ کیوں کہتے ہیں؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ اس کا مطلب جانتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ کے ہی ہیں اور اللہ کی طرف لوٹ جائیں گے۔ تو قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ محض کسی کی وفات پر یہ کہنا چاہئے۔ جب بھی آپ کوئی مسئلہ میں ہیں یا آپ کچھ کھو دیتے ہیں جب آپ یہ الفاظ دہرائیں گی تو یہ آپ کو اللہ کی قدرت یاد دلائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ہمیشہ رہے گا لیکن باقی ہر چیز کو یا تو مرنا ہے کھو جاتا ہے۔ اس لئے ہم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہتے ہیں۔ اس کا بہت گہرا مطلب اور اثر ہے۔ یہ میرے ساتھ اور کئی لوگوں کے

ساتھ ہوا ہے کہ جب کبھی آپ کچھ کھو دیتے ہیں یا بھول جاتے ہیں کہاں ہے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھ کے فوراً چیز مل جاتی ہے یا ہمارے ذہن میں آتا ہے کہ ہاں میں نے وہ چیز اس جگہ رکھی تھی۔ تو یہ ایک ایسی دعا ہے کہ جب کسی کی وفات ہو جائے اور آپ سوچتے ہیں کہ میں مرحوم پر انحصار کر رہا تھا اب کیا ہو گا تو یہ دعا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھنے سے سکون ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے میری حفاظت کرے۔ ایسا ہی واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہوا تھا۔ جب آپ کے والد فوت ہوئے وہ بہت پریشان ہو گئے تھے کیونکہ وہ کہیں کام نہیں کر رہے تھے اور آپ کی آمدنی کا ذریعہ والد صاحب ہی تھے۔ اس پریشانی کی حالت میں آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! میں کیا کروں اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھا تو پھر فوراً اللہ کی طرف سے آپ پر وحی نازل ہوئی۔ ایسے اللہ بکافِ عبدہ۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔ تم اللہ کے بندے ہو اللہ تمہارے لیے کافی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی۔ اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک دعا ہے جس سے ہمیں سکون ملتا ہے۔

• ایک واقعہ نو سمیرہ سہیل نے سوال کیا کہ احمدی مسلمانوں کے لیے ملکہ انگلیٹڈ جیسی شخصیات کی وفات پر افسوس کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا دیکھیں وہ انسان ہے۔ جب کسی بھی انسان کی وفات ہوتی ہے تو ہم تعزیت کرتے ہیں۔ افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کو تسلی دیتے ہیں۔ میں نے ملکہ انگلیٹڈ کی وفات پر بادشاہ چارلس کو تعزیت کا پیغام بھیجا ہے اور یہ ان کے اخبار میں بھی شائع ہوا ہے۔ تو ہم دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ ان پر رحم کرے۔ ہم ان مرحومین کے لئے اللہ کی رحمت کے لیے دعا کر سکتے ہیں۔ اللہ یہ کہتا ہے کہ جو کافر ہیں میں انہیں معاف نہیں کروں گا لیکن پھر بھی اللہ معاف کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔ لیکن اللہ کہتا ہے کہ ہمیں ان کے لیے دعائیں کرنی چاہئے۔ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے اللہ نے ہمیں ان کی وفات پر دعا کرنے سے نہیں روکا۔ ہم صرف کافروں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے لیکن کم از کم ہمدردی کا اظہار تو کر سکتے ہیں۔ ہم مرحومین کے عزیزوں سے افسوس کا اظہار کر سکتے ہیں۔ ورنہ ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ محبت

سب سے نفرت کسی سے نہیں؟ محبت یہ ہے کہ ہم تمام انسانوں سے محبت کریں اور کسی کی وفات پر تعزیت محبت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے۔

۰ ایک واقعہ نوصبا اعجاز نے سوال کیا کہ صوفی اپنے رسمی طریقوں سے اللہ کے قرب حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں کیا ان صوفی رسومات میں فائدے ہیں؟

۰ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تصوف موجود تھا؟ نہیں تھا۔ کیا خلفائے راشدین کے زمانے میں تصوف کا کوئی تصور تھا؟ نہیں تھا۔ تو صدیوں بعد یہ چیز شروع ہوئی اور جب شروع ہوئی تو اس لئے کہ اس وقت خلافت روحانی خلافت نہیں تھی۔ وہ دنیاوی خلافت تھی اور اس وقت کے خلفاء دنیاوی فائدے کے پیچھے پڑے ہوئے تھے اور خلیفہ کا انتخاب کسی جماعت نے نہیں کیا تھا بلکہ انہیں وراثت میں ملا تھا۔ اس لیے اس وقت لوگوں کا ایک گروہ کھڑا ہو گیا تھا اور کہتا تھا کہ ہم روحانی لوگ ہیں اور انہوں نے لوگوں کو سکھایا کہ اصل میں تمہارے دین کی روح کیا ہے؟ اور نماز کی روح کیا ہے؟ اور تمہیں نماز پڑھنی چاہئے اللہ کے سامنے کیسے جھکتا چاہئے؟ آپ کو قرآن پاک میں دیے گئے احکامات پر عمل کیسے کرنا چاہئے؟ تو یہ اس طرح شروع ہوا اور وہ قرآن پاک کی تعلیم کے مختلف طریقے بتانے لگے۔ لیکن اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کے بعد جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دین اسلام کو زندہ کرنے کے لیے تشریف لائے۔ اب کسی صوفی کی ضرورت نہیں۔ کسی اور کی پیروی کی ضرورت نہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنے خطبہ میں آیت اللہ نُورِ السَّامِیَّاتِ وَالْأَنْدَلُوسِ کی تفسیر بیان کی۔ اس کے بعد ایک نومبائع عرب احمدی نے ایک خط لکھا اور بتایا کہ میں تصوف کا پیروں تھا اور آپ کا خطبہ سن کر اب میں کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑا کوئی صوفی نہیں ہے اور اب خلافت احمدیہ ہی خلافت حقہ ہے اور خلافت راشدہ ہی ہے توجہ تک خلافت احمدیہ رہے گی کسی صوفی کی ضرورت نہیں ہے۔ تو یہ ماضی کا تقاضہ تھا، اب حال کا نہیں ہے۔

• ایک واقعہ نو سجدہ احمد نے سوال کیا کہ میں ایک واقعہ نو ہوں اور ایک واقف نو بیٹے کی والدہ بھی ہوں۔ اپنے بیٹے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے کہ وہ بڑا ہو کر اپنا وقف کا عہدہ نبھائے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کی عمر کیا ہے؟ والدہ نے جواب دیا تقریباً پندرہ ماہ۔ پھر حضور نے فرمایا کہ پہلی بات یہ ہے کہ آپ اپنی پانچوں نمازوں میں اس کے لیے دعا کریں اور اس کے لیے دو رکعت نفل پڑھیں، اللہ اسے حقیقی وقف نو بنائے اور پھر جب وہ بڑا ہوتا ہے تو آپ اسے قرآن کریم پڑھائیں اور اسلام کی تعلیم سکھائیں۔ آپ کو اپنی مثال بھی دکھانی چاہئے۔ میاں بیوی دونوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے سامنے اپنی مثال قائم کریں تاکہ وہ جان لیں کہ ہمارے والدین ہمیشہ روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہیں۔ وہ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ وہ قرآن پاک کے معنی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم کی مکمل مثال ہیں اور وہ اسلام احمدیت کے سچے پیروکار ہیں اور پھر جب بچے اس ماحول میں تربیت پائیں گے تو وہ ایک اچھے وقف نو بن جائیں گے۔

• ایک واقعہ نواۃ النور دانے سوال کیا کہ احمدی لڑکی کو دوستوں کے ساتھ باہر جاتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ باہر کہاں جا رہی ہیں؟ اگر رات گزارنی ہے تو یہ درست نہیں ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں اگر دن کے وقت ہو تو پھر ٹھیک ہے آپ جاسکتی ہیں۔ اگر آپ باہر جا رہی ہیں تو بس یاد رکھیں کہ احمدی لڑکی کی حیثیت سے آپ کی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ آپ پہلے فجر کی نماز پڑھیں۔ قرآن کریم کے ایک حصہ کی تلاوت کریں اور پھر باہر نکلیں۔ جب ظہر یا عصر کی نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھیں۔ اگر مغرب عشاء کا وقت آجائے تو نماز پڑھ لیں۔ ہمیشہ باوقار انداز میں بات کریں۔ نامناسب باتیں نہ کیا کریں۔ کوئی احمدی لڑکا یا لڑکی نہ مناسب باتوں میں ملوث نہ ہو اور اگر آپ اپنی مثال قائم کریں گی تو لڑکیاں جان جائیں گی کہ اگر آپ نے روحانیت اور دین کو سیکھنا ہے تو آپ امۃ النور سے جا کر سیکھیں۔

• ایک واقعہ امۃ النور زین وہاب کریم کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں! اگر نسلی اور بین الثقافتی شادیاں ہوں تو یہ اچھی بات ہے۔ لیکن دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کے ساتھ برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپ ایسے ساتھی کا انتخاب کریں جو روحانی طور پر اچھا ہو۔ جو اچھی مذہبی معلومات رکھتا ہو۔ ایک پختہ مسلمان ہو۔ اگر آپ دین کو ترجیح دیں گے تو پھر آپ کسی سے بھی شادی کر لی آپ شریک حیات کے ساتھ اپنی زندگی کا لطف اٹھائیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کوئی بھی پرفیٹ نہیں ہوتا۔ ہر کسی میں کوئی نہ کوئی خامیاں ہوتی ہیں۔ برداشت کا مطلب اپنی آنکھیں، کان اور منہ بند کرنا ہے۔ اپنے ساتھی میں عیب تلاش مت کرو، ان کے بارے میں کوئی بری بات نہ سنو اور ایک دوسرے کو برانہ کہو۔ اگر احمدیت میں مختلف ثقافتیں آپس میں مل جائیں تو یہ اچھی بات ہے۔ یہی احمدی ماحول ہو گا اور یہی وہ ماحول ہے جو ہمیں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مسئلہ تب آتا ہے جب ہم رشتہ ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں تو ہم دنیاوی فوائد کو مد نظر رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ لڑکا بہت کماتا ہے اچھی جاب ہے۔ لڑکی بہت اچھی کماتی ہے۔ اس لئے ان سب چیزوں کو دیکھنے کے بجائے ہمیں یہ دیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اخلاق کیسے ہیں۔ دینی حالت کیسی ہے۔

• ایک واقعہ نورامیہ چوہدری نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ میں روس میں اپنی جماعت کو ریت کے ذروں کی طرح دیکھتا ہوں اس کو پورا کرنے کے لئے ایک وقف نو کیا کر سکتا ہے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ آپ وقف نو ہیں اور آپ کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ آپ کے فرائض کیا ہیں۔ میں نے تقریباً پانچ سات سال قبل کینیڈا میں وقف نو کے فرائض کے بارے میں ایک بہت مفصل خطبہ دیا تھا۔ پہلے اپنی مثال قائم کرو۔ روحانی اور اخلاقی مثال قائم کریں اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں اور پھر آپ کا کام بھی تبلیغ کرنا ہے۔ اس لیے اگر آپ کو روس جانے کا موقع ملتا ہے، اللہ کرے کہ ہم اس جنگ سے بچ جائیں تو اس کے بعد میرے خیال میں روسی بھی کوئی ایسا نظام تلاش کرنے کی کوشش کریں گے جو ان کے لیے اچھا ہو اور اس وقت ہمیں ان کو تبلیغ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پہلی چیز اپنی اصلاح ہے اور دوسری بات تبلیغ کرنا ہے۔

• ایک واقعہ نوفاطمہ ظفر نے سوال کیا کہ میں ایک نرس بننے کی کوشش کر رہی ہیں کیا یہ فیلڈ جماعت کی خدمت کرنے کے لیے اچھی فیلڈ ہے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو بھی فیلڈ انسانیت کے لیے اچھی ہو وہ اچھی ہے۔ اگر آپ اس فیلڈ میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں تو جماعت کی خدمت بھی کر رہے ہیں۔ اگر آپ ڈاکٹر ہیں، نرس ہیں یا کوئی اور خدمت جس سے آپ انسانوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں تو یہ واقفات نو کے لیے اچھی فیلڈ ہے۔ لیکن آپ کا اصل مقصد یہ ہونا چاہئے کہ آپ اپنی اصلاح کریں۔ اپنے آپ میں بڑی تبدیلی آنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے گہرا تعلق ہونا چاہئے۔ آپ کو روحانی اور اخلاقی طور پر دوسروں کے لئے ایک مثال بننا چاہئے۔

• ایک واقعہ نوہبہ السبوح ہارون ملک نے سوال کیا کہ اچھے دوست بنانے کے لئے اور اچھے دوست بننے کے لیے حضور انور کی کیا نصیحت ہے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ ایک احمدی لڑکی ہیں، ایک احمدی مسلمان لڑکی کی حیثیت سے آپ اچھے اور برے میں فرق جانتی ہیں۔ آپ اپنے فرائض جانتی ہیں کہ اللہ کے احکامات کیا ہیں۔ آپ جانتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دو مقاصد کے لئے دنیا میں ظاہر ہوئے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اگر آپ یہ سب کچھ کر رہی ہیں تو آپ ایک اچھی لڑکی ہیں۔ اگر آپ میں یہ خوبیاں ہیں تو جب آپ دوست بنائیں گی تو آپ ان لڑکیوں کو دوست بنائیں گی جو اچھی فطرت کی ہوں۔ آپ کبھی بھی بری لڑکیوں سے دوستی کرنے کی کوشش نہیں کریں گی اور وہی چیز آپ پر بھی لاگو ہوگی۔ جب آپ میں یہ تمام خوبیاں ہوں گی تو لڑکیاں آپ کو اچھا دوست سمجھیں گی۔

• ایک واقعہ نو ملاحت خان نے یہ سوال پوچھا کہ اس معاشرے میں ماں لڑکوں کی پرورش کیسے کرے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ بچے کی پرورش کیسے کی جائے تو آپ کے لئے بھی یہی رہنمائی ہے۔ اگر آپ اس رہنمائی پر عمل کریں جو میں نے پہلے دی ہے تو یہ آپ کے لئے بہتر اور فائدہ مند ہو گا۔

واقفین نو کی کلاس

• بعد ازاں سات بجے پروگرام کے مطابق واقفین نو کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ 24 جماعتوں سے 92 واقفین نو شامل ہوئے۔

• کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ولید احمد صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کا اردو ترجمہ عزیزم لیب احمد زاہد نے پیش کیا۔

• بعد ازاں عزیزم اسامہ ظفر اعوان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

حدیث مبارکہ کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم احد احمد خان نے پیش کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح روئے زمین میں اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد عزیزم قمر احمد خان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔ ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا۔ اس لیے ظاہری لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ان کے کام نہ آیا۔ تو تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے۔ اگر ان تعلقات کو وہ طالب نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے۔ محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ اس انسان (مرشد) کے ہم رنگ ہو۔ طریقوں میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے۔ یہ دھوکا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راست بازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 5)

۱۰ اس اقتباس کا انگریزی ترجمہ عزیزم فائز احمد نے پیش کیا۔

۱۰ اس کے بعد عزیزم جلیس احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو

کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

خوش الحالی سے پیش کیا اور اردو نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزم عازش احمد غنی نے پیش کیا۔

واقفین نو کے حضور انور سے سوالات اور ان کے جوابات

۱۰ ایک واقف نو نعمان احمد فرید نے یہ سوال کیا کہ میرے خطوط کے بہت سے جوابات میں حضور نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ نماز میں پابندی اور تلاوت قرآن کریم کامیابی کی کنجی ہیں۔ تو Elon Musk اور Jeff Bezos جو نماز نہیں ادا کرتے اور ذکر الہی نہیں کرتے اتنے کامیاب اور دولت مند کیوں ہیں؟

۱۰۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ میں نے اپنے پچھلے خطبہ جمعہ میں ہی اس بارے میں بیان کیا تھا۔ ان دنیاوی لوگوں کی زندگی کا مقصد ایک دنیاوی مقام حاصل کرنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اس وقت شیطان نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ وجہ اس کا تکبر اور اس کی دنیاوی خواہشات تھی اور پھر اس نے اللہ کو چیلنج کیا کہ اکثر لوگ میری پیروی کریں گے اور میں انہیں سیدھے راستے سے بھٹکا دوں گا اور اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم ایسا نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ چند لوگ ایسے ہوں گے جو نیک ہوں گے۔ وہ میرے انبیاء کو تسلیم کریں گے۔ اگرچہ تعداد میں کم ہوں گے لیکن آخر کامیاب ہوں گے اور تم ان پر غلبہ نہیں پاؤ گے۔

• حضور انور نے فرمایا:

آپ کا مقصد دنیاوی خواہشات کی پیروی نہیں ہے، آپ کا مقصد اللہ کی محبت حاصل کرنا ہے اور ایک مومن متقی ہمیشہ موت کے بعد کی زندگی کے لئے اللہ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ نیک انسان کو آخرت میں اجر ملے گا اور ان دنیا داروں کو دنیا میں ہی اجر ملے گا۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی دائیں آنکھ اندھی ہے۔ دینی علم کی آنکھ اندھی ہے۔ ان کی بائیں آنکھ کام کر رہی ہے تاکہ وہ دنیاوی معاملات میں بڑھیں۔ اس لیے اگر آپ کی خواہش صرف دنیاوی فائدے کی ہے تو یقیناً آپ اللہ اور اسلام کو چھوڑ کر جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کو یقین ہے کہ موت کے بعد زندگی ہے اور وہ ابدی زندگی ہے تو آپ کو اللہ کی محبت یہاں دنیا اور آخرت میں حاصل ہوگی۔ کیا آپ اسکول نہیں جارہے؟ کیا آپ اپنی پڑھائی میں اچھے ہیں؟ کیا آپ کو اپنی دنیاوی ضروریات حاصل کرنے کے لیے کسی پریشانی کا سامنا ہے؟ آپ کو روزانہ کا کھانا مل رہا ہے آپ ناشتہ کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں اور اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اس لئے دنیا کی ہر چیز آپ کے لیے دستیاب ہے اور آپ دعا کر رہے ہیں۔

• حضور انور نے دریافت فرمایا آپ مستقبل میں کیا بننا چاہتے ہیں؟

اس پر واقف نو نے جواب دیا کہ ”دل کا سرجن“

۱۰۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس لئے اگر آپ نے یہ ہدف حاصل کر لیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اپنی دنیاوی خواہش حاصل کر لی ہے اور اس کے علاوہ روزانہ پانچ بار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے آپ کو آخرت میں اجر ملے گا۔ جب کہ ان لوگوں کو یہ کبھی نہیں ملے گا۔ لہذا یہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ کو انتخاب کرنا ہے۔ آپ دونوں اجر چاہتے ہو یا صرف ایک۔ محض اس دنیا کے یاد نیا اور آخرت دونوں کے اجر۔ تو ہم ان لوگوں سے بہتر ہیں وہ صرف دنیاوی فائدے حاصل کر رہے ہیں اور ہمیں اللہ نے بتایا ہے کہ ہمیں دنیا اور آخرت میں فائدہ ملے گا۔ بس ہمارا مقصد دنیا نہیں ہے۔ مومن کا مقصد اللہ کی محبت حاصل کرنا ہے اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لیے آپ کو روحانی معیار کی بلندی اور انسانیت کی خدمت کے لئے بھی محنت کرنی ہوگی۔

۱۰۔ ایک واقف نو عزیزم دانیال جنجوعہ نے یہ سوال کیا کہ واقفین نو کو کون سے پیشوں یا خاص فیلڈ کا انتخاب کرنا چاہئے؟ کیا انہیں اپنے ذاتی مفادات پر جماعت کے تقاضوں کو ترجیح دینی چاہئے؟

۱۰۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا آپ کی ذاتی دلچسپی کیا ہے؟ اگر آپ جماعت کی مدد اور مسجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے لئے اور اچھی جگہ پلاٹ حاصل کرنے کے لیے ریکل اسٹیٹ ایجنٹ پیشہ کا انتخاب کرتے ہیں تو یہ آپ کے لئے اچھا ہے۔

آپ وقف نو ہیں تو وقف کا مطلب ہے کہ آپ کو اللہ کی راہ میں کام کرنا پڑے گا۔ وقف نو ہونے کے ناطے آپ کی اولین ترجیح ہونی چاہئے کہ وہ کیریئر جنہیں جو جماعت کے لیے زیادہ فائدہ مند ہو اور اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ یہ فرض ادا نہیں کر سکتے اور آپ وقف کی اس شرط کو پورا نہیں کر سکتے تو آپ جو چاہیں کریں۔ لیکن اس کے لیے آپ کو مرکز سے اجازت لینی پڑے گی۔ مجھے لکھو پھر میں آپ کو بتا دوں گا۔ لیکن اگر آپ ریکل اسٹیٹ ایجنٹ بننا چاہتے ہیں تو کم از کم آپ دین سیکھیں اور اپنے دینی علم میں اضافہ کریں اور دین کے بارے میں مزید جانیں، نماز پڑھیں، قرآن کریم پڑھیں، قرآن کا مطلب سیکھیں اور پھر اسلام کی

تبلیغ کریں۔ اپنے بزنس کے دوران بھی آپ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ کافی تعداد میں لوگ آپ کے پاس آئیں گے۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ براہ راست جماعت کے تحت کام کرتے ہیں یا بلا واسطہ جہاں بھی کام کریں لیکن آپ کا اصل مقصد اللہ کے پیغام کی تبلیغ ہونا چاہئے۔ آپ کو اللہ کے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی اور دین کے بارے میں مزید جاننے کی کوشش کرنی ہوگی۔ اپنی پانچ نمازیں پڑھ کر اللہ کے ساتھ اچھا تعلق قائم کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

• ایک واقف نو عزیزم رمیس مرزانے یہ سوال پوچھا کہ میں نماز پڑھنے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔ لیکن زیادہ تر میں اس لئے کرتا ہوں کہ مجھے ان چیزوں کے کرنے کی پابندی ہے۔ اس لئے نہیں کہ مجھے یہ پسند ہیں میں ان چیزوں سے محبت کرنا اور ان چیزوں میں خوشی محسوس کرنا کی سے سیکھوں؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ فجر کی ادائیگی میں کتنا وقت لگاتے ہیں؟ کیا نماز پڑھتے ہوئے سجدے میں کبھی اللہ کے سامنے رونے کا موقع ملا ہے؟ کیا نماز پڑھتے ہوئے آپ کے دل میں اطمینان پیدا ہوتا ہے؟ ضروری نہیں کہ ہر وقت ایک ہی معیار کی نماز پڑھو۔ اتار چڑھاؤ انسانی فطرت کا حصہ ہے لیکن اگر آپ ایک بار نماز پڑھنے کی لذت چکھ چکے ہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ آپ کو اس قسم کا سوال اٹھانا چاہئے۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ نماز پڑھتے ہیں، آپ نے اپنے سجدے کا لطف اٹھایا اور اطمینان محسوس کیا۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ نماز کے بعد آپ کے دل میں اطمینان پیدا ہوا۔

اس پر واقف نو نے جواب دیا کہ سکون اور اطمینان تو ہے لیکن اکثر مجھے یہ لگتا ہے کہ میں مجبوراً کر رہا ہوں۔

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنی دن کی تمام نمازوں کے لئے زیادہ سے زیادہ 40-45 منٹ صرف کرتے ہیں۔ جبکہ ہوم ورک کے لیے اسکول کے بعد اپنی پڑھائی کے لئے آپ دن میں دو یا تین یا چار گھنٹے پڑھتے ہیں۔ اس لیے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ اپنی نمازوں کے ساتھ انصاف کر رہے ہیں۔ یہ ایک Process ہے۔ اس میں وقت لگے گا۔ اگر آپ نماز جاری رکھیں تو سجدے میں اللہ سے یہ مانگیں

کہ ”میرے روحانی درجات کو بڑھا دے میرے دل میں اطمینان عطا فرما اور مجھے ہمیشہ اپنے قریب رکھ۔“ اگر آپ اس طرح اللہ کا قرب حاصل کرتے رہیں اور اس سے مانگتے رہتے ہیں تو ایک دن آپ زیادہ اطمینان محسوس کریں گے۔ یہ ایک Process ہے۔ انبیاء کو بھی 25 سال کی عمر میں نہیں بلکہ چالیس سال کی عمر میں نبوت کا درجہ مل جاتا ہے، اس لیے آپ کو ثابت قدم رہنا چاہئے۔ آپ محسوس کریں گے کہ آپ کا اللہ سے اچھا تعلق اور آپ اللہ سے دعا کے بغیر نہیں جی سکتے۔

• ایک واقف و عزیزم عبدالمقیط خان نے یہ سوال کیا کہ مجھے جامعہ کی تیاری کے لیے کیا کرنا چاہئے؟ جہاں جانے کی اپنی خواہش پر پورا اترنے کے لیے میں کون سی دعائیں پڑھوں؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کیا آپ روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہیں، آپ کو نماز کے معنی معلوم ہیں، سجدے میں اللہ سے اچھے مربی بننے کے لئے دعا کرتے ہیں، کیا آپ قرآن کریم پڑھنا جانتے ہیں، کیا آپ روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر آپ روزانہ ایک یا دو رکوع پڑھیں اور اس کے معنی بھی جاننے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ کیا آپ کے اخلاق اچھے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا کچھ حصہ روزانہ پڑھنے کی کوشش کریں۔ Essence of Islam کتاب سے اقتباسات پڑھا کریں۔ جس مضمون کو آپ پڑھ رہے ہیں اسے جذب کرنے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ تب آپ کو معلوم ہو گا کہ دین کیا ہے۔ آپ کو سورۃ فاتحہ کا مطلب معلوم ہونا چاہئے۔ قرآن پاک پڑھیں۔ یہ جامعہ کے طالب علم کے لئے بنیادی طور پر ضروری ہے اور آپ کو احمدیت کے بارے میں عمومی علم ہونا چاہئے۔ آپ کو احمدیت کے بارے میں مزید جاننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کب مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، آپ نے پہلی بیعت کب لی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کب پیدا ہوئے۔ احمدیت کی تاریخ کا علم ہونا چاہئے۔ یہ دعا بھی پڑھا کریں رَبِّ اِنِّیْ لِنَا اَنْزَلْتَ اِلَیْ مِنْ حَبْرِ فَقَدِّرْ مجھے یہ دعا پسند ہے اور آپ کو بھی پڑھنی چاہئے۔

• ایک واقف نو عزیزم سلطان خلیل الرحمن نے سوال کیا کہ مفید ہنر کیا ہیں جو جماعت کے نوجوان ممکنہ جنگ کی تیاری کے لیے سیکھ سکتے ہیں؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا نوجوان ہوں یا بوڑھے۔ سب سے پہلے آپ کو دعا کرنی چاہئے کہ آپ کی زندگی میں جنگ کا کوئی ایسا واقعہ نہ ہو، کم از کم اس میں تاخیر ہو جائے۔ تو دوسری بات یہ کہ آپ اپنے آپ کو اسلام کی تبلیغ کے لیے تیار کریں اور یہ عہد کریں کہ جب آپ بڑے ہو جائیں گے تو اسلام کا پیغام پھیلائیں گے۔ نیز اگر آپ لوگوں کو یہ سمجھا دیں کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے اور انہیں زندگی کیسے گزارنی چاہئے اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تو پھر کم از کم اگر جنگ کے امکان سے مکمل طور پر چھٹکارہ حاصل نہ بھی کیا جاسکے تو اس میں کچھ وقت کے لئے تاخیر ہو سکتی ہے۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ ہر خاندان کو اپنے گھر میں کچھ مہینوں کے لئے راشن بھی محفوظ رکھنا چاہئے۔ نوجوان بھی اپنے گھر والوں کی مدد کریں اور اللہ سے دعا بھی کریں۔ اگر آپ کا مطلب ہے کہ ہم دنیا کو جنگ سے کیسے بچا سکتے ہیں تو اللہ سے دعا کریں کیونکہ اس کے علاوہ ہم اور کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر دنیا خود کو تباہ کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے اور لیڈر سمجھدار بننے کی کوشش نہیں کر رہے تو آپ کچھ نہیں کر سکتے صرف دعا ہی کر سکتے ہیں۔

• ایک واقف نواب ابراہیم سید احمد نے یہ سوال پوچھا کہ جب ہمارے دوست اور کلاس فیلو ہمارے عقائد اور اخلاق کو ناپسند کرتے ہیں اور پھر ہمیں طعنہ بھی دیتے ہیں تو ہم ان کے سامنے اپنی شناخت کیسے برقرار رکھ سکتے ہیں اور اپنے مذہب کا دفاع کیسے کر سکتے ہیں؟

• اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: بات یہ ہے کہ خود اعتمادی ہونی چاہئے۔ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ ہم ٹھیک ہیں یا غلط ہیں۔ ان کے مذاق کو کچھ نہ سمجھو بلکہ ان کو کہو کہ ہم تو ٹھیک ہیں تم اپنے آپ کو کیوں تباہ و برباد کر رہے ہو۔ آپ میں اعتماد ہونا چاہئے۔ جب ہم ٹھیک ہیں اور ہمارا Claim ہے کہ ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے پھر کیوں فکر کرتے ہو۔

خلیفۃ المسیح کے لئے کیا دعائیں

• ایک واقف نو عزیزم روحان الرحمن ظفر نے یہ سوال کیا کہ جب ہم خلیفۃ المسیح کے لیے دعا کرتے ہیں تو خاص طور پر کیا دعا کرنی چاہئے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا آپ دعا کریں کہ اللہ خلیفہ وقت کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں مدد فرمائے تاکہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کے کندھوں پر جو ذمہ داریاں ڈالیں ہیں وہ صحیح طریقے سے ادا ہوں۔ اللہ خلیفہ وقت کو طاقت اور صحت دے تاکہ وہ اسلام اور احمدیت کے لئے بھرپور طریقہ سے اپنے فرائض کی بجا آوری کر سکے۔ یہ دعا کرو کہ خلیفہ وقت کے ذہن میں جو بھی منصوبے ہوتے ہیں وہ اللہ کی مدد سے کم سے کم وقت میں اور بہترین طریقے سے مکمل ہوں۔ یہ دعا کرو کہ اللہ اسے مددگار یعنی سلطان نصیر عطا فرمائے تاکہ مددگاروں کی ٹیم بھی خلیفہ وقت کی مدد کر سکے۔ یہ دعا کرو کہ اللہ ہمیں خلیفہ وقت کے سلطان نصیر بنائے کہ وقفہ وقفہ کے طور پر ہم خلیفہ وقت کے کاموں پر دو گراموں اور منصوبوں کی تکمیل میں خلیفہ کی مدد کر کے اپنے فرائض بھی ادا کریں۔

• ایک واقف نو مشہود احمد نے یہ سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب رسالہ وصیت میں یہ لکھتے ہیں کہ جو وصیت کرتا ہے اسے اپنی دولت کا کم از کم دسواں حصہ لینا چاہئے اگر میں طالب علم ہوں تو کیا میں وصیت کر سکتا ہوں؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا کیا آپ کو کچھ جیب خرچ ملتا ہے۔ طلبا کو اپنی جیب سے وصیت کرنے کی اجازت ہے۔ نیز اگر آپ کو ایک سو ڈالر یا پچاس ڈالر ملتے ہیں تو آپ اس کا دسواں حصہ دے سکتے ہیں اور جب آپ اپنی پڑھائی مکمل کر کے اچھی جاب حاصل کر لیں اللہ آپ کو اچھی نوکری دے آپ اپنا چندہ اپنی تنخواہ کے مطابق ادا کریں۔ طلبا اپنی جیب خرچ سے وصیت کر سکتے ہیں۔

• ایک واقف نو عزیزم توفیق خالد احمد نے یہ سوال کیا کہ حضور انور کا کیا مشورہ ہے کہ مالی مشکلات میں بھی چندہ کی ادائیگی کیسے جاری رکھی جائے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کافی صحت مند لگتے ہیں آپ دن میں تین بار یا کتنی بار کھاتے ہیں۔ ان تینوں وقتوں میں آپ اطمینان سے کھاتے ہیں۔ آپ موصی بھی ہیں۔ آپ کام بھی کر رہے ہیں۔ میں آپ سے آمدنی نہیں پوچھنا چاہتا لیکن آپ کو قربانی اور وصیت کی اہمیت معلوم ہونی چاہئے۔ آپ اپنے کھانے پر روزانہ کتنے پیسے خرچ کرتے ہیں؟

اس پر واقف نو نے بتایا کہ پچاس ڈالرز اور حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ باہر سے بھی کھاتا ہوں اور روزانہ 10 ڈالر خرچ کرتا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا آپ باہر سے کھائے بغیر جی سکتے ہیں کیونکہ آپ کے گھر میں کھانا ہے۔ تو اگر آپ باہر سے جنک فوڈ پر 10 ڈالر خرچ نہیں کرتے تو آپ کو روزانہ 10 ڈالر کی بچت ہوگی۔ تو آپ 25 دنوں میں 250 ڈالرز کی بچت کریں گے اور 12 مہینوں میں آپ 3000 ڈالرز کی بچت کریں گے۔ اس طرح کم از کم صرف باہر کا کھانا بند کر کے آپ سالانہ تین ہزار ڈالر بچا سکتے ہیں۔ اس لئے آپ فیصلہ کریں کہ اللہ کی راہ میں مال کی قربانی آپ کی زندگی میں کتنی اہم ہے۔ قربانی کا مطلب ہے اپنی ذاتی خواہشات کو چھوڑنا اور اپنی پسند کی چیز ترک کرنا تاکہ اللہ آپ کو اس کے بدلہ میں جزا دے۔

• حضور انور نے فرمایا میں نے قربانی کے بارے میں یو کے میں خدام یا انصار کے اجتماع سے خطاب بھی کیا تھا تو آپ اس خطاب کو سنیں۔ اس لیے اگر آپ قربانی کے معنی اور اہمیت جانتے ہیں تو آپ یہ سوال نہیں اٹھا سکتے کہ اگر ہم مالی مشکلات میں ہیں تو ہم چندہ کیسے ادا کر سکتے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی سے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی کم نہیں کیا تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ مالی تنگی میں ہیں۔

• ایک واقف نوعِ مزمن منار احمد نے یہ سوال کیا کہ حضور کیا آپ کو لگتا ہے کہ Psychokinesis ممکن ہے؟ یعنی کہ صرف ذہنی کوشش سے اشیاء کو منتقل کرنے یا تبدیل کرنے کی طاقت ممکن ہے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا: ہاں یہ ممکن ہے۔ اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔ لیکن آپ نے واضح کیا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس شخص کے پاس وہ طاقت ہے جو خدا کے پاس ہے۔ آپ علیہ السلام نے ذکر کیا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو ارتکاز (Concentration) کی طاقت سے ایسا کر سکتے ہیں۔ وہ اس میز کو نہ صرف ہلا سکتے ہیں بلکہ میز پر بیٹھے لوگوں کو بھی ہلا سکتے ہیں۔ لیکن یہ ایک عارضی Process ہے۔ جب بھی وہ اپنا ارتکاز کھودیتے ہیں تو یہ چیز رک جائے گی۔ اس موضوع پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ کچھ لوگوں کے پاس اس کی طاقت ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے پاس وہی حیثیت ہے جو نبی کو دی گئی ہے۔ ازالہ اوہام کتاب پڑھیں آپ کو اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوں گی۔

• ایک واقف نوعریم لمیب احمد زاہد نے یہ کہا کہ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ کیا اللہ حقیقی ہے؟ اللہ کے وجود کا یقین کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ جسمانی طور پر اللہ کو نہیں دیکھ سکتے۔ آپ جانتے ہیں کہ اللہ نور ہے۔ کیا آپ روزانہ پانچ بار نماز پڑھتے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی دعا کی قبولیت کا تجربہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ دعا قبول کر کے اپنے وجود اور اپنی ہستی کو ثابت کرتا ہے، ظاہر کرتا ہے۔ جب آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں اور وہ اسے قبول کرتا ہے تو آپ کو واضح معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ اللہ سے ہی اس دعا کی قبولیت سے ہے اور جب آپ نماز پڑھتے ہیں اور آپ سجدے میں ہوتے ہیں اور کبھی کبھار آپ بہت زور سے روتے ہیں اور آپ کو دل میں اطمینان ہوتا ہے اور آپ کو لگتا ہے کہ اب میری دعائیں قبول ہو گئی ہیں کہ اللہ میرا بھلا کرے گا۔ احمد یوں کا ہمیشہ اللہ کے ساتھ یہ تجربہ ہوتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی دعا کی قبولیت کا تجربہ کیا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ تجربہ کیا ہے۔

تو اس پر حضور نے فرمایا کہ پھر آپ یہ سوال کیوں کر رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ نے خود آپ کو اپنا چہرہ دکھایا ہے۔ اس طرح اللہ اپنا چہرہ دکھاتا ہے۔ اس لیے اگر آپ کے پاس اس سلسلے میں کچھ اور سوالات ہیں تو آپ پوچھ سکتے ہیں۔

اس پر واقف نو نے پوچھا لیکن کبھی کبھی میں اللہ سے دعا کرتا ہوں اور میری دعا پوری نہیں ہوتی۔

• اس پر حضور نے فرمایا یہ ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر دعا قبول کرے۔ اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ کبھی آپ کی کچھ دعائیں جو آپ مانگتے ہیں آپ کے لیے اچھی نہیں ہوتیں۔ لیکن وہ یہ دعائیں بھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اس دعا کا فائدہ آپ کے حساب میں جمع ہو جائے گا۔ جب بھی آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہوگی اللہ آپ کو ان دعاؤں کا فائدہ دے گا۔

• ایک واقف نو عزیزم جاذب احمد بھٹی نے یہ سوال کیا کہ آج کے مادہ پرست معاشرے میں لڑکیوں کی اکثریت کیریئر کی طرف مائل ہے ایک ایسا واقف نو لڑکا جو ایک بااخلاق اور ایسی شریک حیات کی تلاش میں ہے جو اپنے کیریئر کی نسبت اپنے گھر کی طرف زیادہ توجہ دینے والی ہو۔ حضور انور کی اس کے بارے میں کیا نصیحت ہے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آپ شادی کے حوالہ سے کوئی رشتہ ڈھونڈ رہے ہیں تو آپ لڑکی کی خوبصورتی، اس کی دولت اور اس کی خاندانی حیثیت کی بنا پر شادی کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک متقی مومن کو ایسی لڑکی کا انتخاب کرنا چاہئے جو اچھی مومن بھی ہو، جو اپنے دین میں بہترین ہو۔ آپ نیک لڑکی چاہتے ہیں تو آپ کو خود بھی نیک ہونا پڑے گا۔ جب آپ خود روزانہ پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھتے تو آپ نیک لڑکی سے شادی کی خواہش کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ دونوں روحانی اور دینی طور پر معیاری ہیں تو پھر گھر میں امن اور ہم آہنگی رہے گی اور آپ کی آنے والی نسلیں بھی اچھے ہاتھوں میں پرورش پائیں گی۔

• حضور انور نے واقفین نو کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

تمام دنیاوی تعلیم اور اپنی خواہشات کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ پھر بھی ایک اچھے مسلمان بن سکتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ کے والدین نے آپ کو پیدائش سے پہلے ہی جماعت کی خدمت کرنے کے لیے پیش کیا تھا۔ اگر آپ ان کے وعدے کو پورا کرنا اور نبھانا چاہتے ہیں تو آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وقف نو کے کیا فرائض ہیں؟ اور میں نے کینیڈا میں چند سال پہلے وقف نو کی ذمہ داریوں کے متعلق خطبہ جمعہ دیا تھا۔ اس خطبے میں جو میں نے ہدایات دی ہیں آپ ان پر عمل کریں۔ دوسری بات اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ وقف کی ذمہ داریاں نہیں نبھاسکتے تو آپ جو چاہے کریں۔ جو بھی معاملہ ہو آپ احمدی ہیں۔ روحانی اور اخلاقی معیار بڑھانا آپ کا فرض ہے اور دنیاوی تعلیم اور دنیاوی پڑھائی بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اللہ ہمیشہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ کبھی برا کام نہ کرو کیونکہ اگر آپ کو آخرت کی زندگی پر یقین ہے تو آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر آپ نے اچھا کام نہیں کیا تو آپ کو آخرت میں اس کی سزا مل سکتی ہے۔

• واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہ کلاس 8 بج کر 5 منٹ پر ختم ہوئی۔

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنے دفتر تشریف لے گئے۔

• ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاکرام تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اللَّهُمَّ أَيِّدْ إِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَأَمْرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 07 نومبر 2022ء)



ملاقاتوں کا روحانی ماحول اور تاثرات

(6 اکتوبر 2022ء بروز جمعرات)

(قسط 11)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر دس منٹ پر ”مسجد بیت الاکرام“ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک، فیکسز، ای میلز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اس تمام ڈاک، خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ یہاں امریکہ سے بھی روزانہ بڑی تعداد میں احباب جماعت کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ حضور انور یہ خطوط بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجکر تیس منٹ پر ”مسجد بیت الاکرام“ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملیز ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 24 فیملیز اور دو گروپس افغانی اور مارشلینز نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں کی مجموعی تعداد 192 تھی۔ آج ملاقات کرنے والے یہ احباب، فیملیز DALLAS کی مقامی جماعت کے علاوہ امریکہ کی مختلف جماعتوں KENTUCKY, CHICAGO, BAYPOINT, FORT WORTH, TULSA, ALABAMA, GEORGIA, LOS ANGELES, HOUSTON, LAS VEGAS اور SACRAMENTO سے آئے تھے۔

آج بھی بعض فیملیز اور احباب بڑے طویل سفر کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ شکاگو سے آنے والے 904 میل، لاس ویگاس سے آنے والے 1221 میل، لاس اینجلس سے آنے والے احباب اور فیملیز 1433 میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ جبکہ BAY POINT سے آنے والے احباب اور فیملیز 1712 میل کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

آج پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ان ملاقات کرنے والے سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج بھی ان ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے مل رہے تھے۔ کتنے ہی خوش نصیب، خوش قسمت یہ لوگ تھے جن کو خلیفۃ المسیح کے قرب کی یہ چند

ساعتیں نصیب ہوئیں۔ یہی چند لمحات ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ ان کی نسلیں بھی اور ان کے وہ بچے بھی جو والدین کے ساتھ آئے تھے بڑے ہو کر اس وقت کو یاد کریں گے۔

تاثرات

• ڈیلس (Dallas) جماعت کے ایک ممبر طاہر وڑائچ صاحب ملاقات کر کے دفتر سے باہر آئے تو ان کی آنکھوں میں آنسو تھے کہنے لگے کہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں بیان کر سکوں۔ مجھے جو دلی سکون ملا ہے میرے دل کو جو اطمینان حاصل ہوا ہے میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنے پیارے آقا سے اپنے لئے دعاؤں کی درخواست کی۔ مجھے اب اور کیا چاہئے مجھے تو سب کچھ مل گیا ہے۔

• ایک دوست ادب منظور باجوہ صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک الہی نور ہے جسے آپ ٹی وی پر اس طرح نہیں دیکھ سکتے۔ آپ اس نور کو صرف ذاتی طور پر دیکھ سکتے ہیں۔

• جماعت Bay Point سے ایک دوست فرید احمد صاحب 1712 میل کا طویل ترین سفر کر کے اپنے آقا سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ جب ان سے ملاقات کا احوال دریافت کیا تو رونے لگ گئے، بات ہی نہیں کر سکتے تھے بس یہ کہتے کہتے چلے گئے کہ اس چہرہ میں سچائی ہے، اس چہرہ میں تقویٰ ہے، اس چہرہ میں نور ہے۔

• ایک دوست شریف Olekesh Ajala صاحب جماعت ڈیلس سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ مجھے فخر ہے کہ میں امریکہ آکر اپنے خلیفہ سے ملا ہوں۔ میں بہت خوش قسمت ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ میرے ملک کے زیادہ تر لوگوں کو یہ موقع کبھی نہیں ملے گا۔

• Alabama جماعت سے آنے والے ایک دوست حماد احمد خان صاحب نے کہا کہ میں راحت اور خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ ان کی بیٹی ساتھ تھی وہ shock میں تھی اور ایک بات بھی نہ کر سکی۔ اللہ تعالیٰ نے کتنی عظیم سعادت عطا فرمائی تھی۔

• جماعت Dallas سے ایک دوست Suliat Opeyemi صاحب ملاقات کر کے دفتر سے باہر آئے تو کہنے لگے میں کیا کہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی جماعت سے اور خلیفہ سے عزت بخشی ہے۔ ہمارے جانے سے قبل ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پتہ چل گیا تھا کہ ہم نائجیریا سے آئے ہیں اور ہم یوروبا Yoruba ہیں۔ ہم نے کوئی لفظ ہی نہیں کہا تھا۔ لیکن حضور کو سب معلوم تھا۔ حضور کو یہ بھی معلوم تھا کہ ہم افریقہ میں کہاں سے، کس جگہ سے ہیں۔

• ایک نوجوان رضوان احمد خان جب ملاقات کر کے باہر آئے تو ان سے بات ہی نہیں ہو رہی تھی۔ ان کی رونے والی حالت تھی۔ کہنے لگے کہ میں نے حضور سے پوچھا کہ میں خدا کے بارہ میں اپنے شک کو کیسے دور کروں اس پر حضور انور نے فرمایا دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے وجود کو ظاہر کرنے کی دعا کریں۔

• ایک صاحب جری اللہ خان صاحب جماعت ڈیلاس Dallas سے آئے تھے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ خلافت احمدیہ میری زندگی میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ آج یہ میری زندگی کی بہترین ملاقات تھی۔ میں اپنے بچوں کے ساتھ تھا اور میرے بچوں نے ہی اکثر بات کی۔ میں بس چاہتا ہوں کہ میرے بچے خلافت اور خدا کے قریب ہو جائیں۔

• ایک خاتون عائشہ مبشر صاحبہ جماعت Kentucky سے آئی تھیں ملاقات کر کے باہر آئیں تو رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ حضور انور نے میری فیملی کے بارے میں پوچھا۔ میرے بچوں کے لئے دعا کی۔ میں تو دعائیں لے کر آئی ہوں۔

• جماعت Houston سے آنے والے ایک دوست شاہ غالب صاحب نے کہا میری اپنے روحانی والد سے ملاقات ہوئی۔ مجھے اور کیا چاہئے۔ خلیفہ وقت کی صحبت سے دل تسکین سے بھر جاتا اور دل منور ہو جاتا ہے۔

• طوبیٰ ملک صاحبہ جماعت Dallas سے آئی تھیں۔ یہ جب باہر آئیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ کہنے لگیں میرے پاس کوئی الفاظ نہیں ہیں۔ آج یہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ ہے اور خدا تعالیٰ کے محبوب بندہ سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

• نصرت ملک صاحبہ بھی جماعت Dallas سے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔ یہ بھی رو رہی تھیں کہنے لگیں حضور انور ہماری اس جماعت سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اتنی دور سے آکر ہمیں وقت عطا فرما رہے ہیں۔ ہم کتنے خوش نصیب ہیں۔

افغانی گروپ کی ملاقات

افغانستان سے آنے والی خواتین اور بچیوں پر مشتمل ایک گروپ نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کے دوران ان خواتین اور بچیوں نے اپنی مقامی پشتو زبان میں خوش الحانی کے ساتھ ایک نظم پیش کی۔ اس نظم کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

حضور تشریف لائے اور روشنی چاند جیسی ہو گئی
ہم دن گن رہے تھے اور دن خوشیوں والے آگئے
آنکھیں شمع کی طرح ایمان و اخلاص سے بھر گئیں
ہر ایک کے لئے دعا تیز بارش جیسی ہو گئی

ہم خلیفہ کے ہو گئے اور خلیفہ ہمارا ہو گیا
ایسی اپنائیت ہماری اور ہمارے آقا کے دلوں کی ہو گئی

مارشل آئی لینڈز کے احباب کی ملاقات

آج ساوتھ پینک کے جزائر ملک مارشل آئی لینڈ Marshal Islands سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب کے گروپ نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ گروپ سات افراد پر مشتمل تھا جن میں چار مرد حضرات دو خواتین اور ایک بچہ شامل تھا۔

مارشلیز قوم سے تعلق رکھنے والے یہ لوگ Arkansas سٹیٹ کے شہر Springdale میں آباد ہیں۔ یہ 330 میل کا سفر طے کر کے ملاقات کے لئے Dallas پہنچے تھے۔

ملاقات کے بعد ان سبھی احباب نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی اور ہمارے لئے بولنا مشکل ہو گیا تھا۔

• ایک دوست Luke Zackious صاحب کہنے لگے کہ آج کی ملاقات میں جو ہمیں حضور کا قرب حاصل ہوا ہے۔ یہ میرے لئے ایک خاص لمحہ تھا۔

• ایک خادم Romeo Tanson نے کہا یہ میری حضور انور سے دوسری مرتبہ ملاقات تھی اور میرے لئے ایک خاص یاد ہے۔ یہ ملاقات مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔ میں جب بھی کبھی ڈیلز آؤں گا تو خاص طور پر یہ ملاقات مجھے یاد آیا کرے گی۔

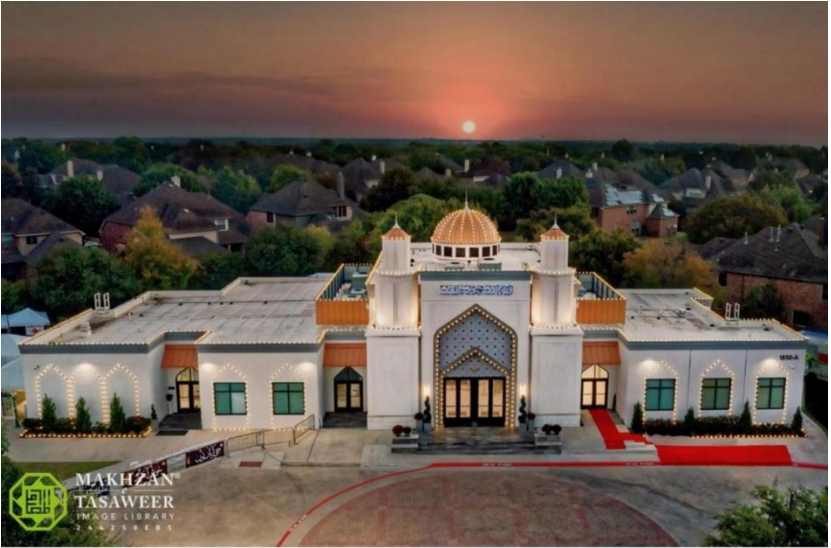
• ایک خاتون Jenila John صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں جیسے ہی حضور انور کے دفتر گئی تو صرف حضور انور کے چہرہ کو ہی دیکھتی رہی کہ کتنا نورانی چہرہ ہے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَاَمْرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 09 نومبر 2022ء)





مسجد بیت الاکرام ڈیلیس میں حضور انور کا پہلا بصیرت افروز خطبہ، مسجد بیت القیوم (فورٹ ورتھ) کی تختی کی نقاب کشائی

(7/ اکتوبر 2022ء بروز جمعہ)

(قسط 12)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر دس منٹ پر مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج امریکہ کی اسٹیٹ ٹیکساس کے شہر ڈیلیس (Dallas) میں حضور انور کے خطبہ جمعہ کے ساتھ نئی مرکزی مسجد ”مسجد بیت الاکرام“ کا افتتاح ہو رہا تھا۔

نماز جمعہ میں جماعت ڈیلیس (Dallas) کے علاوہ امریکہ بھر کی جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل سفر کر کے پہنچے تھے۔ امریکہ کی مختلف جماعتوں

Houston, Queens, Austin, Georgia, Tulsa, North Virginia, Marry Land, Fort Worth, San Jose, San Diego, South Virginia, Bay Point, Central Jersey, Lehigh Valley, Richmond, Port Land, North Jersey, Osh Kosh, Brooklyn, Buffalo, Milwaukee, Charlotte, York, Chicago, Detroit, Boston, Kansas City, Long Island, Philadelphia, Pittsburg, Sacramento, Albana, Albany, Baltimore, Cleveland, Hawaii, Miami, Phoeniy, Tuscon, Syracuse, Willingbord

اور دیگر جماعتوں سے آئے تھے۔

پھر بعض جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل فاصلے طے کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے پہنچے تھے۔

MarryLand سے آنے والے احباب 1367 میل، لاس اینجلس سے آنے والے احباب 1578 میل کا سفر طے کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے آئے تھے۔

پھر ایک بڑی دور کی جماعت سیٹل (Seattle) سے آنے والے احباب 2095 میل کا طویل ترین سفر طے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے پہنچے تھے۔

نماز جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد اڑھائی ہزار سے زائد تھی۔

خطبہ جمعہ

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”مسجد بیت الاکرام“ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ اعراف کی آیات 30 تا 32 کی تلاوت فرمائی اور درج ذیل ترجمہ پیش فرمایا:

”تو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ کی طرف سیدھی رکھو اور دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم مرنے کے بعد لوٹو گے۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت بخشی اور ایک گروہ پر گمراہی لازم ہو گئی۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت یعنی لباس تقویٰ ساتھ لے جایا کرو اور کھانا پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج آپ کو اپنی مسجد کے افتتاح کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے۔ تو اس کی تعمیر تو کچھ عرصہ پہلے مکمل ہو گئی تھی لیکن اس کا اب رسمی افتتاح ہو رہا ہے۔ یہاں مسجد کے طور شروع میں ایک ہال بنایا گیا تھا لیکن اب باقاعدہ مسجد آپ نے بنائی ہے۔ بہر حال اب ایک خوبصورت اچھی مسجد بن گئی ہے اور گنجائش کے لحاظ سے بھی کافی وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ مسجد آپ نے خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے بنائی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے فیض پانے والے ہوں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ویسا ہی گھر بنائے گا۔

حضور انور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بنائی ہوئی مسجد کا کام مسجد کی تعمیر کے بعد ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا انسان تبھی حامل بنتا ہے جب اس کے حکموں پر چلنے والا ہو۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والا ہو۔ حقوق

العباد ادا کرنے والا ہو۔ وفا اور اخلاص سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہو۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا اور آپ کی بیعت میں آنا ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ ہمارا کام آپ علیہ السلام کی بیعت میں آکر ختم نہیں ہو گیا بلکہ پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ تبھی ہم انعامات کے وارث ٹھہریں گے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنا ہو گا۔ اس مسجد کو آباد رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنا ہماری ذمہ داری ہے۔ رواداری اور بھائی چارے کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام دنیا کو دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ مسلسل دعاؤں سے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ اپنی نسلوں کی اصلاح کی فکر کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ تبھی ہم مسجد کا حق بھی ادا کر سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ جہاں اسلام کا تعارف کروانا مقصود ہو وہاں مسجد بنادو۔ اب اس مسجد کے بننے سے ظاہری طور پر تو اسلام کا تعارف اس علاقے میں ہو جائے گا۔ بعض ہمسائے آئے بھی اور انہوں نے اچھے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ چند دن ہوئے باوجود آجکل زیادہ لوگوں کے آنے اور رش اور پھر شور کے ایک بالکل ساتھ والے ہمسائے ملنے آئے تھے تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم خوش ہیں کہ ہمیں آپ لوگوں کی ہمسائیگی مل گئی لیکن ہمیں بہر حال اپنے ہمسائیوں کا خیال رکھنا چاہئے اور غیر ضروری شور اور ہنگامہ یہاں نہیں کرنا چاہیے اور قانون کے دائرے میں رہ کر سب کام کرنے چاہئیں۔

تو بہر حال مسجد سے تعارف ہمسائیوں کو بھی ہو گا اور یہاں سڑک پر سے گزرنے والوں کو بھی ہو گا اور یہ جو تعارف کا راستہ کھلا ہے اس سے آپ کے تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے۔ پس ہر احمدی کو اسلام کی تعلیم کا نمونہ بھی بننا پڑے گا اور بننا چاہئے۔ دنیا کو ایک واضح فرق نظر آنا چاہئے کہ اس دنیا دار معاشرے میں ایسے

لوگ بھی ہیں جو دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کے کام کرتے ہوئے پھر دین کو دنیا کو مقدم کرنے والے بھی ہیں اور اپنے پیدا کرنے والے قادر و توانا خدا سے تعلق رکھنے والے بھی ہیں اور مخلوق کی ہمدردی کرنے والے بھی ہیں اور مخلوق کے کام آنے والے بھی ہیں۔ جب یہ چیز دنیا دار دیکھتے ہیں تو ان میں تجسس پیدا ہوتا ہے اور پھر یہی اسلام کی تبلیغ کے راستے کھولتا ہے۔ پس اب ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر اسلام کی تعلیم کی عملی تصویر بننے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے مساجد کے ساتھ منسلک ہونے والوں کی بعض ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصاف قائم کرو اور انصاف کرنے کے بارے میں دوسری جگہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف سے دور نہ کرے۔ اب یہ معیار جو انصاف کا قائم کرنے والا ہے وہ کسی دوسرے کے متعلق غلط سوچ رکھ ہی نہیں سکتا۔ کسی کو نقصان پہنچانے کا تو سوال ہی نہیں۔ ایسا شخص تو موقع تلاش کرے گا کہ میں کس طرح دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہوں اور جب انسان ایسے حقوق قائم کرنے والا ہو تو یقیناً ماحول پر ایک نیک اثر ڈالتا ہے اور یہی نیک اثر پھر تبلیغ کے راستے کھولتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کو مسجد میں آنے والوں کو مسجد کے حوالے سے پہلی نصیحت یہ فرمائی کہ حقوق العباد کی ادائیگی کے سامان کرو اور اس کے لیے سب سے اہم چیز انصاف قائم کرنا ہے۔ اب جہاں اللہ تعالیٰ غیروں اور دشمنوں سے بھی انصاف قائم کرنے کا حکم دے رہا ہو تو ہمیں اپنوں سے کس قدر پیار و محبت سے رہنا چاہئے اور جب یہ حالت ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر بھی ایسے لوگوں پر پڑتی ہے۔ جب یہ لوگ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے داخل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی عبادت کو قبول فرماتا ہے۔ لیکن اگر ایک شخص اپنے گھر میں اپنی بیوی سے نیک سلوک نہیں کر رہا، ہر وقت اسے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔ بچے اس سے علیحدہ خوف زدہ ہیں اور پھر وہ اپنے عمل سے بچوں کو دین سے دوری کا باعث بھی بن رہا ہے تو پھر ایسے شخص کے نہ ہی جماعتی کام اور نہ ہی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے حضور قابل قبول ہوتے ہیں۔ اس دو عملی کی وجہ سے دھوکہ ہے جو انسان کسی اور کو نہیں دے رہا ہوتا بلکہ اپنے آپ کو دے رہا ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس حقیقی مومن وہی ہے جو اندر اور باہر انصاف قائم کرنے والا ہے۔ جس کا قول و فعل اندر اور باہر ایک جیسا ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں مسجد کی آبادی کا حق ادا کرنے والے ہیں کیونکہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے پُر ہیں۔ پس یہ معیار حاصل کرنا ہمارا کام ہے ورنہ صرف مسجد بنادینا اور یہاں آکر اپنے سر سے بوجھ اتارنے کے لیے جلدی جلدی نمازیں پڑھ لینا یہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور جب انسان یہ معیار حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک معصوم بچے کی طرح ہے۔ اس کا انجام بخیر ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ بندوں کے حق بھی ادا کر رہا ہے۔ پس کسی کو اس بات پر ہی ناز نہیں ہونا چاہئے کہ میں بہت نماز پڑھنے والا ہوں۔ پانچ وقت مسجد میں آجاتا ہوں اور جماعت کے کام بھی کر رہا ہوں تو یہ کافی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کرتا۔ پس کسی خوش فہمی میں ہمیں نہیں رہنا چاہئے۔ حقیقی عابد اور مسجدوں کو آباد کرنے والا وہی ہے جو خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت اپنے اندر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زور دے کر فرمایا کہ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہ کیا۔ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے اپنی حالتوں کو صحیح راستوں پر چلانے کے لیے بھرپور کوشش نہ کی، توبہ اور استغفار کی طرف سے مستقل توجہ نہ کی، تو شیطان تم پر غالب آجائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے توبہ اور استغفار کی طرف مستقل توجہ رکھو۔ آج کل کے اس دنیا داری کے ماحول میں تو خاص طور پر اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے تبھی کامیابی ملے گی۔ تبھی ایک معصوم بچے کی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔ مسلمانوں کی حالت بگڑنے کی وجہ سے ہی اسلام کا زوال شروع ہوا۔ جب انہوں نے انصاف اور عبادتوں کو دکھاوا بنا لیا یا اس کا حق ادا نہیں کیا اور پھر سب کچھ ضائع ہو گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خوبصورت مسجدیں تو بے شک بناتے رہے اور بنارہے ہیں اور احمدیوں کی مسجدوں کو آج کل پاکستان میں تو گرانے کا بھی زور ہے۔ اس لیے کہ احمدیوں کی مساجد کی ہماری مسجدوں جیسی شکل نہ ہو، ان کے منارے نہ ہوں، ان کی محرابیں نہ ہوں لیکن ان میں عباد الرحمن نہیں پیدا ہوئے۔ اسی بات کو یہ فخر سمجھتے ہیں کہ ہم احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں یا ان کے زعم میں ان کو صحیح راستے پر چلانے کی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بہر حال پہلے زمانے میں بھی یہ زوال ہوا۔ اسی لیے ہوا کہ مسجدوں کی آبادی ظاہری تھی۔ خال خال جگہوں پر حقیقی مسلمان بھی نظر آتے تھے لیکن عمومی طور پر زوال تھا۔ بہر حال یہ سب کچھ ہونا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں آگاہ فرما دیا تھا لیکن اس ظلمت کے زمانے کے بعد جو روشنی کا زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس غلام صادق کی ہم نے بیعت کی توفیق پائی ہے اس عہد کے ساتھ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور قرآن کریم کے حکموں پر چلیں گے تو پھر جیسا کہ میں نے کہا ہمیں اپنی حالتوں پر بہت توجہ دینی ہوگی۔ ان غیروں جیسی مسجدوں کی حالت سے اپنی مسجدوں کو بچانا ہوگا۔ جس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور انہی میں لوٹ جائیں گے اور یہی کچھ ہم آج کل اکثر مسلمانوں کی مساجد میں دیکھ رہے ہیں۔ تو یہ حالت جو ہم آج کل دیکھ رہے ہیں یہ ہمیں ہوشیار کرنے والی ہے۔ ان میں تو فتنوں کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا صرف زور ہے تو یہ کہ جماعت کی مسجدوں کے مینار گراؤ۔ (یہ تو مسجد نہیں عبادت گاہیں کہتے ہیں) ان کی محرابیں گرا دو۔ ان کی اور کوئی دین کی خدمت نہیں ہے۔ کوئی انصاف نہیں ہے۔ بہر حال یہ باتیں ہمیں سبق دیتی ہیں کہ کس طرح ہم نے خالص ہو کر مسجدوں کے اور بندوں کے حق ادا کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان آیات میں سے پہلی آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی ظاہری اور جسمانی صورت میں بھی ضعف آگیا ہے۔ وہ قوت و شوکت اسلامی سلطنت کو حاصل نہیں اور دینی طور پر بھی وہ بات جو مخلصین لہ الدین میں سکھائی گئی تھی اس کا نمونہ نظر نہیں آتا۔ اندرونی طور پر اسلام کی حالت بہت ضعیف ہو گئی ہے اور بیرونی حملہ آور چاہتے ہیں کہ اسلام کو نابود کر دیں۔ ان کے نزدیک مسلمان کتوں اور خنزیروں سے بھی بدتر ہیں۔ ان کی غرض اور ارادے یہی ہیں کہ وہ اسلام کو تباہ کر دیں اور مسلمانوں کو ہلاک کر دیں۔ اب خدا کی کتاب کے بغیر اور اس کی تائید اور روشن نشانوں کے سوا ان کا مقابلہ ممکن نہیں اور اس غرض کے لیے خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس ایسے حالات میں اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے ہی ہیں جنہوں نے اپنی حالتوں کو اپنا حق بیعت نبھاتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق درست نہ کیا اور اپنی حالتوں پر ہمیشہ نظر نہ رکھی تو پھر ہم ان لوگوں میں شمار نہیں ہو سکیں گے جنہوں نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس دور میں اپنی بیعت کا حق ادا کرنا تھا۔ ہم ہی ہیں جنہوں نے اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔ جو نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے یہ بہت خوفناک نقشہ ہے اور عملاً یہی نظر آتا ہے۔ دنیا کو ہم نے بتانا ہے کہ تم جو اسلام کو اور مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہو اور تمہارے نزدیک یہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ لیکن یاد رکھو یہی لوگ ہیں جن کی تعلیم پر عمل سے دنیا کی بقا ہے۔ پس مکمل خود اعتمادی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے آگے جھکتے ہوئے مانگتے ہوئے ہمیں دنیا کی رہنمائی کا کام کرنا ہو گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس ہمیں اس بات پر نظر رکھنی ہے کہ ہم نے کس طرح خدا تعالیٰ کے حق ادا کرنے میں اور اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کا حق ادا کیا جائے۔ مسجد ہم نے بنائی ہے تو اس کا حق ادا کریں۔ اس میں خالص ہو کر اس کی عبادت کے لیے آئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس طرف توجہ دلاتے

ہوئے فرماتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یعنی میں نے پرستش کے لئے ہی جنّ و انس کو پیدا کیا ہے۔ ہاں یہ پرستش اور حضرت عِزّت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑا ہونا بجز محبت ذاتیہ کے ممکن نہیں اور محبت سے مراد ایک طرفہ محبت نہیں بلکہ خالق و مخلوق کی دونوں محبتیں مراد ہیں تا بجلی کی آگ کی طرح جو مرنے والے انسان پر گرتی ہے اور جو اُس وقت اس انسان کے اندر سے نکلتی ہے بشریت کی کمزوریوں کو جلادیں اور دونوں مل کر تمام رُوحانی وجود پر قبضہ کر لیں۔ پس دائمی توجہ کے ساتھ مستقل توجہ کے ساتھ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہوگی اور اسی وقت یہ ہو گا جب اللہ تعالیٰ سے محبت ہو۔ ایسی ذاتی محبت ہو جو کسی اور سے نہ ہو تب اللہ تعالیٰ کی محبت اور انسان کی اللہ سے محبت، بندے کی اللہ سے محبت وہ نتائج پیدا کرتی ہے جو ایک انقلاب لے آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس جو لوگ تھوڑی سی دعا کے بعد تھک جاتے ہیں یا جو دعا کا فلسفہ معلوم کرنا چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کو اس حوالے پر غور کرنا چاہئے۔ صرف ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کے دروازے پر مانگنے نہ جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی محبت پیدا کریں پھر اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی مکمل اطاعت کی جائے۔ اللہ کے رسول سے محبت کرنا بھی ضروری ہے اور محبت کے جذبے سے اطاعت کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے اور جب یہ دو محبتیں ملتی ہیں تو پھر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وہ بارش برستی ہے جو انسان کی سوچ سے بھی بالا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلے اور اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھالے، اپنی عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرے، اسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی ضروریات بھی مل جاتی ہیں۔ ہاں دنیاوی لالچ کی خواہشات بڑھتی جاتی ہیں اور اگر یہ بڑھ جائیں تو یہ ایسی آگ ہے جو کبھی بجھتی نہیں

ہے۔ اگر انسان دین پر قائم ہو تو پھر ہر وقت دنیاوی خواہشات کی یہ بھڑک نہیں رہتی کیونکہ یہ آگ تو ایسی ہے جو کبھی نہیں بجھتی اور انسان اس میں بھسم ہو جاتا ہے اور آخرت جو حقیقی زندگی ہے، میں بھی کچھ نہیں ملتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ پس ہمیں ان ایمان لانے والوں میں سے ہونا چاہیے جو مسجدوں کو آباد کرنے والے ہیں اور مسجدوں کو آباد کرنے والوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک نماز سے دوسری نماز تک انتظار کرتے ہیں کہ کب وقت ہو اور ہم نماز کے لیے جائیں۔ پس یہ مقصد ہے مسجد کی تعمیر کا کہ اسے آباد کرنا ہے اور کس طرح آباد کرنا ہے۔ پس اب یہ مسجد بنانے کے بعد یہاں کے رہنے والوں کا کام ہے کہ اسے آباد بھی کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا اپنی بھی اصلاح کرنے کا اور اپنی نسلوں کو بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے کا یہی طریق ہے۔ ورنہ موجودہ زمانے کی چمک دمک ہماری نسلوں کو دین سے دور لے جائے گی۔ بچپن سے ہی انہیں مسجد کے ساتھ جوڑنے اور دین کی اہمیت بتانے کی ضرورت ہے اور یہ ماں باپ دونوں کا کام ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیں کہ مسجد کے بننے سے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اور اب افتتاح سے جماعت کا مزید تعارف ہو گا۔ مسجد کا اور اسلام کا تعارف ہو گا تو تبلیغ کے راستے کھلیں گے۔ مزید رابطے بھی ہوں گے۔ پس ان سے فائدہ اٹھا کر اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانا بھی ہر احمدی کا کام ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض اللہ اسے کیا جاوے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمایا:

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے مسجد سے جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑگئی۔ اگر یہاں کے احمدیوں کی کوششیں اخلاص سے ہوں گی۔ عبادتوں کے معیار ہوں گے تو سمجھیں اب جماعت کی ترقی کی یہاں بھی بنیاد پڑگئی۔ ان شاء اللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اپنی عبادتوں اور اخلاص کے معیار بڑھاتے چلے جائیں۔ اپنی نسلوں میں بھی اس اخلاص اور دعا کی اہمیت اور عبادت کی اہمیت کو منتقل کرتے چلے جائیں تو اس مادی دنیا کے دلدادوں میں بھی ہم انقلاب پیدا ہوتا دیکھیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ اخلاص کے ساتھ نمازیں پڑھنے والے ہوں اور اس مسجد کو آباد کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں اور عبادتوں کو بھی قبول فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہو گا۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ پہلی مرتبہ ڈیلس (Dallas) ٹیکساس سٹیٹ سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔

• حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمعہ کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت القیوم کی تختی کی نقاب کشائی

• آج کے پروگرام کے مطابق Dallas سے جماعت Fort Worth کے لیے روانگی تھی۔ ڈلیس سے فورٹ ورثہ کا فاصلہ 53 میل ہے۔

• چھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Fort Worth کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا اور ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کرتے رہے۔

قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد 7 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد بیت القیوم Fort Worth میں ورود مسعود ہوا۔

جو نبی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مقامی جماعت کے صدر مکرم سعید چوہدری صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ احباب جماعت مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔ خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت سے فیض یاب ہو رہی تھیں۔ بچے اور بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس دعائیہ نظمیں اور استقبالیہ گیت پیش کر رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ ہر طرف سے خوشی و مسرت سے ہاتھ بلند تھے۔ السلام علیکم حضور! اور انی معک یا مسعود! کی صدائیں ہر طرف سے بلند ہو رہی تھیں۔ اس جماعت کے لیے یہ انتہائی مبارک اور بابرکت لمحات تھے۔ ان کے پیارے آقا کے مبارک قدم پہلی بار اس جماعت کی سرزمین پر پڑے تھے۔ ان کے لیے ایک ایسی خوشی کا سماں تھا۔ جو بیان نہیں کی جاسکتی۔ بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ حضور انور ان احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور السلام علیکم کا جواب دیتے رہے۔

• بعد ازاں حضور انور نے ”مسجد بیت القیوم“ کی بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کی بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا۔

• بعد ازاں حضور انور نے اس عمارت کا معائنہ فرمایا۔ مسجد کی Lobby میں اس عمارت کے دو بڑے نقشہ جات آویزاں کئے گئے تھے۔ صدر جماعت نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ اس عمارت کے دائیں اور بائیں دو مینار تعمیر کئے جائیں گے اور اس طرح ایک گنبد بھی بنایا جائے گا۔ مینار اور گنبد نقشہ میں ظاہر کئے گئے تھے۔ اس کے بعد مسجد کے مردانہ ہال اور خواتین کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور لائبریری کے اندر تشریف لے گئے۔ علاوہ ازیں جماعتی دفاتر، میٹنگ روم اور تبلیغی روم بھی دیکھے اور ملٹی پرپز ہال اور لجنہ کے ہال میں بھی تشریف لے گئے۔ مسجد بیت القیوم کی یہ عمارت اور 4.7 ایکڑ رقبہ پر مشتمل یہ قطعہ زمین سال 2018ء میں 7 لاکھ 75 ہزار ڈالر کی قیمت میں خرید گیا تھا۔ یہاں پر جو تعمیرات موجود ہیں ان کا ایریا 13 ہزار مربع فٹ ہے۔ اس عمارت میں جماعتی دفاتر کی تعداد 8 ہے۔ اس کے علاوہ ایک Gym (فٹنس روم) بھی بنایا گیا ہے۔

مسجد کے مردانہ اور خواتین ہال میں 300 افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اس عمارت کے باقی ہالز اور لابیز وغیرہ شامل کئے جائیں تو ہزار کے لگ بھگ لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

• حضور انور مسجد کے بیرونی احاطہ پارکنگ ایریا کی طرف بھی تشریف لے گئے اور زمین کی حد بندی کے بارے میں دریافت فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں تشریف لے آئے جہاں ایک میز پر مسجد کے دو مختلف نقشہ جات پرنٹ کر کے رکھے گئے تھے اور 2 میناروں کے سنگ بنیاد کے لیے 2 اینٹیٹس بھی رکھی گئی تھیں۔ علاوہ ازیں ایک باسکٹ بال بھی رکھا گیا تھا۔ خدام یہاں باسکٹ بال بھی کھیلتے ہیں۔ مقامی صدر جماعت کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت دونوں نقشوں پر اپنے دستخط فرمائے اور میناروں کی تعمیر کے لیے دونوں اینٹیٹس پر اپنی ”الیس اللہ بکاف عبدہ“ والی انگوٹھی مس کر کے دعا کی۔ بعد ازاں حضور انور کچھ دیر کے لیے دفتر تشریف لے گئے۔

• اس دوران تمام مقامی احباب ہال میں بیٹھ چکے تھے۔ خواتین ایک دوسرے ہال میں جمع ہو چکی تھیں۔

• ساڑھے سات بجے حضور انور ہال میں تشریف لائے۔ ہال کے دروازہ پر ایک مقامی امریکن خاتون اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ کھڑی تھیں۔ موصوفہ اس شہر کی زوننگ آفیسر ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لیے آئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت کچھ دیر کے لیے ان کے پاس کھڑے ہوئے اور گفتگو فرمائی۔

احباب جماعت کی حضور کے ساتھ نشست

• بعد ازاں پروگرام شروع ہوا۔ حضور انور نے احباب سے دریافت فرمایا۔ یہاں کتنے اسائیلیم سیکرز ہیں؟ ہاتھ کھڑا کریں۔ حضور انور نے فرمایا۔ کیا سب نے کام شروع کر دیا ہے۔ جس پر سبھی نے کہا کہ ہم نے کام شروع کر دیا ہے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے دل یہاں لگ گئے ہیں۔ اگر نہیں لگے تو لگانے پڑیں گے۔

• بعد ازاں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو لوگ مجھے مل چکے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر احباب نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے تو حضور انور نے فرمایا: اسائیلیم سیکرز سے زیادہ تعداد ہے جو مجھے مل چکی ہے۔ اس کے بعد سیکرٹری وقف نو جو سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی بھی ہیں نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ یہاں آپ کی مقامی جماعت میں کتنے واقف نو بچے ہیں۔ کیا تعداد ہے؟ موصوفہ نے بتایا کہ دس بچے ہیں اور جو لڑکیاں ہیں ان کے پروگرام وغیرہ لجنہ کرتی ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ خواہ لجنہ پروگرام کرتی ہو۔ لیکن ریکارڈ آپ کے پاس بحیثیت سیکرٹری ہونا چاہئے۔ اس پر موصوفہ نے بتایا کہ بچیوں کی تعداد 13 ہے۔ اس طرح کل 23 ہیں۔

• حضور انور نے فرمایا آپ تعلیم القرآن، وقف عارضی کے سیکریٹری بھی ہیں۔ وقف عارضی کے پروگرام بنائیں، تبلیغ کریں، لڑیچر دیں، باہر نکلیں، لوگوں سے رابطے کریں اور یہاں اپنے مرکز آنے کی دعوت دیں۔ ہر مہینے میں مختلف جگہوں سے پندرہ بیس لوگ مل جائیں گے تو پورے علاقے میں اسلام کا تعارف

کروا سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو وسائل یہاں مہیا ہیں ان کو استعمال کرتے ہوئے جو جو کام ہو سکتا ہے آپ لوگوں کو کرنا چاہئے۔

• بعد ازاں سیکریٹری تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کا پلان کیا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم نے ہفتہ وار پروگرام شروع کیے ہوئے ہیں۔ باہر سے مہمان اپنے سینٹر میں بلاتے ہیں اور ان سے بات چیت کرتے ہیں۔

• حضور انور نے فرمایا: جو آپ کے یہاں ہمسائے ہیں ان کو بھی بلائیں، بروٹرز، لیف لیٹس تقسیم کرنے کا پروگرام بنائیں۔ اپنے شہر کی آبادی کا جائزہ لیں۔ کتنی آبادی ہے کون کون سے لوگ یہاں رہتے ہیں؟ وائٹ امریکن، افریقن امریکن، ایشین، لاطینی امریکن یہ کتنی کتنی تعداد میں آباد ہیں؟ پہلے سارا جائزہ لیں اور پھر ہر ایک Ethnic گروپ کے حساب سے اپنا تبلیغی پروگرام بنائیں۔

• سیکرٹری تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے یہ مسئلہ ہے کہ لوگوں کو مسجد لانے کے لیے بہت کوشش کرنی پڑ رہی ہے۔

• حضور انور نے فرمایا مسلسل محنت کرنی پڑے گی۔ جو نہیں آرہے ان کو روزانہ یاد دہانی کروائیں۔

• بعد ازاں صدر جماعت Fort worth نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور کی آمد کے ساتھ آج ہمیں یہ دن دیکھنے کو ملا ہے۔

• اس پر حضور انور نے فرمایا کہ شکریہ تب ہوگا۔ جب مسجد کو آباد کریں گے۔ صدر صاحب نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ مسجد سے پندرہ منٹ تک کے فاصلہ پر تیس چالیس فیصد احمدی آباد ہیں۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ فجر اور مغرب عشاء پر حاضری پچاس فیصد ہونی چاہئے اور یہ کم از کم ٹارگٹ رکھیں اور اس کو بڑھاتے چلے جائیں۔ ویسے تو سو فیصد ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: پٹرول مسجد آنے کے لیے رکھیں اور باقی اپنی شاپنگ کے لیے خرید و فروخت کے لیے پیدل جائیں۔

ممبرات لجنہ سے گفتگو اور نصائح

• خواتین کی طرف سے ایک غیر ملکی خاتون نے سوال کیا کہ عورتوں کے خاص ایام میں نماز، قرآن کریم کی تلاوت وغیرہ کے بارہ میں کیا حکم ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو محدود دن ہیں ان میں نماز نہیں پڑھی جاتی اور نہ تلاوت قرآن کریم کی جاتی ہے۔ لیکن ذکر الہی کر سکتے ہیں، دعائیں کر سکتے ہیں، حدیث میں دعائیں کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو یاد رکھ سکتی ہیں۔

• صدر لجنہ مجلس Fort Worth نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ خواتین کی تجنید 70 ہے اور ان میں زیادہ تعداد مستعد اور فعال ہے جب کہ ایک حصہ فعال نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ عورتوں کی تربیت کا پروگرام ایسا بنائیں کہ وہ آگے اپنے بچوں کی تربیت کر سکیں۔

• حضور انور نے فرمایا: اگر لجنہ کی عاملہ Active ہو جائے تو مسجد میں آنے والوں کی حاضری بڑھ سکتی ہے۔ اپنے مردوں کو مسجد بھیجیں۔ اس طرح مقامی جماعت کی عاملہ کے ممبران، خدام، انصار کی عاملہ کے ممبران Active ہوں اور باقاعدہ نمازوں پر آنے والے ہوں تو مسجد کی حاضری بہت بڑھ جائے گی۔

• اس کے بعد مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کی عاملہ نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

• ایک دوست فرزا احمد نے مسجد اور اس کی کمپلیکس کی Renovation میں بہت زیادہ خدمات سرانجام دی ہیں اور سارا کام طوعی طور پر کیا ہے۔ موصوف کو بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف نصیب ہوا۔

• یہ پروگرام سات بج کر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لیے لجنہ ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین شرف زیارت سے فیض یاب ہوئیں۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”مسجد بیت القیوم“ تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد اب یہاں سے واپس ڈیلس (Dallas) کے لیے روانگی کا پروگرام تھا۔

”مسجد بیت القیوم“ اور اس سارے کمپلیکس کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ بہت ہی خوبصورت منظر تھا۔ ان روشنیوں کی وجہ سے مسجد کے ارد گرد کا سارا علاقہ روشن تھا اور سارے ماحول میں ایک خوشی کا سماں تھا۔ آٹھ بج کر بیس منٹ پر یہاں سے ڈیلس کے لیے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا اور جگہ جگہ دوسری گاڑیوں کو روک کر راستہ کلیئر کرتے رہے۔

قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد نون بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الاکرام ڈیلس آمد ہوئی۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت مرد و خواتین حضور انور کے واپس آنے کے انتظار میں کھڑے تھے۔ ان سبھی نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَامْرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 09 نومبر 2022ء)



مسجد بیت الاکرام ڈیلس کی افتتاحی تقریب میں مہمانوں سے حضور کا خطاب اور سر کردہ افراد سے ملاقات یہاں مجھے خدا کی موجودگی کا احساس ہو رہا ہے (ایہ)

(8/ اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ)

(قسط 13)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر دس منٹ پر مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ امریکہ کے اس سفر کے دوران دنیا کے مختلف ممالک اور جماعتوں سے روزانہ بذریعہ Fax اور ای میل کے ذریعے خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ یہاں امریکہ کے احباب کی طرف سے بھی خطوط اور مختلف شعبوں کی رپورٹس حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتی ہیں۔ حضور انور ان خطوط کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بج کر تیس منٹ پر مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں کھانا پکانے والی ٹیم کے ممبران سے گفتگو فرمائی۔

ضیافت ٹیم کے ممبران کچن کے باہر کھڑے تھے۔ ممبران نے عرض کیا کہ ہم کل یہاں سے اپنا سارا کام سمیٹ کر میری لینڈ جا رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا وہاں بیت الرحمن میں آپ کی ٹیم سارا کام سنبھالے گی۔ جس پر سب ممبران نے عرض کیا کہ ان شاء اللہ۔ ہم سب وہاں سارا کام سنبھالیں گے اور کل ہم مسجد بیت الرحمن پہنچ جائیں گے اور حضور انور کے دورہ کے آخر تک یہ ذمہ داری ادا کریں گے۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الاکرام ڈپلیس کی افتتاحی تقریب سے قبل مہمانوں سے ملاقات

• پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاکرام کی لابی میں تشریف لے آئے۔

• آج ”مسجد بیت الاکرام“ ڈپلیس کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے بعض شخصیات کا تقریب سے قبل حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ جس کا انتظام مسجد کی لابی (Lobby) میں کیا گیا تھا۔

• سب سے قبل آنریبل Micheal McCaul یو ایس کانگریس مین نے حضور انور سے ملاقات کی۔

موصوف اس وقت Ranking Member of the House Foreign Affairs

Committee ہیں۔

• کانگریس مین نے حضور انور سے کہا کہ آپ کا دنیا بھر میں امن اور محبت پھیلانے کا پیغام مجھے بہت پسند ہے اور میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کاش! یہ لوگ سمجھ جاتے۔ پیغام اچھا ہے لیکن لوگ اسے سمجھنے یا اس پر عمل کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس پیغام کو کیسے پہنچا سکتے ہیں۔

کانگریس مین McCaul نے کہا کہ پوری امریکی کانگریس آپ کی حمایت کرنے کے لئے تیار ہے میں Counter-Terrorism پر ایسی کمیٹی تھا۔ ہوم لینڈ سیکورٹی کا چیئر مین تھا اور Foreign Affairs کی کمیٹی کا آنے والا چیئر مین ہوں اور مجھے لوگوں سے مل کر دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کا کیا مشن ہے۔ ہم Extremism کے خلاف آپ کی جدوجہد میں آپ کی حمایت کرتے ہیں۔

کانگریس مین McCaul کے پاکستان اور افغانستان حکومت کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جب سے امریکی افواج افغانستان سے نکلی ہے۔ وہاں افراتفری ہے۔ وہاں حکومت نہیں ہے۔ وہاں انتہا پسندی ہے۔ ملک دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کے قبضے میں ہے۔ اب وہ اس پیغام کو پاکستان تک لے کر جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سیاست دان بھی ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے پر الزامات لگا رہے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف انتہا پسندی کو استعمال کر رہے ہیں۔ اگر آپ اس خطے میں امن چاہتے ہیں تو بڑی طاقتیں آگے بڑھیں۔

• اس پر کانگریس مین نے حضور انور کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ مسلمان دنیا میں انتہا پسندی کے خلاف واحد رہنما ہیں۔

• اس پر حضور انور نے فرمایا: جہاں تک دین اسلام کا تعلق ہے تو اسلام کی تعلیمات نے ہمیں یہ کبھی نہیں سکھایا کہ اسلام میں انتہا پسندی کی کوئی جگہ ہے۔ یہ سب مولویوں اور ملاؤں کا غلط تصور ہے۔

• کانگریس مین McCaul نے کہا کہ میں احمدیہ کا کس (caucus) کے چیئرمین کی حیثیت سے قیادت کروں گا۔ میں آپ کے لئے کانگریس کی حمایت کے لیے تمام کانگریسیوں کی حمایت کروں گا۔ جس پیغام کے لئے آپ کھڑے ہیں تاکہ ایک دن شاید آپ اپنے وطن واپس آسکیں۔

• بعد ازاں موصوف نے کہا کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ”مسیح ہندوستان میں“ پڑھ رہے ہیں اور ان کو کافی دلچسپ لگی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات امن و محبت اور ہم آہنگی کی تھیں۔ یہ باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کی بنیاد ہیں۔ احمدیہ جماعت کے بانی نے بھی یہی دعویٰ کیا ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیحی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر آئے ہیں۔ وہ وہی پیغام لائے ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ آپ علیہ السلام کی ذات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی ہو چکی ہے۔

پھر کتاب کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بچ گئے اور پھر ہندوستان ہجرت کر گئے اور اب کافی تعداد میں ایسے مورخین ہیں جو یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ایسے ہی ہوا ہے۔

• آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ آپ کو انسانیت کی تعلیمات کا احترام کرنا چاہیے اور اس طرح ہر ایک کا حق ادا کر کے ہم اس دنیا میں خوش اسلوبی سے رہ سکتے ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ نے یہی کہا ہے کہ یہ میرا پیغام ہے کہ آپ کا کوئی بھی مذہب ہو لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ اپنے خالق کا حق ادا کریں۔ بس یہ ہے مسیح موسیٰ علیہ السلام کا پیغام اور یہ ہے مسیح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام۔

• کانگریس مین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ کتاب اپنے ساتھ لائے تھے اور حضور انور سے کتاب پر دستخط کرنے کی درخواست کی۔ جس پر حضور نے کتاب پر دستخط فرمائے۔ بعد ازاں موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

تیرہ سرکردہ افراد سے اجتماعی ملاقات

• اس کے بعد پروگرام کے مطابق درج ذیل 13 سرکردہ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی طور پر ملاقات کی۔

• اس ملاقات میں کانگریس مین Micheal McCaul بھی شامل تھے۔

• Mr. Carl Clemennich سٹی کونسل مین (Allen) ڈیلس۔

• Dr. Robert Hunt ڈار نکٹر آف گلوبل ٹیکنالوجی ایجوکیشن Southern Methodist

University

• Mr. Paul Voekler میئر چرڈسن ٹیکساس

(موصوف بیت الاکرام کے سنگ بنیاد کی تقریب میں بھی شامل ہوئے تھے۔)

• Mr. Sandeep Srivastaya (موصوف کانگریس کے Candidate ہیں)

• Mr. Kurt Werthmuller (موصوف یونائیٹڈ سٹیٹس کمشن آن انٹرنیشنل ریلیجنس فریڈم کے

سپر وائزری پالیسی Analyst ہیں۔)

• Mr. Brain Harvey

(ٹیکساس Allen چیف آف پولیس)

• Mr. Salman Bhojani

(پاکستانی امریکن Corporate Lawyer)

(کے سابق میئر بھی رہے ہیں۔ Euleless موصوف سٹی کونسل)

Mr. Craig Hill .Dean of Perkins •

School of Theology (Methodist University)

Mr.Azfar Moin •

(Dean -Department of Religious Studies)

(یونیورسٹی آف ٹیکساس)

Dr. Basheer Ahmad • مسلم سائیکالوجسٹ

Nicole Collier • سیٹ کا نگریس وومین

Marry McDermott •

(Prominent Figure in Dallas)

مسجد بیت الاکرام کے ساتھ جو ملحقہ وسیع و عریض زمین ہے یہ خاتون اس کی مالک ہے۔ اس نے اپنی یہ زمین جماعت کو ان دنوں پارکنگ کے لیے دی ہوئی ہے۔

• اس اجتماعی ملاقات کے دوران خاتون McDermott نے کہا کہ میں نے آپ کی کمیونٹی کو اپنی ساتھ والی زمین پارکنگ کے لیے دی ہوئی ہے۔ کمیونٹی کے لئے لوگ زمین کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کے لئے میرے بہت شکر گزار ہیں اور مجھ پر مہربان ہیں۔

• حضور انور نے فرمایا: اس علاقے میں آپ کی کتنی زمین ہے۔ اس پر موصوفہ نے بتایا کہ اب 400 ایکڑ ہے اور میں اس پر کاشت بھی کرتی ہوں۔ یہ زمین مجھے والدہ سے ملی ہے۔ والدہ کی وصیت تھی کہ ایک سو بیس ایکڑ شہر کی انتظامیہ کو پارک وغیرہ بنانے کے لیے دے دوں۔ چنانچہ اب باقی 400 ایکڑ میرے پاس ہے۔ اس پر احباب جماعت کے لوگ اپنی گاڑیاں پارک کر رہے ہیں۔

• ایک مہمان نے سوال کیا کہ میرا تعلق پاکستان سے ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف مظالم ہو رہے ہیں۔ تو آپ احمدیوں کو ثابت قدم رکھنے کے لیے انہیں کیا ہدایت، پیغام دیتے ہیں۔

• اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ پختہ، مضبوط ایمان رکھتے ہیں تو ثابت قدم رہیں گے۔ اگر آپ ابتدائی اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ مکہ میں ابتدائی مسلمانوں کو بڑی بے دردی سے قتل کیا جاتا تھا۔ لیکن وہ ان مظالم پر ثابت قدم رہے۔ بس آج بھی اسی ظلم و ستم کے باوجود اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ صحیح طریق پر ہیں اور آپ حق پر ہیں تو آپ پھر ثابت قدم رہیں گے۔

• حضور انور نے فرمایا: چند لوگ ہوتے ہیں، ایک فیصد سے بھی کم جو یہ مظالم برداشت نہیں کرتے اور پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ہمارے احمدیوں کو شہید کیا گیا، جیلوں میں ڈالا گیا، مارا پیٹا گیا، ان کی زندگی کو ان کے لئے مشکل بنا دیا گیا، لیکن وہ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں اور survive کر رہے ہیں۔

• ایک مہمان Sandeep Srivastaya صاحب نے عرض کیا کہ وہ لکھنؤ انڈیا سے ہیں اور یہاں ٹیکساس ڈسٹرکٹ 3 سے کانگریس کے Candidate ہیں۔

• حضور انور نے فرمایا: آپ امید رکھتے ہیں کہ جیت جائیں گے۔

اس پر موصوف نے کہا کہ حضور کی دعائیں مل جائیں تو جیت جائیں گے۔

• چیف آف پولیس Brain Harvey کا حضور انور نے شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آپ کی کمانڈ میں پولیس بہت تعاون کر رہی ہے۔

• ایک مہمان اظفر معین صاحب جو ٹیکساس یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں کہنے لگے کہ میں صوفی ازم کے بارے میں پڑھاتا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: تو آپ احمدیہ لٹریچر بھی پڑھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں۔ اس بارہ میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے۔

• ایک مہمان ڈاکٹر بشیر احمد نے عرض کیا کہ میں نے Intra-Faith آرگنائزیشن بنائی ہے جس میں احمدی، سنی، شیعہ اور دوسرے فرقوں کے نمائندے بھی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اصل یہ ہے کہ مختلف مذاہب، کمیونٹیز آپس میں ایک دوسرے کا احترام کریں، آپس میں بات چیت کریں، امن سے رہیں اور آپس میں ہم آہنگی پیدا کریں۔

• ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اپنی تصنیف کردہ دو کتب ساتھ لائے تھے۔ ایک انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پیش کی اور دوسری کتاب اپنے پاس رکھنے کے لئے حضور انور کے دستخط کروائے۔

• یہ اجتماعی ملاقات چھ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں تمام مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ گروپ تصویر بنوائی۔

افتتاحی تقریب

• بعد ازاں چھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج اس تقریب میں مختلف جماعتوں اور ممالک سے آنے والے جماعتیں، عہدے دار اور نمائندوں کے علاوہ 140 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔

• ان مہمانوں میں وہ تمام مہمان بھی شامل تھے جنہوں نے اس تقریب سے قبل حضور انور کے ساتھ انفرادی طور پر اور گروپ کی صورت میں ملاقات کی تھی۔

• علاوہ ازیں اس تقریب میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، انجینئرز، سکیورٹی کے اداروں کے نمائندے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

• پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو سید لیب جنود صاحب نے کی۔

بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ مکرم ابراہیم نعیم صاحب نے پیش کیا۔

• اس کے بعد مکرم امجد محمود خان صاحب (نیشنل سیکریٹری امور خارجیہ یو ایس اے) نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

• اس کے بعد Allen شہر کی سٹی کونسل کے ممبر آرنیبل Carl Clemenncich نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

آج مسجد بیت الاکرام کے افتتاح کی تاریخی تقریب میں شامل ہونا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ یہ مسجد ایلن شہر Hedgcoxe Road پر واقع ہے۔ میں میئر اور Allan شہر کی تمام سٹی کونسل کی طرف سے جماعت احمدیہ کو اس زبردست کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

جماعت احمدیہ کے ممبران اور باقی دوسرے احباب جو آج کے پروگرام میں شامل ہیں سب ہی بہت خوش قسمت ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ خود اس تقریب میں شامل ہونے کے لیے امریکہ تشریف لائے ہیں۔ Allen شہر کے لیے یہ ایک خاص لمحہ ہے کہ بڑھتی آبادی کے ساتھ ساتھ اس شہر کی کثیر الجمہتی میں بھی اضافہ ہوا ہے اور جماعت احمدیہ کا بھی اس میں خاص کردار رہا ہے۔ جہاں تقریباً دو دہائیوں سے جماعت احمدیہ موجود ہے ہماری کمیونٹی کا ایک بنیادی حصہ بن چکی ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہیں جیسے غرباء کے لئے کھانا تقسیم کرنا، ضرورت مندوں کے لیے کپڑے جمع کرنا اور بہت سے دیگر مواقع پر اس علاقے کے ضرورت مند رہائشیوں کی مدد کرنا شامل ہے۔ ان تمام خدمات کے پیچھے حضور انور کی قیادت ہے۔ اس لیے ہم بہت شکر گزار ہیں کہ آپ کے خلیفہ اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کے لیے Allen کے شہر میں تشریف لائے ہیں۔

حضور کا امن، انصاف اور انسانیت کی خدمت کا پیغام جو آپ تمام دنیا کو دیتے ہیں اس کی اس شہر میں بھی ضرورت ہے۔ یہاں اہل شہر کی خوش قسمتی ہے کہ ایک امن پسند اور انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والی کمیونٹی نے اس شہر کو اپنایا اور اس شہر میں یہ خوبصورت مسجد بنائی۔ میری خواہش ہے کہ میری یہ مسجد نہ صرف اس شہر کے لیے بلکہ اس تمام علاقہ کے لئے ایک امید کی کرن ثابت ہو۔

امید ہے کہ یہ مسجد اس شہر میں اور اس علاقہ میں ہمارے باہمی تعلقات مضبوط کرنے اور امن قائم کرنے کے لیے ایک مثبت کردار ادا کرے گی۔

آخر میں انہوں نے میلان شہر کی کونسل کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں اس شہر کی چابی پیش کی۔

اس کے بعد پروفیسر ڈاکٹر رابرٹ ہنٹ (Dr. Robert Hunt) Southern Methodist

Universities, Perkins School of Theology میں گلوبل تھیو لوجیکل (Global

Theological) شعبہ کے ڈاکٹر ہیں، نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے کہا:

میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے Methodist University سے مجھے اور میرے ساتھیوں کو آج کے تاریخی پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی۔ یہ میرے لئے بہت فخر کی بات ہے کہ میں آج جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی بیعت میں ہوں۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب دو خوبیوں کو فروغ دینے کے لیے وقف ہیں جس میں پہلی مذہبی آزادی اور دوسری بین المذاہب مکالمہ مخاطبہ ہیں۔ ان دونوں خوبیوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ مذاہب کے اندر اگر باہمی افہام و تفہیم نہ ہو اور باہمی احترام نہ ہو تو تفرقہ کی آواز کو تقویت ملتی ہے اور میں یہ بات کرتا ہوں کہ میری آدھی بالغ زندگی ایسے ممالک میں گزری ہے جہاں میں خود مذہبی اقلیت میں تھا۔

یہاں امریکہ میں جہاں ہمیں آئین میں مذہبی آزادی دی گئی ہے، ہم پر لازم ہے کہ نہ صرف مذہبی کمیونٹیز کے لیے بلکہ ہر شخص کے لئے یہ آزادی برقرار رکھیں۔ اکثر یہ سمجھا جاتا ہے کہ مغربی حکومتیں جو کہ مذہب سے منسلک نہیں ہوتیں اس لیے مذہبی آزادی کو دباتی ہیں۔ مگر یہ بات کسی صورت درست نہیں۔ مذہبی آزادی کے سب سے بڑے دشمن کسی مذہب کے گمراہ پیروکار ہوتے ہیں۔ مذہبی آزادی کے سب سے بڑے دشمن وہ جنوں پسند پیروکار ہوتے ہیں جو فرقہ واریت کو فروغ دیتے ہیں۔ لہذا چاہیے ہم فرقہ وارانہ حالات میں پھنسے ہوئے ہوں یا کسی خاص طبقہ کی سوچ کو بدلنے کی کوشش میں ہوں، یہ ضروری ہے کہ ہر ایک کو مذہبی آزادی میسر ہو۔ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا اور اسی وجہ سے یہ جماعت مذہبی آزادی کی کاوشوں میں صفحہ اول پر رہی اور یہی چیز ہے کہ جب تک ہم ایک دوسرے کے ساتھ احترام اور کھلی ذہنیت کے ساتھ پیش نہ آئیں ہم تفرقہ بازی پر قابو نہیں پاسکتے اور ان منفی افکار کو معاشرے سے ختم نہیں کر سکتے۔ ہمیں ایک دوسرے کی مذہبی آزادی اور وقار کا خیال کرنا پڑے گا ورنہ ہر شخص اس مذہبی آزادی کو کھودے گا۔ مجھے امید ہے کہ حضور کا یہاں تشریف لانا اور اس مسجد کا بننا ہماری حوصلہ افزائی کرے گا تاکہ ہم باہمی بات چیت کے ذریعہ ایک امن پسند اور معاشرے کے حصول کے لیے اپنی کاوشوں کو اور بھی تیز کر دیں۔

• اس کے بعد Republican کانگریس مین آنریبل Micheal McCaul نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

آج میرے لیے یہاں آنا بڑے فخر کی بات ہے۔ دنیا کے تین مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنی تاریخ جوڑتے ہیں۔ آج میں حضور سے دوسری دفعہ ملا ہوں اور یقین ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وابستہ یہ تینوں مذاہب امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اس بات کا تجربہ جماعت احمدیہ سے زیادہ کس کو ہو سکتا ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جو پاکستان میں ظلم کا نشانہ بنائی جا رہی ہے اور اسی وجہ سے حضور لندن میں مقیم ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر منٹ نے بڑی وضاحت سے بیان کیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے مذہبی آزادی کے حق میں آواز بلند کی۔

• موصوف نے اس مسجد پر مبارک باد دی اور کہا: مجھے حضور انور کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کی تعلیم، نئے عہد نامہ اور انجیل کے بارے میں بات کرنے کا موقع ملا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم جماعت احمدیہ سے امن، رحم دلی اور محبت کے بارے میں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ میری پرورش بطور کیتھولک ہوئی ہے۔ میں اب امریکی کانگریس میں احمدیہ کا کس (ahmadiyya Cacus) کا چیئر مین ہوں۔ اس کا کس میں دونوں پارٹیوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ممبران شامل ہیں۔ میں آج جماعت احمدیہ کے روحانی سربراہ کو Illinois, Texas اور Mary Land میں خوش آمدید کہتا ہوں اور خاص طور پر دنیا میں امن پھیلانے اور قومی اتحاد قائم کرنے، عدم تشدد، انتہا پسندی کے خاتمہ، اقتصادی مساوات، عالمی انسانی حقوق کے لئے اور عالمی مذہبی آزادی کے لئے آپ کی کوششوں کو سراہتا ہوں۔

قیام امن کے حوالے سے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا شمار صف اول کے رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے خطبات، تقاریر، کتب اور اپنی ذاتی ملاقات کے ذریعہ امن کو فروغ دیتے ہیں اور مسلسل انسانیت کی خدمت اور انسانی حقوق، امن اور معاشرے میں انصاف کی تعلیم دیتے ہیں۔ جبکہ جماعت احمدیہ کو بار بار مشکلات، امتیازی سلوک اور ظلم و ستم اور تشدد کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ 28/ مئی 2010ء کو 88 احمدی

مسلمانوں کو پاکستان کی دو مساجد میں دردناک طریقے سے دہشت گردوں نے قتل کیا اور متعدد احمدی مسلمانوں کو ٹارگٹ کر کے قتل کیا گیا۔ اس ظلم و ستم کی جاری داستان کے باوجود حضور نے دوسروں سے انتقامی تشدد کرنے سے منع فرمایا جو کہ ایک بہت ہی عظیم عمل ہے۔

حضور نے مذہبی آزادی پر زور دیا جو اسلامی تعلیم پر مبنی ہے اور امریکہ کے قوانین میں بھی شامل ہے۔ آپ نے اس دورہ میں زائن میں پہلی مسجد کا افتتاح کیا اور آج یہاں Allen میں بھی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ حضور نے اپنے دنیا بھر کے دوروں میں انسانیت کی خدمت کے جذبہ کو فروغ دیا ہے اور اس ضمن میں مختلف ممالک کے صدران، وزیراعظم، ارکان پارلیمنٹ، مذہبی رہنماؤں سے ملے ہیں۔ آپ نے بار بار دنیا کے رہنماؤں کو سمجھایا کہ حقیقی اور دیرپا امن کے لیے انصاف ضروری ہو گا۔

حضور نے دنیا کی بہت سی مظلوم قوموں کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی۔ آپ 2008ء، 2012ء، 2013ء اور 2018ء میں امریکہ تشریف لائے۔ آپ نے 27 جون 2012ء کو یو ایس کیپیٹل کی Raven House Building میں دونوں پارٹیوں کی طرف سے منعقدہ ایک استقبالیہ میں خطاب فرمایا۔ جس میں امن کے راستے اور بین الاقوامی منصفانہ تعلقات پر بات کی۔ ہماری خواہش ہے آپ دوبارہ ہمارے دارالحکومت میں آکر خطاب فرمائیں۔ آپ نے 2020ء میں یو کے کی ایک Ministerial Conference میں خطاب فرمایا جس کا موضوع ”آزادی مذہب“ تھا۔ آپ نے 2022ء میں واشنگٹن میں ہونے والے عالمی مذہبی Summit کے لئے بھی ایک خصوصی پیغام بھیجا۔

ہم آپ کی انفرادی اور بین الاقوامی امن کے قیام کے لیے انتھک کوششوں کو سراہتے ہیں اور آپ کی شدت پسندی اور دہشت گردی کی پر زور مذمت کرنے پر سلام پیش کرتے ہیں اور آخر میں ہم آپ کی ان کاوشوں کو سراہتے ہیں جن میں آپ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کی رہنمائی فرمائی کہ تمام ظلم و جبر کے باوجود انتقام نہیں لینا۔

حضور! آپ کا بہت شکریہ۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجکر 43 منٹ پر حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا اور مہمانوں کو السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کہا۔

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں سب سے پہلے اس موقع پر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے ہماری دعوت قبول کی اور آج ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ یہ ہماری نئی مسجد جہاں مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے، افتتاح کے موقع پر استقبالیہ کی تقریب ہے۔ یہ ایک خالصتاً مذہبی تقریب ہے، جس کی میزبانی ایک اسلامی کمیونٹی کر رہی ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ آپ میں سے زیادہ تر مسلمان نہیں ہیں یا جماعت احمدیہ مسلمہ کے ممبرز نہیں ہیں آپ کی اس تقریب میں شمولیت آپ کی سادہ دلی، مہربانی اور بردبادی کی عکاسی کرتی ہے اور اس وجہ سے میں آپ کو قابل تعریف سمجھتا ہوں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تعریف کے یہ الفاظ محض مہذب دکنے کی کوشش نہیں بلکہ دل سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں اور درحقیقت میرا فرض ہے کہ میں آپ سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں کیونکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص دوسروں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا“ بحیثیت مسلمان ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو بنانے کی توفیق اور وسائل عطا فرمائے ہیں۔ اس لیے ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور درحقیقت اللہ کا شکر ادا کرنا اسی وقت ممکن ہے جب ہم اس کی مخلوق کے بھی شکر گزار ہوں۔

لہذا بحیثیت مسلمان آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا اور آپ کی عزت افزائی کرنا میرا ایک مذہبی فریضہ بھی ہے۔ اسی طرح میں ان تمام لوگوں کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کسی طرح بھی اس پروجیکٹ میں مدد کی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری جماعت کی طرف سے تعمیر کردہ تمام مساجد کے بنیادی مقاصد ہمیشہ ایک جیسے ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہماری مساجد ہمارے احباب کے لیے ایک جگہ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا فریضہ ادا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ دوسرا ہماری مساجد ہمیں خدا کی مخلوق کی خدمت کرنے اور اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کرنے کی توفیق دیتی ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ انتہائی دکھ اور افسوس کا باعث ہے کہ بہت سے لوگ اسلام کو ایک انتہا پسند اور تنگ نظر مذہب سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس شہر کے بھی بعض مقامی لوگ اس مسجد کے بننے سے خائف ہوں یا خدشات رکھتے ہوں۔ جیسا کہ بعض دیگر مقامات پر یہاں ہم نے مساجد تعمیر کیں ہیں وہاں کے بعض مقامی افراد نے اپنے خدشات یا تحفظات کا اظہار کیا کہ نئی مساجد اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ، ان کے قصبے یا شہر کے امن و سلامتی کو شاید نقصان پہنچائے۔ اگر کسی کو اس قسم کے خدشات لاحق ہوں تو میں انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایک مخلص مسلمان جو اسلام کی تعلیمات کو سمجھتا ہے اور ان کی قدر کرتا ہے وہ کبھی بھی ایسا کام نہیں کر سکتا جس سے اسلام کا غلط تصور پیش ہو یا بدنامی کا باعث ہو اور نہ کبھی وہ غیر مسلموں کے لیے تکلیف یا پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔ پس میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ یہ مسجد آپ کے لئے یا دوسرے شہریوں کے لئے کبھی بھی کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی کا باعث نہیں بنے گی۔ یہ مسجد معاشرے میں انتشار کے بیج بونے کے بجائے معاشرے کی بہتری کے لیے مقناطیسی قوت کا کام کرے گی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس مسجد کی اصل غرض اور مقصد ہر قسم کے مذہب اور عقیدہ کے لوگوں کے درمیان محبت اور احترام کو فروغ دینا اور دائمی امن کا ذریعہ بننا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ہمیشہ یہی مقاصد رہیں گے۔ ہمارا یہ عزم صرف اسی جگہ کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے کسی بھی حصے میں جہاں بھی اور جب بھی ہم مسجد بنائیں گے ہمارا یہی عزم ہو گا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مکہ میں اللہ کا مقدس گھر خانہ کعبہ تمام مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ قابل احترام اور معزز عبادت گاہ ہے۔ درحقیقت دنیا بھر کے تمام مسلمان عبادات بجالانے اور نماز ادا کرنے کیلئے کعبہ کی طرف ہی اپنا رخ کرتے ہیں۔ خانہ کعبہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رکھی گئی تاکہ زندگی کے تمام شعبوں اور اقوام تک امن اور سلامتی کا عالمگیر پیغام پہنچایا جاسکے۔ مسجدیں جو کعبہ رخ بنائی گئی ہیں یہ صرف ظاہری طور پر کعبہ کی سمت کی پیروی کے لیے نہیں بنائی گئیں بلکہ ہر مسجد اور اس کے اندر عبادت کرنے والے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ خانہ کعبہ کے اغراض و مقاصد کو پورا کرے اور پوری دیانت داری سے ان کا عملی نمونہ پیش کرے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خانہ کعبہ اور اس کے ساتھ ہر مسجد کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا بھی گھر بن جائیں جو کھلے دل کے مالک، رحم دل اور مہربان ہیں اور اپنے قول و فعل کے ذریعے تمام بنی نوع انسان کے لیے امن و صلح اور خیر سگالی کا پیغام دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک، جو امت مسلمہ کی مقدس ترین کتاب ہے کہ سورۃ آل عمران کی آیت 98 میں خانہ کعبہ کے بارے میں فرماتا ہے کہ ”اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے“ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ محض خانہ کعبہ کی زیارت کرنا یا اس کے قرب و جوار میں نماز ادا کرنا انسان کو امن اور خوشحال زندگی کی ضمانت دے گا۔ درحقیقت

یہ آیت بتاتی ہے کہ سچا مسلمان وہی ہے جو خانہ کعبہ کے اصل مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ہمہ وقت اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دراصل یہ الفاظ اور جو اس میں داخل ہوا امن میں آجاتا ہے اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف اور تمام بنی نوع انسان کے لیے امن و سلامتی فراہم کرنے کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ اس طرح وہ نہ صرف خود امن پائیں گے بلکہ دوسروں کے امن کے بھی ضامن بن جائیں گے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انتہائی افسوس کی بات ہے کہ مخالفین اسلام کی طرف سے الزام لگایا جاتا ہے کہ اسلام ایک انتہا پسند مذہب ہے جو تشدد اور جنگ و جدل کو فروغ دیتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات مسلمانوں کو جنگ میں شامل ہونے یا طاعت کے استعمال کی اجازت نہیں دیتی۔ سوائے ان انتہائی سخت حالات کے جہاں ان کے خلاف ناحق جنگ چھیڑ دی جائے اور کھلے عام اسلام کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کی جائے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کے اوائل میں صورتحال اس قدر سنگین تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا دفاع اور عالمگیر مذہبی آزادی کو قائم کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کے لئے جنگ کی اجازت دی۔ ایسے حالات میں بھی اسلام نے جنگ کے سخت اصول و ضوابط وضع کیے۔ جن کے مطابق ظلم کا جواب بھی اسی تناسب سے ہو جس قدر ظلم ہوا ہے اور قیام امن کا معمولی سے معمولی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ اسلام کے مطابق دفاعی جنگ کا مقصد کوئی انتقام یا بدلہ لینا نہیں بلکہ اس کا واحد مقصد ظلم و بربریت اور نا انصافی کا خاتمہ ہے۔ اللہ کا حکم ہے کہ جو نہی ظلم و ستم بند ہو تو جو بھی جنگی اقدامات لگائے گئے ہوں انہیں فوری روک دیا گیا جائے اور عدل و انصاف سے کام لیا جائے۔ پس جب ابتدائی مسلمانوں کو جو مسلسل ظلم و ستم کا شکار تھے اپنے دفاع کی اجازت دی گئی وہ صرف اور صرف مذہبی آزادی کے سنہری اصول کو قائم کرنے کے لئے تھی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن مجید کی سورہ بقرہ کی آیت نمبر 126 میں اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کے بارے میں فرماتا ہے کہ ہم نے اس مقدس گھر کو برائی سے بچنے کے لیے بطور پناہ گاہ اور بنی نوع انسان کو متحد کرنے کے لئے بطور امن و سلامتی کا مسکن بنایا ہے۔ یہ آیت مسلمانوں کو معاشرے میں امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہنے اور دوسروں کو امن و سلامتی فراہم کرنے کے فریضہ پر زور دیتی ہے۔

پس اگر کوئی شخص دوسروں کو امن پہنچانے کا ذریعہ بننے میں ناکام رہتا ہے تو وہ اپنے آپ کو سچا مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ قرآن پاک قیام امن کے حوالے سے سورہ فرقان کی آیت 64 میں مسلمانوں کی اس بارے میں رہنمائی کرتا ہے کہ اگر جہلاء یا مخالفین ان کے ساتھ تمسخر کریں یا بد تمیزی سے پیش آئیں تو انہیں شدید رد عمل دکھانے کی بجائے کس قسم کا جواب دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرماتا ہے کہ وہ اشتعال انگیزی کے وقت اپنا وقار قائم رکھیں، صبر سے کام لیں اور تم پر سلامتی ہو کہہ کر جواب دیں اور وہاں سے چلے جائیں۔ قرآن کریم تعلیم دیتا ہے کہ مسلمان جاہلیت اور اشتعال انگیزی کا مقابلہ کرنے کے بجائے اپنی انا کو ایک طرف رکھ کر امن کا پیغام دیں اور ہر قسم کے لڑائی جھگڑے سے اجتناب کریں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید برآں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کا آغاز اسی اعلان سے کرتا ہے کہ وہ ہر رنگ و نسل اور ہر مذہب کے ماننے والوں کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ وہ کسی خاص مذہب یا دور کے لوگوں کا رب نہیں بلکہ وہ ہر قوم ہر مذہب کے پیروکار اور ہر زمانے کے لوگوں کے لئے خالق ہے اور سب کی پرورش کرنے والا ہے۔ یہ الفاظ بے مثال خوبصورتی اور حکمت کے حامل ہیں جو عالمی انسانی مساوات کے اصولوں کو ایک ناقابل رد حق قرار دیتے ہیں اور یہ واضح کرتے ہیں کہ اللہ کے انعامات اور احسانات کسی خاص رنگ و نسل تک محدود نہیں بلکہ یہ نعمتیں بلا امتیاز ہر ایک پر نازل کی گئی ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ جو مسلمانوں کا معبود ہے، جب تمام انسانوں کو چاہیے وہ عیسائی ہوں، یہودی ہوں، ہندو ہوں، سکھ ہوں یا کوئی دوسرا مذہب رکھتے ہوں یا لادین ہوں، کارب ہے تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی مسلمان دوسروں کے لیے تکلیف یا مصیبت کا موجب بن جائے؟ بلکہ ایک سچے مسلمان کی ہمیشہ یہ خواہش ہوگی کہ وہ انسانیت کو دکھ یا تکلیف پہنچانے کے بجائے آرام و سکون پہنچائے اور لوگوں کے مابین محبت اور اخوت قائم کرے اور امن کے قیام کا ذریعہ بنے۔ پس انسانی ہمدردی کی اس روح اور اس ایمان کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے ہم مساجد کی تعمیر کرتے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہم نہ صرف اس کی عبادت کرنا ضروری سمجھتے ہیں بلکہ بلا امتیاز رنگ و نسل تمام بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ مساجد تعمیر کرنے کے علاوہ اپنے دین پر ہی عمل کرتے ہوئے ہم انتہائی پسماندہ ممالک اور علاقوں میں مختلف فلاحی منصوبے ہسپتال اور میڈیکل کلینکس بھی تعمیر کرتے ہیں اور ایسے افراد کو جو علاج کروانے کے متحمل نہیں ہو سکتے انہیں طبی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم دنیا کے غریب علاقوں میں اسکول کھول دیتے ہیں تاکہ وہاں کے مقامی بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ ہماری یہی آرزو اور دعا ہے کہ وہ بچے جو ہمارے اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے وہ تعلیم کے ذریعے غربت کی ان زنجیروں سے آزادی حاصل کریں جن میں ان کے خاندان کئی نسلوں سے جکڑے ہوئے ہیں اور پھر یہ بھی کہ وہ اس تعلیم کے ذریعے اپنی قوموں اور لوکل کمیونٹی کی بھی ترقی اور خوشحالی کا باعث بنیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم نے Water for Life جیسے پروگرام بھی شروع کیے ہیں۔ جس کے تحت دنیا کے دور افتادہ علاقوں میں پینے کا صاف پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ گو صاف پانی کے ایک گلاس کو ہم معمولی سمجھتے ہیں لیکن ترقی پذیر دنیا

کے لاکھوں لوگوں کے لیے یہ زندگی بدل دینے والا اور انقلابی تجربہ ہے۔ اسی منہج پر ہم بہت سے دیگر فلاحی کام کر رہے ہیں اور ان کے ذریعے مستقل بنیادوں پر خدمت انسانیت میں لگے ہوئے ہیں۔ پھر ہم قدرتی آفات سے متاثرہ علاقوں میں ریلیف ٹیمیں بھی بھیجتے ہیں جو تکلیف میں مبتلا افراد کو بنیادی اشیائے ضرورت، امداد اور علاج فراہم کرتی ہیں اور یہ تمام خدمت بلا تفریق قوم، زبان، مذہب اور عقیدہ کے کی جاتی ہے۔ ہم تمام خدمت کے بدلے کوئی انعام نہیں چاہتے۔ ہمارا واحد مقصد اور دلی خواہش بنی نوع انسان کی تکلیف دور کرنا ہے۔ ہمارا مطلوب و مقصود خدمت انسانیت ہے۔ کیونکہ اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کریں بلکہ اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کریں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید یہ کہ ہم اسلام کے امن و آشتی کے پیغام کو تمام دنیا تک پہنچانا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ بطور احمدی مسلمان ہم تمام دنیا میں امن اور ہم آہنگی پھیلائیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس دور میں بانی جماعت احمدیہ مسلمہ کو مسیح موعود بنا کر دنیا میں پیار اور محبت کا پیغام پھیلانے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی کے مبعوث کیا گیا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صدیوں کی روحانی اور اخلاقی زوال کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے ایک فدائی خادم کو مسیحا بنا کر مبعوث فرمائے گا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تلوار اٹھانے کی بجائے تمام مذہبی جنگوں کے خاتمے کا اعلان فرمایا اور امن پیار اور اتحاد کا پیغام دیا۔ آپ علیہ السلام نے بتایا کہ اسلام پر اب ظاہری حملے نہیں ہو رہے اور نہ ہی ابتدائی اسلام کی طرح اس دین کو مٹانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس لیے اس دور میں مذہبی جنگوں

کا کوئی جواز نہیں ہے۔ پس ڈپلیس کے مقامی افراد کو اس مسجد سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ایسے تمام افراد سے جن کے ذہنوں میں کوئی خوف یا خدشات ہوں کہتا ہوں کہ آپ تسلی رکھیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کی اس نئی مسجد سے صرف اور صرف اسلام کی امن، باہمی احترام اور رواداری پر مشتمل روشن تعلیمات کا ہی اظہار ہو گا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری یہ تعلیم نہیں کہ جن لوگوں کے عقائد ہم سے مختلف ہیں ہم ان کے خلاف کھڑے ہو جائیں بلکہ ہم تو انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہماری تعلیم یہ نہیں کہ ہم مخالفین پر حملہ کریں۔ بلکہ ہماری تعلیم یہ ہے کہ ہم ان کا اور ان کے حقوق کا دفاع کریں۔ یقین رکھیں کہ یہ مسجد ان کے لیے محبت اور ہمدردی کا منبع ہو گی۔ اس مسجد میں داخل ہونے والے تمام افراد بہترین رنگ میں معاشرے کی خدمت کرنے اور معاشرے کی بہتری کے لیے اپنا حصہ ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ یہ لوگ تمام دنیا کے سامنے اعلان کریں گے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لیے یکجا ہونا ہی حقیقی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ یہ لوگ بنی نوع انسان کو تمام اعتقادات سے بالاتر ہو کر متحد رہنے کی تحریک کریں گے اور دنیا میں قیام امن کی مشترکہ مقصد پر توجہ مرکوز رکھنے کی تلقین کریں گے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس بلاشبہ آج دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے کیونکہ دنیا بھر کی قومی سیاسی سماجی اور معاشی بد امنی کے شدید طوفانوں کی لپیٹ میں ہیں۔ یوکرین میں کئی مہینوں سے جنگ جاری ہے اور ہمارے اوپر بد امنی اور جنگ کے منڈلاتے ہوئے سیاہ بادل اس سے بھی زیادہ بڑی تباہی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ دنیا کے پولرائزڈ ہونے کے ساتھ ساتھ مخالف سیاسی بلاکس اور اتحاد تدریجاً مضبوط ہو رہے ہیں۔ نتیجتاً دنیا کا امن و سکون دن بدن برباد ہو رہا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک جو ہری ہتھیار چلانے کی دھمکی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن اب ایسی دھمکیاں تقریباً روزانہ کی بنیاد پر دی جاتی ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا کے بگڑتے حالات دیکھتے ہوئے احمدیہ مسلم جماعت کی سالوں سے ان حالات کی سنگینی کو اجاگر کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہم عالمی رہنماؤں، حکومتوں اور عوام الناس کو آگاہ کرتے ہیں کہ دنیا میں امن اور ہم آہنگی کے قیام کے وسیع تر مفاد کے لئے موجودہ اختلافات کو پس پشت ڈال دیں۔ میں نے ہمیشہ لوگوں کو امن کی حقیقی قدر و منزلت سمجھانے کی کوشش کی ہے اور انہیں تفرقہ پیدا کرنے والی اور غیر منصفانہ پالیسیوں کے خطرات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو صرف بد امنی اور مایوسیوں کو جنم دیتی ہیں۔ جو بالآخر لاواہن کر پھینتی ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیں اپنے رہنماؤں اور سیاستدانوں پر زور دینا چاہیے کہ وہ اس اندھی کھائی سے پیچھے ہٹ جائیں کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر عالمی جنگ چھڑ جاتی ہے تو یہ ایسی تباہی ہوگی کہ دنیا نے کبھی نہ دیکھی ہو۔ یقیناً اس کے تباہ کن نتائج کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بہت سے ممالک نے جدید ترین ہتھیار حاصل کر لیے ہیں جو صرف ایک وار سے ہزاروں ہزار لوگ مارنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس سے صرف ہم ہی تکلیف اور درد میں مبتلا نہیں ہوں گے بلکہ ہمارے بچے اور آنے والی نسلیں ہمارے گناہوں کا خمیازہ بھگتیں گی اور ان کی زندگیاں تباہ ہو جائیں گی حالانکہ ان کی اس میں کوئی غلطی بھی نہ ہوگی۔ مثال کے طور پر تابکاری کے زہریلے اثرات ایسے ہیں کہ اگر کبھی ایٹم بم استعمال کیا جائے تو نسل در نسل بچے شدید جینیاتی یا جسمانی نقائص کے ساتھ پیدا ہوں گے۔ وہ جان لیوا بیماریوں کا شکار ہوں گے اور زندگی کا دورانیہ کم ہوگا۔ بلاشبہ وہ معصوم جانیں حقارت سے ہماری طرف دیکھیں گی۔ وہ افسوس کریں گے کہ کیوں ان کے آباؤ اجداد اپنی خود غرضی کی وجہ سے ایک تباہ کن جنگ میں پڑ گئے۔ جس نے ان کی آنے والی نسلوں کو جسمانی جذباتی اور معاشی طور پر کمزور کر دیا۔ میری دلی خواہش اور دنیا کے لئے پیغام ہے کہ ہمیں معاشرے میں قیام امن کے لیے انتھک محنت کرنی چاہیے تاکہ ہم آنے والی نسلوں کو خدا نخواستہ دکھ اور مایوسی کی زندگیاں گزارنے پر مجبور کرنے کے بجائے ان کو بچا سکیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قیام امن کے لئے ہم سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ جہاں بھی ظلم یا نا انصافی ہو، ہمیں اس کی مذمت کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنے سیاسی قائدین پر زور دینا چاہیے کہ وہ اپنی قوموں کو جنگ کی طرف دھکیلنے اور انتقام اور فساد کی دھمکیوں کے ذریعے اپنے حالات بگاڑنے کی بجائے سفارتکاری اور حکمت سے عالمی سطح پر اور عوام کے مابین بھی کشیدگی کم کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ دنیا کا امن اور سلامتی ان کا اولین مقصد رہے۔ امن کی اس کوشش میں مسلمان عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ سب اپنا کردار ادا کریں۔ جو لوگ خدا کو نہیں مانتے تھے اور نہ ہی کسی عقیدے کو مانتے ہیں وہ بھی اپنا کردار ادا کریں۔ ہمیں خود کو الگ تھلگ کرنے اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی بجائے انسانیت کی خاطر اکٹھا ہونا ہو گا۔ مذہبی لوگوں کو بھی دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن کے ظہور کے لئے خدا کی مدد اور رحم طلب کرتے ہوئے اپنے اپنے طریق کے مطابق پر جوش دعا کرنی چاہیے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں کہ دنیا ہر قسم کی تباہی و بربادی سے محفوظ رہے۔ میری دعا ہے کہ جنگ اور قتل و غارت کے طویل سائے جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں، چھٹ جائیں اور امن و سلامتی کا نیلا آسمان طلوع ہو۔ خدا تعالیٰ دنیا پر رحم فرمائے۔ آخر میں دعا کرتا ہوں کہ یہاں ڈیلس میں ہماری مسجد تمام بنی نوع انسان کے لیے ہمیشہ امن و سلامتی کی آماجگاہ رہے۔ اللہ کرے کہ اس کی روحانی کرنیں اپنے ماحول کو روشن کرتی رہیں اور یہ انسانیت اور امن کے نشان کے طور پر ہمیشہ چمکتی رہیں۔ آمین

• آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب لوگوں کا یہاں اکٹھے ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں کانگریس مین میئر اور شہر کی کونسل کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ بہت شکریہ

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر دس منٹ پر ختم ہوا۔

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

• حضور انور کے خطاب کے اختتام پر مہمانوں نے دیر تک تالیاں بجانیں۔

• بعد ازاں ڈنر کا پروگرام ہوا کھانے کے بعد بھی بعض مہمانوں کے ساتھ حضور انور نے گفتگو فرمائی۔ پروگرام کے اختتام پر آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور کے اس خطاب نے اس تقریب میں شامل مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا بعض مہمانوں کے تاثرات پیش ہیں:

ایک مہمان Jeff William صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں امن اور انسانیت کے پیغام سے بہت خوش ہوا ہوں۔ خلیفہ چاہتے ہیں کہ ہم سب متحد ہو کر معاشرے کی بہتری کے لیے کام کریں اور یہی وجہ ہے کہ یہاں مسجد بن رہی ہے۔ اگرچہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ حضور کو اس بات کا بھی ذکر کرنا پڑا کہ مسجد کسی کے لیے خطرے کا باعث نہیں ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اس پر بات کی۔ مجھے اس پروگرام کا حصہ بننے پر فخر ہے۔ یہ یقینی طور پر ایک خوبصورت مسجد ہے یہاں ہر کوئی عبادت کے لئے آسکتا ہے۔ یہ بھی بہت متاثر کن بات ہے کہ کس طرح امریکہ کی مختلف ریاستوں اور دیگر ممالک سے لوگ ہزاروں میل کا سفر کر کے حضور کی باتیں سننے کے لیے اور اس مسجد کے افتتاح کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں۔

• ایک مہمان سلطان چوہدری صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں:

حضور انور نے جو تمام دنیا کے لیے امن کا پیغام دیا ہے یہ میرے خیال میں ایک بہترین پیغام ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ بہت ضروری ہے کہ مسلمانوں کے خلاف اس خوف کو دور کیا جائے کہ وہ یہاں قبضہ کر لیں گے۔ حضور نے واضح بتایا ہے کہ چونکہ مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہا ہے اس لیے مسلمانوں کے لئے کوئی جنگی مہم کا کوئی جواز نہیں ہے۔

• ایک مہمان Crista Ragland کہتے ہیں:

بہت خوشی ہے کہ مجھے اس تقریب میں مدعو کیا گیا ہے۔ میں اس پیغام کو سراہتا ہوں کہ حضور نے تمام مذاہب کے ساتھ امن اور مل جل کر رہنے کی تلقین کی ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ حضور یہاں آئے ہیں۔

• ایک مقامی مہمان اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہ میری زندگی کا پہلا موقع تھا کہ میں کسی ایسے پروگرام میں شریک ہوں اور یہ تجربہ بہت ہی متاثر کن رہا۔ ہم سب کا یہی ایمان ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ حضور یہاں تشریف لائے ہیں۔ ہمارا الگ الگ مذہب ہے لیکن ہم سب بنیادی طور پر ایک ہی بات کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں اگر ہم اپنے حقیقی خیالات اور اپنے عقیدے کو ہر ایک سے اپنی کمیونٹی میں اور ہمسایوں سے بانٹنا شروع کر دیں تو اس کا اچھا اثر ہو گا۔ ہم پہلے ہی فیس بک پر اس پر بات کرتے ہیں اور یہ پروگرام بھی ایسا ہی ایک موقع تھا۔ یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ ہر کوئی آپ کی جماعت کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہے۔ مجھے واقعی بہت لطف آیا ہے۔ مجھے بلانے کا بہت شکریہ۔

• ایک مہمان Lucas Anderson اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

بہت خوشی ہوئی کہ مجھے اس تقریب پر مدعو کیا گیا ہے۔ میں آج تک مسلم کمیونٹی کے بارے میں لاعلم تھا۔ میں اس پیغام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کا موقف قابل عمل اور بہت اچھا ہے۔

• ایک مہمان Tom Berry اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

میں آپ کا اور خلیفہ المسیح کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا پیغام، مہمان نوازی، باہمی میل جول سب کچھ بہت خوب تھا۔ یہ بلاشبہ ایک نعمت ہے کہ عقیدے یا مذہب سے قطع نظر ایک دوسرے کی زیادہ سے زیادہ بھلائی کے لئے کام ہو۔ زندگی کی قدر ہو، زندگی سے پیار ہو، انسانوں کا احترام ہو، انسانوں سے محبت ہو، یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسے معاشرے میں کسی ایک فرد یا ادارے کی اجارہ داری نہیں ہے۔ سب کو مل کر کام کرنا ہے۔ یہی خلیفہ کا پیغام ہے۔ یہ پیغام ایسا ہے روزانہ سونے سے قبل اور صبح اٹھنے کے بعد دہرانا چاہیے اور اسی پیغام کو پھیلا نا چاہیے۔ یہی پیام ہمیں اپنے بچوں کو سمجھانا چاہئے۔ کیونکہ جب ہم نہیں ہوں گے تو وہ اس پیغام کو جاری رکھیں گے۔ میں آپ کا پھر سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس پروگرام میں بلایا ہے۔

• ایک مہمان Hector Amaya بھی پروگرام میں شریک تھے یہ Sandeep Srivastava

Campaign کے فیئلڈ ڈائریکٹر ہیں یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہ بہت ہی شاندار پروگرام تھا۔ میں حضور سے مل کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کا پیغام بھی متاثر کن ہے خاص طور پر جب آپ نے عالمی امن کے بارے میں بات کی۔ یقین جانیں خلیفہ نے وہ کام کیا ہے جو اس ملک کے سیاست دانوں نے بھی نہیں کیا۔

• نارتھ Presbyterian Church سے ایک مہمان Beverly McCord کہتی ہیں کہ:

میں پچھلے آٹھ نو سالوں سے مختلف تقریبات میں شرکت کر رہی ہوں۔ ہمارا چرچ احمدی خواتین کے ساتھ پروگرام رکھتا تھا۔ یہ بعض اوقات چرچ میں اکٹھے ہوتیں اور بعض اوقات کسی احمدی کے گھر میں۔ ہم کوئی

ایسا موضوع چنتے تھے جس سے ہم اپنے خیالات کی نمائندگی کر سکیں، اکٹھے مل بیٹھ کر باتیں کرتے اور کھانا کھاتے۔ یہ بہت اچھے پروگرام تھے۔ اسی طرح ایک بار پھر ہم ایک دوسرے کی عبادت گاہ میں جائیں گے اور موضوع بحث مقرر کر کے اپنے اپنے مقدس صحیفہ کی روح سے اس پر بات کریں گے۔

اس پروگرام میں شرکت میرے لیے خوشی کا باعث ہے۔ میں حیران ہوں کہ کس طرح اس بڑے پروگرام کو آرگنائز کرنے کے لیے ایک بڑی ٹیم نے کام کیا ہے۔ یہ آپس میں کتنی ہم آہنگی سے کام کر رہے ہیں۔ ہر ایک کا اپنا کام ہے، شیڈول ہے، یہ بہت دلچسپ ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ بعض خواتین کارکنان اس پروگرام کے لیے گزشتہ چھ راتوں سے ٹھیک طرح سے سو بھی نہیں پائیں اور ہر ایک خوش ہے بعض غمگین بھی ہو رہی ہیں کہ اتنا بڑا پروگرام، اتنی محنت اور اب یہ جلدی سے ختم ہو رہا ہے۔ میں ان خواتین کی ٹیم سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔

خليفة کو دیکھ کر ان کی باتیں سن کر بہت سکون ملا۔ کسی کو عالمی امن کے لیے اس طرح کوشش کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ بہت اچھا احساس ہے۔ اگر لوگ اپنی خود غرضی کسی پڑوسی پر غلبہ پانے یا کسی دوسرے کے علاقے پر قبضہ کرنے یا کسی پر ظلم کرنے کے ایجنڈے کی بجائے اس پیغام کو سنیں تو دنیا میں امن ہو سکتا ہے۔ کاش ہم امن کو فروغ دینے والی مزید تقاریر سن سکیں اور لوگوں کو یاد دلاتے رہیں کہ انہیں ہمیشہ امن کی پیروی کرنی چاہیے اور کام کرنا چاہیے۔

۱۰۔ اس پروگرام میں Collon کاؤنٹی پولیس ڈیپارٹمنٹ سے LeRoy Thompson بھی شریک تھے، یہ کہتے ہیں کہ:

یہ ایک خوبصورت پروگرام تھا اور میں نے بہت کچھ سیکھا۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی نے حقیقتاً شاندار کام کیا ہے۔ کمیونٹی سے باہر دیگر افراد کے لیے خلیفہ کا پیغام بہت ہی اچھا تھا۔ پروگرام انتہائی منظم اور اچھی طرح سے پیش کیا گیا تھا۔ میری خواہش ہے کہ میں آپ جیسی کمیونٹی سے رابطہ میں رہوں اور مزید سیکھوں۔

• اس پروگرام میں Adeline Mora نامی ایک لڑکی بھی شریک تھی یہ کہتی ہے کہ:

یہ پروگرام بہت ہی شاندار تھا۔ حضور کی باتیں سن کر میں بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ جرمنی جماعت کے سربراہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور رات کے کھانے پر ان سے بات ہوئی۔

• ایک مہمان ڈاکٹر حلیم الرحمن صاحب کہتے ہیں کہ:

یہ بالکل ناقابل یقین تھا۔ مجھے تقریب انتظامات، مہمان نوازی، پنڈال، ماحول بہت اچھا لگا۔ مجھے اس تقریب میں مدعو کرنے کا شکریہ۔ میں اس احترام کا مستحق نہ تھا جو آپ کے لوگوں نے مجھے دیا ہے۔ یہ سب ماحول دیکھ کر آپ کی عزت افزائی سے میری آنکھیں نم ہو گئیں۔ میں اس یاد کو محفوظ رکھوں گا۔ میری طرف سے ہر فرد کا تہہ دل سے شکریہ یہ ادا کریں۔ مجھے بہترین انسانوں کے مابین وقت گزارنے کا موقع ملا، حقیقی انسان جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

• ایک مہمان Mary McDermott بھی اس پروگرام میں شریک تھیں، انہوں نے پروگرام کے لیے پارکنگ کی جگہ فراہم کی تھی یہ اپنی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ

ایسی حیرت انگیز شام کے لیے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں پہلے کبھی بھی زمین کے اس گرد آلود کی طرح سے اتنا خوش نہ ہوئی جتنا اس پروگرام کے لئے دینے پر ہوئی ہوں۔ یہاں آکر میں بہت اعزاز محسوس کر رہی ہوں۔ آپ سب کا شکریہ۔

• Laura نامی ایک خاتون بھی اس پروگرام میں شریک تھی یہ کہتی ہیں کہ:

اس پروگرام میں ہمیں شامل کرنے کا بہت شکریہ۔ یہ بہت ہی شاندار اور پیارا پروگرام تھا اور کھانا بہت ہی لذیذ تھا۔

• ایک مہمان Joshua Murray کہتے ہیں کہ:

ہمیں ویسا ہی کرنا چاہیے جو کہ اخلاقی طور پر اچھا لگے اور دنیا کی موجودہ صورت حال دیکھتے ہوئے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ یہ پیغام وقت کی ضرورت معلوم ہوتا ہے۔ نیز باہمی اتحاد کے اس پیغام کو نہ صرف اس کاؤنٹی بلکہ ساری دنیا کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

• Cindy Walker نامی ایک خاتون بھی اس پروگرام میں شامل تھی یہ کہتی ہیں:

میں تین سال سے ایک مبلغ سلسلہ کی ہمسائیگی میں رہتی ہوں۔ آج کی یہ تقریب میرے لئے بہت متاثر کن تھی۔ میرے لئے حیرت کی بات تھی کہ حضور نے اس موضوع پر بات کی جو میں نے کبھی سوچی بھی نہ تھی کہ ایک مسجد کے ماحول میں اس بات کا کیا اثر ہو گا۔ لیکن مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ ہم اس کمیونٹی کے ساتھ رہ رہے ہیں جہاں اس بارہ میں کافی غور کیا جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ (حضور انور) اس بات کو یقینی بنانا چاہتے تھے کہ وہ ان خدشات کا خاتمہ کریں اور میں پوری طرح یہ بات سمجھ چکی ہوں جتنا عرصہ میں یہاں رہ رہی ہوں مجھے اس جماعت سے محبت عزت اور شفقت کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔

• ایک مہمان Melissa McNeely اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ:

ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ آپ نے ہمیں مدعو کیا اور اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ ہم ایک گروپ لے کر آئے تھے کہ جماعت احمدیہ کی نئی مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہوں۔ مجھے امن اور باہمی اتحاد اور دوسری کمیونٹی سے میل جول پر مشتمل پیغامات بہت اچھے لگے۔ ہم سب اس کمیونٹی میں مسجد اور آپ سب کا اور جو آپ پیغام لائے ہیں کا استقبال کرتے ہیں۔ میں حضور کی اس بات کو داد دیتی ہوں کہ ہمیں لوگوں کے خوف کو دور کرنا چاہیے جو کہ اس مسجد کی تعمیر سے کسی کے بھی دل میں پیدا ہوا ہو۔ میں پھر اس بات کا اظہار کرتی ہوں کہ آپ کے بنیادی عقائد اور پر امن پیغام اور دنیا کی تکلیفیں دور کرنے کا پیغام بہت ہی خوب ہے۔

• ایک مہمان Abby Kirkendall کہتی ہیں کہ:

میرے لئے یہ ایک موقع تھا کہ میں کوئی ایسی مذہبی جماعت دیکھوں کہ جن کی عبادت کا طریقہ تو ہم سے مختلف ہے لیکن ہماری اقدار ایک جیسی ہی ہیں۔ میرے لیے یہ ایک شاندار تجربہ تھا۔ یہ میرے لئے باعث فخر تھا کہ میں اتنے اعلیٰ مرتبہ مذہبی رہنما کو ایسی ہی اقدار کے بارے میں بات کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو کہ سب کمیونٹیز کو اپنے اندر سمولینے چاہئیں۔ یہاں آنے سے پہلے میں حضور اور آپ کی جماعت کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی تھی۔ یہاں مجھے خدا کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا اور عقائد سے قطع نظر جہاں آپ کو خدا کی موجودگی کا احساس ہو وہاں آپ کو امن اور سکون ملتا ہے جو آج یہاں تمام افراد کو بلا امتیاز مذہب قوم و ملت ملا اور یہی چیز ہے جس کی ضرورت تمام کمیونٹیز کو ہے۔

• ایک مہمان خاتون Nicole Collier بیان کرتی ہیں کہ میرے لئے اس تقریب میں شمولیت ایک شاندار تجربہ تھا کہ کس طرح تمام کمیونٹی یہاں ایک مسجد میں خوش آمدید کہتی ہیں اور باہمی تفریق کو ختم کرتی ہیں۔ حضور انور سے ملاقات میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے۔ ویسے تو میں اپنے کام کے لحاظ سے بہت سے معززین سے ملتی رہتی ہوں لیکن حضور انور سے ملاقات میرے لئے سب سے بڑھ کر تھی۔ میں نے حضور کو صرف امن و آشتی کے بارہ میں بات کرتے سنا ہے اور انہوں نے کمیونٹی کو یقین دہانی کرائی ہے کہ یہاں مسلمانوں کی موجودگی سے کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ مسلمان کمیونٹی امن کی روادار ہے اور یہی ہے جو ہم سب کی مشترکہ اقدار ہیں۔ اس لئے لوکل کمیونٹی کو بالکل خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے۔ جب ہم یہاں پولیس کی میسر، کونسل کے ممبران، کانگریس کے ممبران جیسے بڑے عمائدین کو دیکھتے ہیں تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس مسجد کا ہونا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ میں آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں اور اس احساس کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی جو مجھے حضور کی موجودگی سے یہاں محسوس ہو رہی ہے۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ حضور نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکالا اور یہاں ٹیکساس تشریف لائے اور اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس بات کی ہمیں یقین دہانی کرائی کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ ہم سب مجموعی طور پر صرف امن کے خواہ ہیں، ہم نفرتوں کو دور کرتے ہوئے اور محبت کے ساتھ تمام انسانوں کا استقبال کرتے ہیں۔ یہی اصل پیغام ہے۔

• ایک خاتون Danna Pressler اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں:

ہم یہاں صرف دو منٹ کی مسافت پر رہتے ہیں اور ہمارے فرقہ کی مسجد بھی یہاں سے پانچ منٹ کی دوری پر ہے۔ ہمارے کچھ ہمسائے احمدی مسلمان ہیں اور ان کے ساتھ ہمارے بڑے اچھے دوستانہ تعلقات ہیں۔ جب وہ دوسرے لوگوں کو یہاں مسجد کے بارے میں بتا رہے تھے اور ان کو یقین دہانی کروا رہے تھے کہ یہاں مسجد بن رہی ہے اور آپ لوگوں کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ہم انتہا پسند مسلمان نہیں بلکہ پر امن مسلمان ہیں تو ایسی یقین دہانی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

• Joshua Espraza نامی ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج کی اس افتتاحی تقریب میں مجھے اور دیگر سینئر پادری حضرات کو دعوت دی گئی ہے کہ اس تقریب میں شامل ہوں اور مزید ارکھانوں میں شریک ہوں اور لوگوں سے بات چیت کا موقع ملے۔ میں اس بات کو بہت سراہتا ہوں کہ یہاں کس طرح حکمت کے ساتھ امن، اتحاد اور انصاف کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ اس بات کا احساس بھی ہوا کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن کا تعلق مختلف تہذیب و تمدن سے ہے لیکن وہ بھی ہماری زندگیوں میں خدا کی موجودگی اور انسانوں میں باہمی ہمدردی کا پرچار کرتے ہیں اور کیونکہ ہمارے اعمال کا ایک دوسرے پر بھی اثر ہوتا ہے اس لئے اس طرح مل بیٹھنا اور کھانا کھانا اور باتیں کرنا بہت ضروری ہے۔

میں اپنی اہلیہ کو بھی بتا رہا تھا کہ یہاں میزبانی بہت عمدہ تھی۔ یہاں پہنچتے ہی ہر چیز آرگنائزڈ تھی۔ لوگوں نے میزبانی کا حق ادا کیا۔ ہمارے سوالوں کے جواب دیے۔ کھانا بہت لذیذ تھا۔ مجھے یہ بھی احساس ہوا کہ ہم کیوں ایسی اچھی میزبانی اور لوگوں کو دعوت نہیں دیتے۔ مجھے یہاں آج پہلی دفعہ آنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ گویا میں اپنے گھر پر ہوں۔ میرے لیے یہ بہت عمدہ تھا۔

• Victoria Espraza نامی ایک خاتون کہتی ہیں کہ:

مجھے جو چیز یہاں سب سے نمایاں لگی وہ حضور کا خطاب تھا کہ کس طرح مختلف مذہبی اختلاف اور مختلف نظریات کے باوجود ہم سب آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایسی چیز ہے جس کا آج کل بین المذاہب ڈائیلاگ میں فقدان نظر آتا ہے۔ کسی کو اتنی حکمت اور دانائی کے ساتھ اس بارے میں بات کرتے ہوئے دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہوئی کہ اپنے مذہبی عقائد میں اختلاف کے باوجود تمام بنی نوع انسان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور ہمیں کس طرح آپس میں امن کے ساتھ ایک دوسرے کا احساس کرتے ہوئے رہنا چاہیے اور میزبانی ہر لحاظ سے بہت عمدہ تھی کہ کس طرح ہمارا خیال رکھا گیا اور سوالات کے جوابات دیے گئے جس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ اس سب کے لیے ہم آپ سب کے بہت شکر گزار ہیں۔

• ایک خاتون Beverly McCord صاحبہ کہتی ہیں کہ:

مجھے عالمی مذہبی رہنماؤں کو سننا اچھا لگتا ہے جو کہ لوگوں کو مسلسل امن کی ضرورت و اہمیت، اختلافات کے تدارک اور محبت کی طرف بلاتے رہتے ہیں۔ مجھے ہمیشہ ایسے پیغام سن کر خوشی ہوتی ہے۔ مجھے دوسروں کے خوف زدہ ہونے کی بھی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی کیونکہ یہ جماعت بہت محبت کرنے والی، احساس کرنے والی اور ہمیشہ خدمت خلق کرنے والی جماعت ہے۔ اگر کسی کو کوئی خوف ہو تب بھی اس جماعت کی خدمت خلق اور فلاحی کاموں کو دیکھ کر فوراً دور ہو جاتا ہے۔

• ڈاکٹر Robert Hunt جو پرنس اسکول آف تھیولوجی سدرن میتھوڈسٹ یونیورسٹی میں گلوبل

تھیولوجیکل ایجوکیشن کے ڈائریکٹر ہیں انہوں نے کہا کہ:

حضور نے جنگ کے خطرات سے نبیوں کی طرح انذار کیا ہے۔ حضور نے اسلام کے صحیح معنی بیان فرمائے کہ اللہ کے احکامات کی تعمیل کر کے لوگوں سے حسن سلوک کرنا ہے یہ نہیں کہ لوگوں کو قتل کرنا ہے۔

• Brian Havey جو کہ Allen علاقے میں جہاں مسجد واقع ہے پولیس کے سربراہ ہیں انہوں نے کہا کہ:

10 سال پہلے میں اس علاقے کا police chief بن گیا تھا اور اسی وقت سے احمدیہ مسلم جماعت نے ہمارے ساتھ اچھے تعلقات قائم کئے۔ ہمارا گہرا تعلق ہے اور ہم آپس میں تعاون کرتے ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ نے اپنے ممبران کو مقامی حکومت کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے کے بارے میں بڑی اچھی طرح سکھایا ہے۔

• Vudhi Slabisak ایک مقامی ہسپتال Spine Surgeon ہیں انہوں نے کہا کہ:

مجھے حضور انور کے پیغام کی جامعیت اور دوسروں کے لئے محبت اور امن کے پیغام سے حیرت ہوئی وہ تمام مذاہب کے لوگوں کو آپس میں جوڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

• عاطف ظہیر صاحب جو John Hopkins یونیورسٹی میں ریڈیالوجسٹ کے پروفیسر ہیں انہوں نے کہا کہ:

حضور انور نے اس تقریب اور مسجد کے ذریعہ مختلف طبائع اور مختلف مذاہب کے لوگوں کو جمع کیا۔ اب مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد کمیونٹی کو بہت فائدہ دے گی اور مقامی باشندوں کو امن اور محبت کے چادر میں لپیٹے گی۔ مجھے خلیفہ سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا اور انہوں نے انتہائی مفید باتیں بیان فرمائی تھیں۔ انہوں نے نہ صرف مقامی مسائل بلکہ دنیاوی مسائل کا ذکر فرمایا تھا۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَآمَرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 18 نومبر 2022ء)



خلافت فلائیٹ کے ذریعہ میری لینڈ روانگی

اور روح پرور مناظر

(9 اکتوبر 2022ء بروز اتوار)

(قسط 14)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر دس منٹ پر مسجد ”بیت الاکرام“ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز فجر ادا کرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ مسجد کے دونوں ہال مرد و خواتین سے بھرے ہوئے تھے۔ مارکیٹ بھی نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں اور ایک بڑی تعداد کے لیے مسجد کے باہر کھلے احاطہ میں صفیں بچھائی گئی تھیں۔ یہ سارا احاطہ نمازیوں سے بھرا ہوا تھا۔

امریکہ کی مختلف جماعتوں اور بڑے دور دراز کے علاقوں سے ہزار ہا میل کے سفر طے کر کے احباب ڈیس آکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے ہیں اور دیدار کا کوئی لمحہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور اپنی رہائش گاہ کی طرف جارہے ہوتے ہیں تو راستہ کے دونوں اطراف مرد و خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنی فدائیت اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ السلام علیکم حضور! اور انی معک یا مسعود کی صدائیں ان کے دل کی گہرائیوں سے نکل رہی ہوتی ہیں۔

بڑا ہی روحانی برکتوں سے معمور ماحول اور خوشی و مسرت کا سماں ہوتا ہے۔ جس سے مرو خواہ تین، بچے بوڑھے، چھوٹے بڑے سبھی فیض پارہے ہیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے لیے ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ اُسے مسجد کے اندر جگہ ملے۔ لیکن مسجد کے اندر تو جگہ محدود ہے صرف 225 افراد سما سکتے ہیں۔ جب کہ نماز پڑھنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ ڈیلس میں یہ نظارہ ہر روز دیکھنے کو ملتا تھا کہ نماز کے وقت سے دو دو تین تین گھنٹے قبل مسجد کے اندر جانے کے لیے لائن لگ جاتی تھی۔ تاکہ مسجد کے اندر جانے کے لیے جگہ پکی ہو جائے۔

یہ خلافت کے عاشق اور فدائی دو دو تین گھنٹے قطاروں میں محض اس لیے کھڑے رہتے تھے کہ مسجد کے اندر جا کر اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز ادا کر سکیں۔

ڈیلس میں جمعۃ المبارک کے روز تو یہ نظارہ بھی دیکھنے کو ملا کہ نماز فجر جو صبح سو اچھ بچے ہوتی تھی اور اس کے بعد پانچ تا سات منٹ کا درس ہوتا ہے۔ جب نماز اور درس ختم ہوئے اور ایک دفعہ مسجد جمعہ کی تیاری کے لیے خالی ہوئی تو اُسی وقت نماز جمعہ کے لیے باہر لائنیں لگنی شروع ہو گئیں۔ حالانکہ جمعہ کا وقت ایک بجے تھا۔ یہ فدائی اور عاشق پانچ چھ گھنٹے قبل ہی مسجد کے اندر نماز پڑھنے کے لیے لائنوں میں کھڑے ہو گئے ایک صاحب کہنے لگے کہ نامعلوم زندگی میں دوبارہ موقع آتا ہے یا نہیں۔ اس لیے ہم آج اس موقع کو کھونا نہیں چاہتے۔ اب ہم پانچ چھ گھنٹے اندر جانے کے لیے انتظار کریں گے۔ آج اس روئے زمین پر نظر دوڑائیں تو ایسی محبت، عشق اور فدائیت کی داستانیں جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نہیں ملیں گی۔

میری لینڈ کورواگی

آج پروگرام کے مطابق ڈیلس سے میری لینڈ ”مسجد بیت الرحمن“ کے لیے رواگی تھی۔ آج صبح سے ہی احباب کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لیے جمع تھی۔

دس بج کر پچاس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ باہر احباب کا ہجوم مسلسل نعرے لگا رہا تھا۔ حضور انور کی رہائش گاہ سے باہر تین فیملیز کھڑی تھیں جن کے گھروں میں قافلہ کے ممبران کو ٹھہرایا گیا تھا۔ حضور انور یہاں کچھ دیر کے لیے رُکے اور ان فیملیز سے گفتگو فرمائی۔ ان میں سے ایک فیملی نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور ان کے بیٹے کی شرٹ پر دستخط فرمادیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بیٹے نے جو شرٹ پہنی ہوئی تھی اس پر اپنے دستخط فرمادیئے۔

بعد ازاں حضور انور احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے مسجد بیت الاکرام کے سامنے کھلے احاطہ میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق لوکل مجلس عاملہ ڈیلس، ضیافت ٹیم، خدام کی سیکورٹی ٹیم اور دیگر کارکنان نے گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مرو خواتین مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور بچیاں الوادعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ازراہ شفقت ایک بار پھر اپنے ان عشاق کے درمیان تشریف لے آئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے۔ کچھ دیر کے لیے حضور بچیوں کے پاس بھی رُکے جو نظمیں پڑھ رہی تھیں۔

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ ڈیلس کے انٹرمیشنل ایئرپورٹ Fort Worth کے لئے روانہ ہوا۔

جماعت احمدیہ امریکہ نے آج کے اس سفر کے لیے بھی American Airlines کے ایک چارٹرڈ جہاز ERJ 175 کا انتظام کیا تھا۔ حضور انور کی آمد سے قبل سفر کرنے والے تمام احباب کا سامان جہاز میں لوڈ کیا جا چکا تھا۔ جہاز میں سفر کرنے والے احباب کی تعداد 69 تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ اس جہاز میں سفر کرنے والوں میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو ایس اے صاحبزادہ مرزا مغفور احمد،

نائب امراء میں سے مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ۔ مکرم وسیم ملک اور مکرم اظہر حنیف نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ شامل تھے۔

علاوہ ازیں انتصار ملی صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ امریکہ، ڈاکٹر فیضان عبد اللہ چیئر مین میڈیکل ایسوسی ایشن یو ایس اے، مکرم منعم نعیم چیئر مین ہیومنٹی فرسٹ امریکہ، مکرم شریف عودہ امیر جماعت احمدیہ کبایر اور ڈاکٹر تنویر احمد صاحب بطور ڈیوٹی ڈاکٹر ساتھ شامل تھے۔

مکرمہ امتہ المصور ممبر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ اور محترمہ نقاشہ احمد صاحبہ ممبر نیشنل عاملہ لجنہ امریکہ بھی اس سفر میں شامل تھیں۔

اس کے علاوہ مختلف جماعتوں کے صدر ان، دیگر عہدیداران، نیشنل عاملہ کے بعض سیکرٹریان اور مربیان کرام شامل تھے۔

امریکن ایئر لائن کے Eric Adduchio بطور کوآرڈینیٹر اس سفر میں شامل تھے۔

خلافت فلائیٹ 2022ء

اس سفر کے لیے بھی جو بورڈنگ کارڈ مہیا کیا گیا تھا اُس پر بھی (Khilafat Flight 2022) لکھا ہوا تھا۔ فلائیٹ کا نمبر KF.2022 تھا۔ بورڈنگ کارڈ کے ایک طرف یہ الفاظ درج تھے۔

Ahmadiyya Muslim Community USA 100

1920 – 2020 Centennial Khilafat Flight 2022

In the company of

Hazrat Mirza Masroor Ahmad

Khalifatul Mashih V (aba)

لکھا ہوا تھا۔

گیارہ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئر پورٹ تشریف آوری ہوئی۔ جہاز ایئر پورٹ کے ایک پرائیویٹ ایریا میں پارک کیا گیا تھا۔ ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی کو جہاز کی سیڑھیوں کے پاس لے جایا گیا۔ جہاں سے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہ العالی جہاز میں سوار ہوئے۔

بارہ بج کر دس منٹ پر جہاز ڈیلس کے انٹرنیشنل Fort worth سے بالٹی مور کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے لیے روانہ ہوا۔ قریباً دو گھنٹے 35 منٹ کے سفر کے بعد بالٹی مور (میری لینڈ) کے وقت کے مطابق تین بج کر 45 منٹ پر بالٹی مور ایئر پورٹ پر اترا۔ میری لینڈ اسٹیٹ کا وقت ڈیلس (ٹیکساس) سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئر پورٹ سے باہر تشریف لائے تو مکرم فلاح الدین شمس نائب امیر امریکہ۔ مکرم مختار احمد ہلہی نیشنل جنرل سیکڑیری، مکرم سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ امریکہ اور مکرم ڈاکٹر عدیل عبد اللہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں ایئر پورٹ سے جماعت احمدیہ امریکہ کے مرکز مسجد بیت الرحمن کے لیے روانگی ہوئی۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے امریکہ کے اس خطہ کے دور دراز شہروں اور بستیوں میں آباد حضور انور کے عشاق ہزاروں کی تعداد میں صبح سے ہی بیت الرحمن پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور مرد و خواتین اور بچوں بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے پیارے اور محبوب آقا کے دیدار کے لیے بے تاب تھا۔

میری لینڈ، بالٹی مور اور واشنگٹن کی جماعتوں کے علاوہ یہ عشاق ساؤتھ ورجینیا، نارتھ ورجینیا، York، فلاڈلفیا، نیویارک،

Queens Long Island, Brooklyn, Richmond, Willingbord, Sanjose
Pittsburg, Buffalo, Oshkosh, Binghamton, Hart ford, Charlotte, Lehigh
Valley, Fitchburg, Hawaii, Orlando, Fort worth, Research Triangle,
Syracuse, St. Paul

سنٹرل نیو جرسی، Tucson، Tulsa، جارجیا، بو سٹن، لاس اینجلس، ڈیٹروائٹ، سیٹل، ملوکی، نار تھ جرسی،
کو لمبس، الہاما، اور ہوسٹن کی جماعتوں اور علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔

علاوہ ازیں ہمسایہ ممالک میکسیکو اور Puerto Rico سے بھی احباب اپنے پیارے آقا کے استقبال کے
لیے پہنچے تھے۔

امریکہ کی بعض جماعتوں اور علاقوں سے بڑے طویل اور تھکا دینے والے سفر کرنے کے بعد احباب اور
فیملیز یہاں پہنچی تھیں۔

Miami سے آنے والے 1078 میل، Tulsa سے آنے والے 1220 میل، ہوسٹن سے آنے والے
1422 میل اور Tuscan سے آنے والے احباب 2280 میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ جب کہ
Los Angeles سے آنے والے 2653 میل، سیٹل سے آنے والے 2752 میل، اور San Jose
سے آنے والے احباب 2843 میل کا طویل سفر طے کر کے وہاں پہنچے تھے۔

علاوہ ازیں کینیڈا، برطانیہ، پاکستان، بنگلہ دیش، بولیویا اور ملک بلیز سے آنے والے احباب بھی یہاں حضور
انور کی آمد کے منتظر تھے۔

ان احباب میں سے ایک تعداد ایسے خاندانوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور ایدہ
اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا ایک ایک لمحہ بے تابی سے گزر رہا تھا۔ ایم ٹی اے کے کمرے
استقبال کے اس سارے منظر کو فلما رہے تھے۔

آخر وہ انتہائی بابرکت اور ہر ایک کے لیے یادگار لمحہ آپہنچا جب ٹھیک ساڑھے چار بجے حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور حضور انور وہیں گاڑی سے نیچے اتر آئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف ہر مرد و زن، بچوں نے گزرتا تھا۔ ایک بچہ منہ کے بل گرا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی پتہ کریں اس بچے کو چوٹ تو نہیں لگی۔ جب حضور انور نماز کی ادائیگی کے بعد واپس جا رہے تھے تو والدہ اپنے اس بچے کو لیے راستہ میں کھڑی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا حال پوچھا اور بچے کے چہرہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور دعا دی۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

جماعت احمدیہ امریکہ کے اس مرکزی سینٹر کا مجموعی رقبہ تقریباً 18 ایکڑ ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ امریکہ کی سب سے بڑی مسجد ”مسجد بیت الرحمن“ کی تعمیر 1994ء میں مکمل ہوئی تھی۔ اس مسجد میں ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

جماعت کے اس مرکزی کمپلکس میں مسجد کے علاوہ جماعتی دفاتر، مشن ہاؤس، ملٹی پریز ہالز، لائبریری، مینٹننگ روم، مرکزی کمرشل کچن، بک سٹور، گیٹ ہاؤس اور مختلف رہائشی اپارٹمنٹس ہیں۔

علاوہ ازیں Masroor Teleport ارتھ اسٹیشن MTA ہے نیز MTA یو ایس اے سٹوڈیو بھی بنایا گیا ہے۔ اب حضور انور کے یہاں قیام کے دوران مختلف جگہوں پر بڑی بڑی مارکیٹ لگائی گئی ہیں۔ جن میں سے بعض نمازوں کی ادائیگی کے لیے ہیں اور بعض میں کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ایک وقت میں ہزاروں لوگوں کو کھانا کھلانے کا انتظام ہے۔ مردوں اور عورتوں کی علیحدہ علیحدہ رجسٹریشن اور علیحدہ علیحدہ Covid ٹیسٹ کے لیے بھی انتظامات کئے گئے ہیں۔

اس وقت یہاں سینکڑوں خدام اور لجنہ کارکنات مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں۔ سیکورٹی کے انتظامات کے لیے بھی مختلف شعبے کام کر رہے ہیں۔

مسجد ”بیت الرحمن“ کو رنگ برنگے روشن قہقہوں سے سجایا گیا ہے۔ چراغاں بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ دن ڈھلتے ہی مسجد کے ارد گرد کا سارا علاقہ روشن ہو جاتا ہے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَاَمْرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 19 نومبر 2022ء)



سرائے خدمت کی سختی کی نقاب کشائی اور ملاقاتوں کے ذریعہ ازدیاد ایمان کے واقعات

(10 / اکتوبر 2022ء بروز سوموار)

(قسط 15)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر ”مسجد بیت الرحمن“ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

گیسٹ ہاؤس کا معائنہ

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ جماعت امریکہ نے مسجد بیت الرحمن کے بالمقابل ایک عمارت چھ لاکھ ڈالرز میں خریدی ہے اس قطع زمین کا کل رقبہ 4 ایکڑ ہے۔ اس عمارت کو RENOVATION کر کے بطور گیسٹ ہاؤس تیار کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

اس عمارت کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ عمارت SITTING روم، ڈائننگ روم، کچن اور چار بیڈ رومز پر مشتمل ہے اور اس میں تین باتھ رومز ہیں اور رہائش کے لحاظ سے دیگر تمام سہولیات مہیا ہیں۔ حضور انور نے عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور سیکرٹری جائیداد سے اس کی RENOVATION کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور عمارت کے بیرونی حصہ میں DECK پر تشریف لے گئے اور اس گھر کے قطع زمین کی حد بندی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ شعبہ جائیداد کی ٹیم گیسٹ ہاؤس کے باہر کھڑی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

اس عمارت کے ساتھ ہی ایک دوسرا گھر ہے جو جماعت نے سال 2018ء میں خریدا تھا۔ اس وقت مختار احمد ہلی صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت یو ایس اے اس گھر میں مقیم ہیں۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی اس گیسٹ ہاؤس کے ساتھ خاکسار کا گھر ہے۔ حضور کچھ دیر کے لئے تشریف لا کر برکت عطا فرمائیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ جماعت کی پراپرٹی ہی ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ جماعتی پراپرٹی ہی ہے۔ جماعت نے 2018ء میں خریدی تھی۔

حضور انور ازراہ شفقت اس گھر میں تشریف لے گئے اور گھر کے مختلف حصے دیکھے اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ بعد ازاں فیملی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

جب حضور انور گھر سے باہر تشریف لائے تو نیشنل سیکرٹری جائیداد نیاز بٹ صاحب نے بتایا جماعت اس گھر کے ساتھ ایک بڑا اسٹوریج تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ اس گھر کے قطع زمین کا رقبہ 2.2 ایکڑ ہے، اس طرح ان دونوں قطعات زمین کو ملا کر جماعت کے پاس 6.2 ایکڑ رقبہ موجود ہے۔

سرائے خدمت آمد

مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے اپنے مرکزی دفاتر کے لئے مسجد بیت الرحمن سے نصف میل کے فاصلہ پر ایک پراپرٹی پانچ لاکھ ڈالر کی قیمت میں خریدی ہے۔ جس کا نام ”سرائے خدمت“ رکھا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ”سرائے خدمت“ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

ایک بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سرائے خدمت تشریف آوری ہوئی۔ جہاں صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور ان کی عاملہ کے ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے سرائے خدمت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔ حضور انور LIVING ROOM، DINING ROOM اور کچن میں بھی تشریف لے گئے۔ حضور انور گھر کے پچھلے حصہ میں DECK پر تشریف لائے اور صدر صاحب سے زمین کے رقبہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ صدر صاحب نے بتایا کہ زمین کا رقبہ نصف ایکڑ ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے لائبریری اور کانفرنس روم کا معائنہ فرمایا۔ کانفرنس روم کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ پہلے ایک گیراج تھا اس کو RENOVATION کے بعد کانفرنس روم میں تبدیل کیا گیا ہے۔ کانفرنس روم میں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ایک پلیٹ سے کچھ حصہ لے کر تبرک فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور پہلی منزل پر تشریف لے گئے جہاں دو دفاتر اور دو بیڈ روم تیار کئے گئے ہیں۔ اوپر کے حصہ میں دو باتھ رومز بھی ہیں۔ اسی طرح گراؤنڈ فلور پر بھی دو باتھ روم ہیں۔ اس گھر کے تہہ خانے (BASEMENT) میں ایک GYM اور ایک گیم روم شامل ہے۔

معائنہ کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت سے باہر تشریف لائے تو یہاں ہمسایہ میں مقیم امریکن خاتون سامنے کھڑی تھی۔ اس نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اس سے پوچھا کہ

کیا ہم اچھے پڑوسی ہیں جس پر اُس نے جواب دیا کہ آپ لوگ بہت اچھے پڑوسی ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس بڑا گھر ہے۔ آپ کی زمین کتنی بڑی ہے۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہماری زمین نصف ایکڑ ہے۔

اس خاتون نے یہاں خدام سے کہا تھا کہ آج آپ کے لئے بڑا خوشی کا دن ہے۔ آپ کے خلیفہ آرہے ہیں۔ ہمارے گھر کا ڈرائیو آج خالی ہے آپ میٹک اسے استعمال کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوفہ کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں یہاں سے واپس مسجد بیت الرحمن کے لئے روانگی ہوئی۔

ایک بج کر تیس منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملیز ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 27 فیملیز کے 121 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج میری لینڈ (MARYLAND) کی مقامی جماعت کے علاوہ YORK، ساؤتھ ور جینیا، نارٹھ جرسی، ALBANY، WILLINGBORO، BUFFALO، BROOKLYN، نارٹھ ور جینیا، BALTIMORE اور BIGHAMTON MARRISBURG، LONG ISLAND کی

جماعتوں اور علاقوں سے فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ALBANY اور BUFFALO سے آنے والی فیملیز چھ سے سات گھنٹے کا سفر کر کے پہنچی تھیں۔

آج کے ملاقات کے پروگرام میں بھی بہت سے خاندان ایسے تھے جن کی خلیفۃ المسیح سے ان کی زندگی میں پہلی ملاقات تھی۔ ہر ایک کی اپنی کیفیات تھیں، ہر ایک کے اپنے جذبات تھے، بعض بیان کرنے کی ہمت اور سکت پاتے تھے۔ بعض نہیں پاتے تھے۔

تاثرات

• ناصر اقبال صاحب جماعت HARRISBURG سے فیملی کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے تھے۔ بات کرتے ہوئے رونے لگ گئے، کہنے لگے کہ میں ملاقات کا احوال بیان نہیں کر سکتا۔ ملاقات سے پہلے میں نے سوچا تھا کہ میں حضور سے یہ بات کروں گا لیکن اندر جا کر سب کچھ بھول گیا۔ آج مجھے اس قدر خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضور انور نے میرے بچوں کے لئے دعا کی ہے۔

• عدنان احمد صاحب جماعت ساؤتھ ورچینیا سے آئے تھے۔ ان کی بیوی رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے حضور انور کے چہرہ مبارک سے روشنی اور نور کی کرنیں نکلتی دیکھی ہیں۔ ہم نے کہا کہ حضور! ہم آپ سے اداس ہو گئے تھے۔ تو حضور انور نے فرمایا: تم پھر ملنے کیوں نہیں آئے تھے۔

• ایک خاتون راضیہ احمد صاحبہ نار تھ جرسی جماعت سے آئی تھیں۔ یہ بھی رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ میں نے 1940ء میں بیعت کی تھی لیکن آج تک میری کسی بھی خلیفہ سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ میں بہت خوش قسمت ہوں حضور انور نے انتہائی شفقت کا اظہار کیا اور مجھے تبرکاً انگوٹھی بھی دی۔

• ملک اظہر محمود صاحب جماعت میری لینڈ (MARYLAND) سے آئے تھے۔ یہ ایک بوڑھے آدمی تھے۔ چھڑی کے سہارے چلتے تھے اور چلنے میں دشواری ہوتی تھی۔ یہ رونے لگ گئے اور ان سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ کہنے لگے کہ میری زندگی کی صرف ایک ہی خواہش تھی اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتا تھا کہ اے اللہ! مجھے زندگی میں میرے پیارے سے ملاقات کروادے۔ آج اللہ نے میری دعا قبول کر لی۔ میرا دل سکون سے بھر گیا۔ اب میری زندگی کی اور کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ اب زندگی میں اور کچھ نہیں رہ گیا۔

• ایک گیمبئن دوست ALNAEH NYANGADO صاحب میری لینڈ سے آئے تھے۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ بار بار کہتے جا رہے تھے کہ حضور انور کو علم تھا کہ میں گیمبیا سے ہوں۔ حضور کو کیسے علم ہوا، حضور نے مجھے اور میری فیملی کو دعائیں دیں۔ اب مجھے اور کیا چاہئے۔

• ایک دوست عباد عثمان احمد صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب میں دفتر میں داخل ہوا تو میرا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔ میں بہت خوش نصیب تھا۔ میں ملاقات کے اس لمحے کو زندگی بھر یاد رکھوں گا اور دل کے قریب رکھوں گا۔

• عرفان الملک صاحب جماعت ساؤتھ ورچینیا سے آئے تھے۔ کہنے لگے حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک نور تھا۔ میں نے اتنا نور کبھی دیکھا ہی نہیں ہے۔ میری بیٹی نابینا ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ بہت فضل کرے گا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کی آنکھوں پر اپنی انگوٹھی لگائی۔ اب ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ اس کے لئے بہت بہتر کرے گا۔

• ایک دوست مبشر احمد صاحب جماعت BUFFALO سے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ کچھ بیان ہی نہیں کیا جاسکتا، الفاظ میں ڈھالنا ناممکن ہے۔ آج کی ملاقات ہمارے لئے، ہماری ساری زندگی کی جمع پونجی ہے۔ حضور انور نے بیٹیوں کی تعلیم کے لئے راہنمائی فرمائی اور فرمایا اس اس فیلڈ میں جاؤ اور خدمتِ خلق کرو۔

• ایک دوست عمیر احمد صاحب جو نار تھ ور جینیا جماعت سے آئے تھے کہنے لگے کہ آج حضور انور سے ہماری زندگی کی پہلی ملاقات تھی آج کا یہ لمحہ میرے لئے ایک ناقابل یقین لمحہ ہے۔

• محترمہ منصورہ ہمایوں صاحبہ جو کہ میری لینڈ جماعت سے آئی تھیں ملاقات کے بعد رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ میرا دکھ دور ہو گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ بس میرے والد صاحب میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے والد صاحب کی وفات پندرہ بیس دن پہلے ہوئی تھی۔ میں غزدہ تھی۔ حضور کو ملتے ہی سارا غم دور ہو گیا۔ اب مجھے سکون محسوس ہوتا ہے۔ بارہ سال پہلے میرے بھائی کو شہید کیا گیا تھا۔ والد صاحب اسی پریشانی میں اپنی باقی زندگی گزارتے رہے۔ لیکن آج ہمیں سکون مل گیا ہے۔ میرے لئے یہ ایسا لمحہ ہے کہ مجھے ہمیشہ اس کی یاد آئے گی۔

• ایک دوست لیتھ احمد رضوان صاحب نے کہا کہ ملاقات کا نظارہ بہت ہی پیارا تھا۔ ہمارے سامنے ایک چمکتا ہوا چاند تھا اور ہماری نظریں جھجکی ہوئی تھیں۔

• ایک دوست سہیل احمد علی الدین صاحب کہنے لگے کہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ خوشی تو اتنی ہو رہی ہے کہ مجھ سے بولا نہیں جا رہا۔ ہم حیدر آباد دکن سے ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَاَمْرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 19 نومبر 2022ء)



نومبا تعین واجتماعی ملاقاتیں نیز انصار ہاؤسنگ کمپلیکس کا معائنہ

(11 اکتوبر 2022ء بروز منگل)

(قسط 16)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سواچھ بجے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

غانا کی سفیر کی ملاقات اور غانا کی معاشی حالت
بہتر بنانے کے لئے حضور کی تجاویز

• پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور میننگ روم میں تشریف لائے جہاں امریکہ میں غانا کی سفیر Mahama صاحبہ حضور انور سے ملاقات کے لیے آئی ہوئی تھیں۔

ان کے ساتھ ملاقات میں فنانس آفیسر Ayishetu Shani صاحبہ اور کونسلر آفیسر Amidu Mohammed Karande صاحب شامل تھے۔

حضور انور نے غانا کے مختلف علاقوں میں اپنے قیام کے بارے میں بتایا اور فرمایا کہ جب 1970ء اور 1980ء کی دہائی میں میرا وہاں قیام تھا اس وقت سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی حالت وہاں اچھی نہ تھی۔ کیا اب اس میں بہتری آئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر سیاستدانوں کو احساس ہو جائے کہ انہیں اپنی قوم اور اپنے لوگوں کی خدمت کرنی ہے تو حالات بہتر ہوں گے۔

حضور انور نے سفیر سے فرمایا کہ آپ یہاں امریکہ میں بھی ملک کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں۔

غانا کی مسجد اور اقتصادی صورتحال کے بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ غانا کو سرمایہ داروں کو راغب کرنے کی ضرورت ہے۔ غانا میں Potential موجود ہے۔ اسے صرف Potential کے تمام راستوں کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

• حضور انور نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ غانا ترقی کر سکتا ہے اور پورے افریقہ میں سرکردہ ملک بن سکتا ہے۔ آپ کو اپنی سڑکوں کو بہتر بنا کر انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا چاہیے۔ آپ کا ملک ایک زرعی ملک ہے، کسانوں کی پیداوار مارکیٹ میں آنی چاہیے۔ اس کے لیے آپ کو سڑکوں اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: میں غانا کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں غانا سے محبت کرتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ یہ افریقہ کے بہترین ممالک میں شمار ہو۔

• سفیر صاحبہ نے بتایا کہ اس کی حضور انور سے سال 2008ء میں غانا میں ملاقات ہوئی تھی جب حضور صد سالہ خلافت جوہلی کے لیے غانا تشریف لائے تھے۔

حضور انور نے غانا کے لئے اپنی معیشت کو بہتر بنانے کے لیے بعض مخصوص طریقوں کا ذکر فرمایا: حضور انور نے فرمایا آپ کو غانا کے شمالی علاقہ جات میں شیا بٹر (Shea Butter) کی کاشت کرنی چاہیے۔ آپ اس سے صابن اور تیل بنا سکتے ہیں۔ یہ آمدنی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اگر میں وہاں ہوتا تو میں آپ کو دکھا سکتا تھا کہ اس کو کیسے کرنا ہے۔ شیا بٹر (Shea Butter) ایک آمدنی پیدا کرنے والی فصل ہے۔ لوگ اسے مغرب میں پسند کرتے ہیں۔ لہذا اپنی زمین کاشت کریں اور سرمایہ کاروں سے کہیں کہ وہاں شیا بٹر لگائیں۔ پرانی روایتی فصلوں کو چھوڑیں۔ عام طور پر آپ چاول وغیرہ اگاتے ہیں وہ آپ کے لیے فائدہ مند نہیں ہوں گے۔ آپ کو صرف سرمایہ کاری، مشینری اور شیا بٹر کی نئی اقسام کی ضرورت ہے جو پہلے ہی تیار ہو چکی ہیں۔

• حضور انور کے استفسار پر فنانس آفیسر نے بتایا کہ اس کا اپنا فارم ایک ہزار ایکڑ کا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پانچ فیصد ایکڑ شیا بٹر (Shea Butter) کاشت کرنے کے لیے استعمال کرو۔ حضور انور نے فرمایا اگر آپ ایسا کریں گی تو جب میں اگلی بار غانا آؤں گا تو میں ذاتی طور پر اس فارم کا بھی وزٹ کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: غانا کو پوری دنیا کے لیے ایک سرکردہ برآمد کرنے والا ملک ہونا چاہیے اور اسے مغرب پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ بجائے اس کے کہ آپ خود دوسرے ممالک سے مدد لینے والے ہوں بلکہ دوسرے غریب ممالک کی مدد کرنے والے بن جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ آپ میرا مشورہ اپنے ملک کے صدر تک پہنچائیں ان کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچائیں کہ میری خواہش ہے کہ ان کے دور میں غانا افریقہ کا امیر ترین ملک بن جائے۔ اس پر سفیر محترمہ نے کہا

کہ وہ چاہتی ہیں کہ غانا حضور انور کے مشورہ پر عمل کرے۔ حضور انور نے غانا کی زرعی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے جو مشورہ دیا ہے وہ ہمارے لیے ایک حقیقی اعزاز ہے۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے سفیر صاحبہ کو قرآن کریم اپنے دستخطوں کے ساتھ دیا۔ سفیر صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں غانا کا روایتی سکارف سوئٹر کے طور پر تحفے میں دیا اور حضور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں سفیر صاحبہ نے حضور کی خدمت میں ہاتھ اٹھا کر دعا کروانے کی درخواست کی۔ جس پر حضور نے دعا کروائی۔

فیملیز ملاقاتیں اور ان کے تاثرات

• یہ ملاقات گیارہ بج کر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

• آج صبح کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 151 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والے یہ احباب اور فیملیز مقامی جماعت Mary Land کے علاوہ دیگر پندرہ جماعتوں اور علاقوں سے آئے تھے۔ جن میں

Long Island, New York, Central Jersey, Brooklyn, Baltimore, North Virginia, Lehigh Valley, Dallas, Dayton, Connecticut & Charlotte

شامل تھے۔

• ان میں سے بعض احباب اور فیملیز لمبے فاصلے طے کر کے آئی تھیں Cleve land سے آنے والے 362 میل، Charlotte سے آنے والے 422 میل اور Dayton سے آنے والے 479 میل کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے جبکہ ڈیلس (Dallas) سے آنے والے 1342 میل کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ آج بھی ملاقات کرنے والوں میں سے بہت سے احباب اور فیملیز ایسی تھی کہ ان کی زندگی میں حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔

• ایک دوست سید عمران احمد جو کہ سنٹرل جرسی سے آئے تھے کہنے لگے کہ میری حضور انور سے کبھی بھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ بس میں تو حضور انور کے پُر نور چہرہ کو دیکھتا رہا۔ حضور نے ہماری بچیوں کے لئے دعا کی۔

• ایک دوست ہبہ اللہ واہلہ صاحب جو کہ جماعت میری لینڈ سے آئے تھے کہنے لگے کہ آج کی ملاقات ہمارے لئے ایک انتہائی غیر معمولی تھی۔ میرے دل میں خواہش تھی کہ حضور میرے ساتھ پنجابی میں بات کریں لیکن میں نے ظاہر نہیں کیا۔ جب میں دفتر میں داخل ہوا تو حضور میرے ساتھ خود ہی پنجابی میں بولنے لگے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ حضور! آپ نے تو میرے بتائے بغیر ہی میری خواہش پوری کر دی۔ پھر میں نے اپنے بیٹے کو ملاقات سے پہلے منع کیا تھا کہ تم حضور کے بالکل قریب نہ جانا، کچھ فاصلے پر رہنا ہے۔ حضور نے میرے بیٹے سے خود فرمایا کہ میرے قریب آ جاؤ اور فوٹو لے لو خود اپنے پاس کھڑا کر لیا۔ جب ہم باہر جانے لگے تو حضور نے دونوں بچوں کو واپس بلایا اور فرمایا تم دونوں پڑھتے ہو تو قلم بھی لے لو۔ یہ ملاقات ہمیں ساری زندگی یاد رہے گی۔

• مدثر نذر چیمہ صاحب جماعت بالٹی مور سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ آج ہم پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ہم نے ملاقات کی سعادت پائی۔ میں نے آج تک پوری زندگی میں حضور انور جیسا پُر نور چہرہ اور شفیق انسان نہیں دیکھا۔ مجھے تو ایسا لگا کہ ایک طرف سے مردہ جسم اندر گیا تو دوسری طرف سے روحانی

زندگی مل گئی۔ یہ دو تین منٹ میری ساری زندگی کے سب سے اچھے لمحات تھے۔ ان کی اہلیہ تو رونے لگ گئی تھیں اور کہنے لگی کہ حضور کی شخصیت میں تو انسان کھو جاتا ہے ایک دوسری دنیا میں چلا جاتا ہے میں تو بیان ہی نہیں کر سکتی۔

• ایک دوست قیوم ناصر صاحب جو بالٹی مور (Baltimore) جماعت سے آئے تھے کہنے لگے کہ میری تو ملاقات ابھی نہیں ہوئی تھی۔ مجھے آج ہی پتہ چلا ہے کہ میری ملاقات ہے۔ میں تو پوری رات اور آج صبح خدمت خلق کی ڈیوٹی کرتا رہا پھر تھوڑی دیر کے لئے سو گیا تھا۔ فون کرتے رہے لیکن میں سونے کی وجہ سے فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ آخر کسی نے مجھے ڈھونڈ لیا اور مجھے مسجد لے آئے۔ میں بہت ہی خوش قسمت اور خوش نصیب ہوں کہ میری پیارے آقا سے ملاقات ہو گئی۔ خدائی تقدیر ہی تھی کہ ڈھونڈنے والوں نے مجھے ڈھونڈ لیا۔

• ایک دوست ناصر احمد صاحب جماعت ڈیٹن (Dayton) سے آئے تھے کہنے لگے کہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ میری بیوی ایک انڈونیشین نو مباحثہ ہے۔ ان کی اہلیہ کہنے لگیں کہ حضور سے ملاقات ایک خواب لگتا ہے۔ مجھے اتنی خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ مجھے تو میری کئی مہینوں کی دعا کا پھل ملا ہے۔ میں گزشتہ کئی مہینوں سے دعا کر رہی تھی کہ اللہ ہماری خلیفہ وقت سے ملاقات کروادے۔ آج اللہ نے ہماری دعا سن لی۔

انصار ہاؤسنگ کمپلیکس کا وزٹ

• یہ ملاقاتیں ایک بج کے دس منٹ پر ختم ہوئیں۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر فہیم پونس صاحب نائب امیر امریکہ اور میر عمر احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور انصار ہاؤسنگ کمپلیکس کی پروگریس رپورٹ پیش کی۔ یہ ہاؤسنگ کمپلیکس مسجد بیت الرحمن سے پچاس میل کے فاصلے پر واقع Joppa Town میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کمپلیکس میں دو ہزار پانچ سو مربع فٹ سے لے کر تین

ہزار مربع فٹ کے 48 گھر تعمیر کیے گئے ہیں اور قریباً دس ہزار مربع فٹ رقبے پر مشتمل ایک کمیونٹی سنٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس سینٹر میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد کا ہال بھی بنایا گیا ہے۔

• حضور انور نے قبل ازیں سال 2018ء میں اس پراجیکٹ کا دورہ فرمایا تھا اور اس موقع پر تفصیلاً ہدایات دی تھیں۔ ان تمام ہدایات کے مطابق کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ ڈاکٹر فہیم قریشی صاحب نے اس موقع پر مکرم خرم بشیر صاحب کے لئے دعا کی درخواست کی۔ موصوف نے اس پروجیکٹ پر بے حد خدمت کی توفیق پائی ہے۔

• ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔

• بعد ازاں ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور نے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اجتماعی ملاقات اور سوالات کے جوابات

• پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں مرد احباب کی حضور کے ساتھ اجتماعی ملاقات کا پروگرام رکھا گیا تھا۔

• اس ملاقات میں 225 احباب شامل ہوئے۔ ان میں ایک بہت بڑی تعداد ایسی تھی جن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کی زندگی میں پہلی ملاقات تھی۔

• حضور انور نے ازراہ شفقت ان احباب کو بات کرنے کا موقع عطا فرمایا:

حضور انور نے فرمایا: جس نے بات کرنی ہے، کچھ کہنا ہے باری باری ہاتھ کھڑا کریں اور بات کرتے جائیں۔

• ایک نوجوان عثمان حیدر صاحب ربوہ سے آئے تھے۔ کہنے لگے یہاں تین سال سے اساکلم کیا ہوا ہے لیکن ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کو صبر کرنا پڑے گا ان شاء اللہ ہو جائے گا۔ جب کر رہے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔

• ایک دوست احتشام الحسن صاحب ربوہ سے آئے تھے جب انہوں نے اپنا تعارف کروایا تو حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے بھائی، عزیز تو جرمنی میں بھی ہیں، یو کے میں بھی ہیں، آئرلینڈ میں بھی ہیں۔

موصوف نے کہا کہ میں ربوہ میں ایف ایس سی کر رہا تھا اب ادھر آگیا ہوں۔ میری کامیابی کے لیے دعا کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

• ایک دوست سری لنکا سے آئے تھے کہنے لگے ہمارے کیسز ریجیکٹ ہو چکے تھے۔ حضور کی ہدایت پر جماعت نے ہمارے لیے بہت کوشش کی۔ اب ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہاں جو حالات خراب ہوئے تھے اس سے پہلے نکل آئے تھے؟ اس نے عرض کیا کہ ہم پہلے آگئے تھے۔

• ایک نوجوان نے عرض کی کہ میں 24 سال کا ہوں شادی کر کے آیا ہوں۔ ہائی اسکول کا ڈپلومہ کر رہا ہوں پھر آگے مزید پڑھنا ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔

• ایک دوست نے عرض کیا کہ میں پاکستان سے وہاڑی سے آیا ہوں آج یہاں صرف حضور کا دیدار کرنے آیا ہوں۔

• ایک بزرگ نے ہاتھ میں مائیک پکڑا اور عرض کیا کہ میں پیچھے بیٹھا ہوا تھا مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نظر نہیں آ رہے تھے تو میں نے مائیک صرف اس لئے پکڑا ہے کہ کھڑا ہو کر حضور کا دیدار کروں ورنہ میرا کوئی سوال، درخواست نہیں ہے۔

• ایک دوست نے عرض کیا کہ میرا بیٹا گیارہ سال سے ملائیشیا میں ہے اس کے لیے دعا کریں خدا تعالیٰ اس کی مشکلات دور فرمائے اور ہمارے ملنے کے سامان پیدا فرمائے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

• ایک نوجوان نے اپنی پڑھائی کا بتا کر مزید تعلیمی فیلڈ کے لیے رہنمائی چاہی تو حضور انور نے فرمایا میڈیسن کرو اور دنیا کے کام آؤ۔

• ایک دوست نے عرض کیا کہ سری لنکا سے آیا ہوں۔ یہاں کام بھی کر رہا ہوں۔ حضور انور نے اس نوجوان کو ہدایت فرمائی کہ شادی کرواؤ۔

• ایک دوست نے بتایا کہ سری لنکا میں آٹھ سال رہ کر آیا ہوں حالات کافی خراب رہے ہیں۔ بڑی مشکلات سے گزر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب اس طرح سفر پر نکلتے ہیں تو مشکلات تو آتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اب آپ یہاں پہنچ گئے ہیں ہمیشہ اپنے دین کو مقدم کرنے کا عہد کرو۔ خدا تعالیٰ فضل فرماتا رہے گا۔ عبادت کا حق ادا کرو یہ نہ ہو کہ امریکہ آئے ہو تو دنیا میں ڈوب جاؤ۔

• ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں سری لنکا سے آیا ہوں۔ حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ شادی کرواؤ اور ہمیشہ اللہ کو یاد کرو۔

• ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں برما سے آیا ہوں یہاں ریو جی کیس کیا ہے۔ وہاں پر لیکچرار تھا اب یہاں پی ایچ ڈی کر رہا ہوں۔ حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ بیوی بچے میرے ساتھ ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

• ایک دوست نے حضور انور کی خدمت میں اپنے یہاں قیام کے حوالہ سے بات کی تو حضور انور نے فرمایا اب آپ نے یہاں رہنا ہے یا واپس جانا ہے۔ فرمایا پاؤں جمالو۔ جاب کی آفر ہوئی ہے تو قبول کر لو اور یہاں رہو۔

• ایک بزرگ نے عرض کیا کہ پاکستان سے آیا ہوں۔ میری نظر گرتی جا رہی ہے، میرا دایاں گھٹنا خراب ہے کام نہیں کرتا۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کی عمر کیا ہے انہوں نے عرض کیا 92 سال ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اب تو گھٹنے خراب ہی ہونے ہیں۔

• ملاقات کرنے والے یہ احباب میری لینڈ کی مقامی جماعت کے علاوہ مختلف 27 جماعتوں اور علاقوں سے آئے تھے ان میں سے بعض بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے آئے تھے۔

Miami سے آنے والے پہلے 1056 میل، لاس اینجلس سے آنے والے 2670 میل اور Silicon Valley سے آنے والے افراد 2845 میل کا سفر طے کر کے اپنے پیارے کی ملاقات کے لیے پہنچے تھے۔

• ملاقات کے بعد ایک دوست اطہر احمد نوید صاحب جو نا تھ Virginia سے آئے تھے کہنے لگے اب مجھے اور کیا چاہیے اللہ تعالیٰ نے مجھے ملاقات کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ میں اللہ سے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگ سکتا۔

تاثرات

• ایک دوست فرحان صاحب نے بتایا کہ جیسے ہی حضور تشریف فرما ہوئے تو دل کی ساری ٹینشن دور ہو گئی اور مجھے تو اپنے سانس کی بھی آواز نہیں آرہی تھی۔ میرے دل کی خواہش خدا تعالیٰ نے پوری کر دی۔ میرے لیے تو کچھ بہت بڑا ہوا۔

• نسیم احمد صاحب جماعت Harris Burg سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میں تو حضور کو ہی دیکھتا رہا اور دعائیں کرتا رہا۔ میری حضور سے ملنے کی خواہش خدا تعالیٰ نے پوری کر دی۔

• تقی احمد باجوہ صاحب جو جماعت Harris Burg سے آئے تھے کہنے لگے میرے بیٹے کی عمر 2 سال ہے مجھے اس کے ساتھ ملاقات کا موقع ملا۔ دعا کے لیے کہا۔ لیکن جب مجھے مائیک ملا تو حضور کا جلال اتنا تھا کہ مجھ سے بات نہ ہو سکی۔

• ایک دوست محمد انظر طاہر ساؤتھ Virginia سے آئے تھے کہنے لگے کہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ حضور کے چہرہ مبارک پر بہت نور تھا جسے دیکھ کر انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔ میں نے فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

• ضیا الرحمن صاحب جماعت Harris Burg سے آئے تھے کہنے لگے میں تھوڑا اونچا سنتا ہوں آواز زیادہ نہیں آئی۔ لیکن میں سارا وقت حضور کو دیکھتا رہا۔ میں اپنے جذبات و احساسات بتا نہیں سکتا۔ بیان سے باہر ہے۔

• ایک صاحب ناصر سمیع صاحب نار تھ ور جینیا سے آئے تھے۔ کہنے لگے حضور کے سامنے ایسا تھا جیسے مجلس عرفان ہو رہی ہو۔ حضور انور کا اتنا فرمانا کہ خدا تعالیٰ فضل کرے ہمارے لئے یہی کافی ہوتا ہے اس سے دل کو بہت تسلی ہوتی ہے۔

• ایک نوجوان احتشام الحسن صاحب جماعت ساؤتھ ور جینیا سے آئے تھے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ حضور انور سے ملنے کی بہت خواہش تھی۔ حضور خواب میں دو دفعہ آچکے ہیں۔ میرے والد صاحب نے بھی خواب میں حضور انور کو دیکھا۔ آج میں ملاقات میں حضور کا چہرہ ہی دیکھتا رہا۔ میں نے حضور کو اپنی انگوٹھی بھی دی، حضور نے اپنی انگوٹھی سے مس کر کے دی۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت انسان سمجھتا ہوں۔

• پیر معین الدین شاہ صاحب فلاڈیلفیا جماعت سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ حضور انور نے مجھ سے پوچھا کہ تم کس علاقے کے پیر ہو۔ میں نے عرض کیا صوفی احمد جان صاحب کے خاندان سے ہوں اور مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ میرے ایک عزیز رشتے دار جو حال ہی میں امریکہ آئے ہیں وہ بھی اس اجتماعی ملاقات میں شامل تھے۔ حضور انور نے ہی مجھے اس عزیز کا بتایا کہ وہ بھی یہاں ہیں۔ یہ حضور انور کی برکت ہے کہ نہ صرف حضور سے میری پہلی ملاقات ہوئی بلکہ اپنے عزیز رشتے دار سے بھی میں پہلی دفعہ ملا۔

• مرد احباب کے ساتھ یہ گروپ ملاقات 6 بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔

خواتین کی اجتماعی ملاقات میں سوالات کے جوابات

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بجزہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں لجنہ کے گروپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اجتماعی طور پر شرف ملاقات پایا۔

• اس ملاقات میں مجموعی طور پر 245 خواتین اور بچیاں شامل تھیں جو امریکہ کی مختلف 28 جماعتوں سے آئی تھیں۔

• حضور انور نے فرمایا وہ خواتین جو کوئی سوال کرنا چاہتی ہیں یا کچھ کہنا چاہتی ہیں اپنے ہاتھ اٹھائیں۔ اس پر خواتین نے اپنے ہاتھ اٹھائے۔

اکثر خواتین نے اپنا تعارف کروایا اور اپنی فیملی ہسٹری کا ذکر کیا بعض خواتین نے اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ بعض طالبات نے اپنی پڑھائی کے حوالے سے حضور سے رہنمائی کی درخواست کی ان میں Health care، قانون، زراعت اور میڈیکل کی طالبات شامل تھیں۔

• بعض خواتین جو ملاقات میں شامل تھیں اور ان کی نئی نئی شادی ہوئی تھی انہوں نے حضور انور سے دعا کی اور نصیحت کی درخواست کی۔

• بعض خواتین نے اپنی بیٹیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے رشتوں کے حوالے سے دعا کی درخواست کی۔

بعض خواتین نے اپنے خوابوں کے بارے میں بیان کیا۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو باقاعدگی سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔

• خواتین کے گروپ کی یہ ملاقات 7 بج کر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔

نومبائین کی ملاقات

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دوبارہ مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں نومبائین کے گروپ نے حضور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

• اس گروپ میں 15 لجنہ ممبران تھیں اور تیس سے زائد مرد احباب تھے۔ خواتین ایک علیحدہ حصہ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ درمیان میں اسکرین لگائی گئی تھی۔

• نومبائین سے میٹنگ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عبد اللہ ڈپا صاحب مربی سلسلہ نے کی۔

• حضور انور کے سامنے دائیں طرف خواتین بیٹھی تھیں۔ نومبائع خواتین نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔ ایک نومبائع خاتون مراکش سے تھیں انہوں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ ان کے خاوند ایم ٹی اے العربیہ کو دیکھنے کی وجہ سے بیعت کی طرف مائل ہوئے اور اب اللہ کے فضل سے پوری فیملی احمدیت قبول کر چکی ہے۔

• مرد احباب نے بھی باری باری اپنا تعارف کروایا اور اپنے حالات بھی بیان کیے۔ ان نومبائین میں سے بعض ایسے افریقن امریکن بھی تھے جن کے آباؤ اجداد احمدی تھے لیکن یہ نوجوان جماعت سے دور ہٹ

گئے تھے۔ اب جماعت کے دوبارہ رابطہ اور کوشش کے نتیجہ میں ان کی یہ اولاد بیعت کر کے واپس آگئی ہے۔

گیمبیا سے ایک نومبائع تھے ان کے نام کے ساتھ چام (Cham) آتا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ گیمبیا میں ہمارے ایک مربی چام صاحب بھی ہیں۔ کیا آپ ان کے رشتے داروں میں سے ہیں۔ تو اس پر اس نومبائع نے کہا کہ یہ میرے رشتہ دار ہیں۔

• ان نومبائعین میں سے بعض ایسے بھی تھے جن کو بیعت کرنے کے بعد ان کی فیملی کی طرف سے مخالفت کا سامنا تھا۔ یہاں تک کہ بعضوں کی فیملی نے ان کو چھوڑ دیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب سے پوچھا کہ بیعت کے بعد وہ اپنے خاندان کی طرف سے کن مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ایک نومبائع نے بیان کیا کہ جب اس کی فیملی کو علم ہوا کہ میں نے بیعت کر لی ہے اور میں اب احمدی ہو چکا ہوں تو پوری فیملی نے شہر کو ہی چھوڑ دیا اور قطع تعلق کر لیا۔ لیکن میں احمدیت پر مضبوطی سے قائم ہوں۔

• ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے ابھی تک بیعت نہیں کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا آپ صبر سے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ سے تسلی مانگیں۔ پھر جب آپ کا دل پوری طرح مطمئن ہو تو آپ بیعت کریں۔

• Baltimore سے ایک نومبائع دوست Nacho صاحب تھے انہوں نے بتایا کہ ان کا Food Truck Business ہے اور اس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ بیعت کی ہے۔ حضور انور نے اسے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ کو دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔

• ایک پندرہ سالہ نوجوان نے احمدیت سے پہلے کی زندگی کے بارے میں بتایا کہ وہ بالکل مطمئن نہیں تھا۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر لحاظ سے مطمئن فرمائے۔

• نومبائےین کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا آپ سب سورہ فاتحہ سیکھیں اور نماز میں پڑھیں۔ یہ پڑھنی ضروری ہے۔ پھر اس کا ترجمہ سیکھیں اس کے معنی کا آپ کو پتہ ہونا چاہیئے۔

• ایک نوجوان جن کے والد صاحب احمدی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے والد صاحب کی دعا تھی کہ ان کے سب بچے احمدی ہو جائیں لیکن ابھی تک صرف وہ اکیلے ہی ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کا شرف پایا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا باپ کی دعا صرف ایک بچے کے لیے کام آئی۔ پھر حضور نے ان کو دعا دی۔

• ایک دوست Orlando Christopher R Meyer آف نے حضور انور کی خدمت میں ہاتھ پر بیعت کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت یہ درخواست منظور فرمائی اور اگلے دن بیعت کے انتظام کے لئے فرمایا۔

• ایک دوست جن کا تعلق بگلہ دیش سے تھا۔ انہوں نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کے والدین احمدی تھے لیکن یہ خود مذہب سے دور ہی رہتے تھے۔ ایک دن انہوں نے خواب دیکھا۔ جس کے بعد وہ نیویارک کی ایک مسجد کے پاس سے گزر رہے تھے تو دیکھا کہ اس مسجد پر احمدیہ مسلم جماعت لکھا ہوا تھا۔ اس کے بعد 2018ء سے 2020ء تک یہ باقاعدگی کے ساتھ اس مسجد میں جمعہ کے لیے آتے رہے۔ بالآخر ان کو بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اس کے بعد وہ جماعت کے اکثر پروگرام میں شامل ہوتے رہے۔ آج ان کی حضور سے ملاقات کی خواہش پوری ہوئی۔

موصوف نے کہا کہ مربی احتشام الحق کوثر صاحب نے میرے ساتھ بڑا وقت لگا کر بڑے صبر و تحمل کے ساتھ نہ صرف احمدیت کی تعلیم سکھائی بلکہ اپنے اعمال سے میرے لیے ہدایت کا موجب بنے۔

• آخر پر ایک خاتون نے اپنا اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت کا نام ان کے اصل نام کی مناسبت سے لیتے رکھا۔

• آٹھ بج کر دس منٹ پر یہ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

8 بج کر 35 منٹ پر حضور نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَاَمْرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 22 نومبر 2022ء)



مسرور ٹیلی پورٹ کا معائنہ، واقفین نو و واقفات اور سفر اء و سر کردہ لوگوں سے ملاقاتیں

(12 / اکتوبر 2022ء بروز بدھ)

(قسط 17)

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔
- صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

امریکہ میں سیر الیون کے سفیر کی ملاقات

- پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں سیر الیون کے امریکہ میں سفیر آئریل صدیق ابو بکر Wai صاحب حضور انور سے ملاقات کے لیے آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ سیر الیون میں

صحت اور تعلیم کے میدان میں مسلسل ہماری مدد کر رہی ہے۔ جماعت کا تعاون ہمیں حاصل ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہمارا فرض ہے۔ سفیر نے بتایا کہ بچپن میں انہیں احمدیہ اسکول میں داخلہ نہ مل سکا تھا وہاں معیار دیکھا جاتا تھا۔ میں معیار پر پورا نہ اتر سکا۔

• حضور انور نے ملک کی معیشت اور اقتصادی حالت کے بارے میں دریافت فرمایا کہ ملک کا سب سے بڑا ذریعہ آمدن کیا ہے؟ اس پر سفیر نے عرض کیا کہ سیرالیون زرعی ملک ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ زراعت پر زیادہ توجہ دیں۔ کوئی ماڈل فارم بنائیں تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ کس طرح زراعت کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔ آپ لوگ پرانے طریقوں پر انحصار کر رہے ہیں۔ اب نئی تکنیک اختیار کریں۔ جدید مشینری کا استعمال کریں اور جدید طور پر کاشت کاری کریں۔

• حضور انور نے فرمایا وہاں خواتین پرانے آلات کے ذریعہ چھوٹے لیول پر کساوا اور بعض دوسری فصلیں کاشت کرتی ہیں۔ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے یہ بھی ٹھیک ہے لیکن آپ لوگوں کو بڑے پیمانے پر کام کرنا چاہیے۔ حضور انور نے فرمایا سیرالیون کی زمین بہت زرخیز ہے۔

• حضور انور کے دریافت فرمانے پر سفیر موصوف نے بتایا کہ امریکہ میں سیرالیون کے چار لاکھ پچاس ہزار کے قریب لوگ رہتے ہیں۔

• اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو ایک بڑی تعداد ہے۔

• یہ ملاقات قریباً دس منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

اسٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک کی ایک پروفیسر کی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق پروفیسر Shobana Shankar صاحبہ نے حضور انور سے شرف ملاقات پایا۔

موصوفہ اسٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک میں تاریخ کی پروفیسر ہیں اور ان کا تعلق انڈیا سے ہے۔ تاریخ کے شعبہ میں ان کی خصوصیت افریقہ میں مختلف مذاہب، اقلیتی کمیونٹی اور بین الاقوامی انسانی ہمدردی ہے۔

پروفیسر صاحبہ نے عرض کیا کہ میں چند سال پہلے غانا میں رہی ہوں۔ وہاں کچھ عرصہ کے لئے گئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا میں نے غانا میں ایک عرصہ گزارا ہے۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ اگرچہ حضور نے کافی عرصہ پہلے ہی غانا چھوڑ دیا تھا لیکن حضور کا کام اب بھی وہاں زندہ ہے۔ حضور کے کام اب بھی باقی ہیں۔

پروفیسر صاحبہ نے عرض کیا کہ وہ مغربی افریقہ کے احمدیوں پر ایک کتاب لکھنا چاہتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اگر آپ کتاب لکھنا چاہتی ہیں تو پھر آپ کو وہاں جانا پڑے گا اور وہاں کے احمدیوں کے انٹرویوز کرنے پڑیں گے۔ آپ کو خود معلومات حاصل کرنا ہوں گی۔ خاص طور پر اگر آپ تحقیق کرنا چاہتی ہیں تو ہم آپ کی مدد کے لیے تیار ہیں۔ پروفیسر صاحبہ کی درخواست پر حضور نے فرمایا کہ مقامی زبانوں میں ترجمہ کرنے کے حوالہ سے بھی ہم آپ کی مدد کریں گے۔ پروفیسر صاحبہ نے بتایا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں لیکن ان کی دادی صاحبہ نے ان کو سکھایا تھا کہ ہندو ہونے کے باوجود مسلمانوں کا احترام کرنا چاہیے۔

• موصوفہ کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میں چار سال غانا کے انتہائی نار تھ کے علاقہ میں رہا ہوں اور چار سال ساؤتھ کے علاقہ میں رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا نار تھ اور ساؤتھ میں قبائلی سسٹم مختلف ہے اور ان کے مختلف کلچر ہیں۔ شمال میں مسلمان ہیں اور جنوب میں عیسائی ہیں اور جو جماعت کی تعداد بڑھی ہے وہ نار تھ میں ہے۔ ہمارے مشن ہاؤسز سکول اور ہسپتال ساؤتھ میں ہیں۔ سالٹ پانڈ میں ہمارا پہلا مشن ہاؤس اور مسجد ہے اور وہاں ہمارا ہیڈ کوارٹر رہا ہے۔

• پروفیسر صاحبہ نے گندم اگانے کے منصوبہ کے بارے میں پوچھا جس پر حضور انور نے فرمایا میں نے سوچا اگر نائجیریا میں گندم اگائی جاسکتی ہے تو یہاں غانا میں کیوں نہیں اگائی جاسکتی۔ تو میں نے وہاں تجربہ کیا اور یہ کافی کامیاب رہا۔ حضور انور نے فرمایا وہاں ہر قسم کی سبزیاں اگائی جاسکتی ہیں بشرطیکہ آپ کو مناسب سہولیات میسر ہوں۔

حضور انور کے استفسار پر پروفیسر صاحبہ نے بتایا کہ وہ اپنی کتاب میں لڑکیوں کے احمدی اسکولوں پر توجہ کرنا چاہتی ہیں۔ بہت سے افریقی پروفیسروں نے مجھے بتایا کہ احمدی اسکول میں پڑھتے تھے۔ افریقہ میں لڑکیوں کے لیے یہ بہترین احمدی اسکولز تھے جہاں لڑکیوں نے بہترین رنگ میں تعلیم حاصل کی۔ موصوفہ نے کہا کہ وہ افریقہ کے پرنٹنگ پریس اور احمدیہ اخبارات سے بھی متاثر ہیں۔ یہ اسلامی انگریزی اخبار جماعت احمدیہ نے ہی شروع کیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا ”The Truth“ اخبار تھا۔ پروفیسر صاحبہ نے کہا کہ میں اپنی کتاب میں یہ دکھانا چاہتی ہوں کہ جماعت احمدیہ نے افریقہ کی ترقی میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ افریقہ میں احمدیہ مسلم خواتین اور ان کی تعلیم پر اپنی تحقیق کو وسعت دینے کے لیے سیرالیون اور فرانکوفون ممالک کا بھی دورہ کریں۔

یہ ملاقات گیارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوفہ نے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

امریکہ میں گیمبیا کے سفیر کے سیکرٹری کی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں امریکا میں گیمبیا کے سفیر کے سیکرٹری Saikou Ceesay نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات پایا۔

حضور انور نے موصوف سے گیمبیا کے حالات کے بارے میں دریافت فرمایا۔ موصوف Ceesay صاحب نے گیمبیا میں جماعت کی تعلیمی و طبی خدمات اور دیگر منصوبوں اور پروگراموں پر شکریہ ادا کیا۔ موصوف

نے بتایا کہ وہ جاپان میں بھی رہے ہیں اور جاپانی زبان بھی بولتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ناگویا جاپان میں ہماری مسجد ہے اور انہیں وہاں جانا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت جو گیمبیا میں خدمات کی توفیق پا رہی ہے یہ ان شاء اللہ جاری رہیں گی۔ ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ موصوف نے تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

فیملی ملاقاتیں

• اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 37 فیملیز کے 162 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

• آج ملاقات کرنے والوں کے احباب اور فیملیز MaryLanad کی مقامی جماعت کے علاوہ دیگر مختلف 18 جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ albany سے آنے والی فیملیز 353 میل، Charlotte سے آنے والی 422 میل بوسٹن سے آنے والی 427 میل جب کہ Georgia سے آنے والی 661 میل اور Orlando سے آنے والے احباب اور فیملیز 874 میل کا طویل سفر طے کر کے آئے تھے۔

تاثرات

• آج بھی ملاقات کرنے والوں میں بہت سے ایسے احباب اور فیملیز تھیں جن کی زندگی میں حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔

جماعت Syracufe سے آنے والے ایک دوست طاہر احمد صاحب کہنے لگے کہ میری تو دنیا ہی بدل گئی ہے۔ اس سے اچھا دن میری زندگی میں نہیں ہو سکتا۔ میری پہلی ملاقات تھی۔ موصوف رور ہے تھے۔ جب حضور دور سے آتے تھے تو ہم دیکھ لیتے تھے لیکن آج میں انتہائی قریب تھا۔ میں بتا نہیں سکتا کہ میری کیا حالت ہے۔

• ایک دوست فاتح باجوہ Long Island جماعت سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں شروع میں بہت گھبراہٹا ہوا تھا لیکن جوں ہی میں اندر گیا اور نظر حضور انور پر پڑی تو میں نے اپنے دل میں بے انتہا سکون پایا۔ میں مسجد میں ڈیوٹی کر رہا تھا میری بیوی نیویارک میں تقریباً چار سو میل دور تھی وہ فوراً ٹرین کے ذریعے یہاں پہنچی ہے اور ہمیں ملاقات کا شرف نصیب ہوا ہے۔

• جماعت Atlanta سے آنے والے ایک دوست فضل الہی صاحب ملاقات کے بعد باہر آئے تو رونے لگ گئے اور بات ہی نہیں کر سکتے تھے۔ بڑی مشکل سے کہنے لگے کہ مجھے اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں ہے۔ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ میری ملاقات ہو گئی ہے۔ میں دس سال کا تھا اور دعا کرتا تھا کہ میری بھی خلیفہ وقت سے ملاقات ہو۔ آج 34 سال بعد میری ملاقات ہوئی ہے۔ حضور کے چہرے پر نور ہی نور تھا۔ میں دیکھ نہیں سکتا تھا۔ حضور انور نے ہمیں بہت دعائیں دی ہیں۔ میرے بیٹے کو پیدائش میں تھوڑا مسئلہ ہوا تھا اس کا آپریشن ہوا تھا۔ یہ وقف نو ہے۔ حضور انور نے اس بچے کو بہت دعائیں دی ہیں۔

• محمد واصف صاحب جماعت Cleveland سے آئے تھے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے ہم پاکستان میں تھے۔ حضور انور کو ٹی وی پر دیکھا کرتے تھے اور دعا کیا کرتے تھے کہ ہمیں بھی حضور سے ملنا نصیب ہو۔ آج اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں قبول کرتے ہوئے ہمیں ملاقات کی نعمت عطا کر دی۔ ملاقات سے ہمارے دل کو تسکین ملی ہے۔

حضور انور نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ نماز نہیں چھوڑیں کیونکہ ہم لا پرواہی کرتے تھے۔

• ایک دوست عتیق چوہدری صاحب بیان کرتے ہیں کہ ملاقات کے لئے بہت دیر سے انتظار کر رہا تھا۔ ہم صبح سات بجے کے آئے ہوئے تھے۔ جیسے ہی ہم ملاقات کے لیے اندر گئے تو پھر اس دنیا میں نہ رہے۔ اس وقت میرے جذبات ایسے ہیں کہ الفاظ میں بتا نہیں سکتا۔ ہم حضور انور کے خطبات سنتے ہیں اور ٹی وی پر حضور انور کو دیکھتے ہیں لیکن جو ملاقات میں جو کیفیت تھی وہ بیان نہیں کی جاسکتی۔

حضور انور نے ہمیں فرمایا نماز پڑھا کریں۔ حضور انور نے ہمیں نماز کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دلائی۔

• جماعت بالٹی مور سے آنے والے دوست عبدالملک ولی صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم بہت کچھ سوچ کر گئے تھے لیکن وہاں جا کر کچھ نہ کہا جا سکا۔ جو کہنا تھا وہ سب کچھ بھول گئے۔ حضور نے فرمایا بیٹے کی داڑھی ہے لیکن ابو کی داڑھی چھوٹی ہے۔ ابو نے مجھے ملاقات سے پہلے ہی کہا تھا کہ حضور انور یہ پوچھیں گے کہ تمہاری داڑھی بڑی اور ابو کی چھوٹی ہے۔

• ظہور طیب صاحب جماعت willinboro سے آئے تھے۔ کہنے لگے میں بیان نہیں کر سکتا میں نے تو کمرے میں نور ہی نور دیکھا ہے۔ حضور نے مجھ سے بہت پیار سے بات کی۔ مجھے بہت سکون ملا ہے۔ حضور نے مجھے نصیحت فرمائی ہے کہ اب جا کر جلدی شادی کر لو۔

• جماعت Charlotte سے ایک دوست شریف احمد صاحب ملاقات کے لیے آئے تھے۔ کہنے لگے زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات ہوئی ہے۔ آج میری زندگی کا بہترین دن ہے۔ اب معلوم نہیں کہ دوبارہ یہ دن نصیب ہو یا نہ ہو۔ ان کی اہلیہ رونے لگ گئیں۔ کہنے لگی کہ سب برکت حضور کے قدموں میں بیٹھنے میں ہے۔ جماعت کی خدمت میں ہے۔ مجھے جماعت کی وجہ سے بہت برکتیں ملی ہیں۔ میں نے بچوں کو بھی یہی سمجھایا ہے کہ جماعت کے کام کرو گے تو تمہیں برکتیں ملیں گی۔ جماعت کے علاوہ ہمارے پاس کچھ نہیں۔

ان کا بیٹا جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ساتویں سال میں ہے۔ کہنے لگا کہ حضور نے مجھے نصیحت فرمائی کہ پہلے اپنے خاندان کے افراد کو تبلیغ کرو۔ حضور نے مجھے بہت ہی پیار دیا۔

• ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے بڑھائی۔

نومبائین کی تقریب بیعت

نماز کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔ حضور انور کے دست مبارک میں بیعت کی سعادت پانے والے دوست Christopher R Meyers کا ہاتھ تھا۔ یہ صاحب گزشتہ تین ماہ سے زیر تبلیغ تھے اور نومبائین کے پروگرام میں شامل ہوئے تھے اور وہاں انہوں نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

کرسٹوفر صاحب کے ساتھ 3 نومبائین حمزہ الیاس صاحب، حماد احمد سلیم صاحب اور ہسپانوی نژاد دوست Roberto William Cerrato بھی بیعت میں شامل تھے۔

بیعت کی اس تقریب میں حضور انور کی افتاء میں نماز میں شامل ہونے والے تمام احباب اور خواتین شامل ہوئے جن کی تعداد 13 سو سے زائد تھی۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہم دستی بیعت کی سعادت حاصل کریں گے۔ بعضوں نے روتے ہوئے کہا کہ ہماری زندگی میں یہ پہلی بیعت کی ایسی تقریب تھی جس میں ہم شامل ہوئے۔

• بعضوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ جب ہمیں علم ہوا کہ آج نماز ظہر اور عصر کے بعد بیعت کی تقریب ہے تو ہم اپنے گھروں سے مسجد کی طرف بھاگے ہیں کہ وقت سے پہلے پہنچیں کہیں اس سعادت سے محروم نہ رہ جائیں۔

• بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسرور ٹیلی پورٹ مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل کا معائنہ

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ”مسرور ٹیلی پورٹ مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل“ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ایم ٹی اے کا یہ اسٹیشن مسجد بیت الرحمن کے بیرونی احاطہ میں واقع ہے۔

حضور انور نے سب سے پہلے نیٹ ورک آپریشن سینٹر (ٹرانسمیشن روم) کا معائنہ فرمایا اور ڈائریکٹر ٹیلی پورٹ چوہدری منیر احمد صاحب سے سسٹمز کے بارے میں بعض امور دریافت فرمائے۔

اس سینٹر میں کمپیوٹر سروسز، سیٹلائٹ، فائبر آپٹک آن لائن سٹریمنگ ٹرانسمیشن کے سسٹمز نصب ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس حصے کا بھی معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ٹیلی پورٹ کے MCR ماسٹر کنٹرول روم میں تشریف لائے جہاں سارے چینلز کے کنٹرول اور مانیٹرنگ سسٹمز نصب ہیں۔ حضور انور نے ڈائریکٹر ٹیلی پورٹ سے نارتھ اور ساؤتھ امریکہ سے ٹرانسمیشن کے بارے میں بعض امور دریافت فرمائے اور ہدایات دیں۔ بعد ازاں ڈائمننگ اور بورڈ روم سے ہوتے ہوئے حضور انور ٹیلی پورٹ کے دفتر میں تشریف لے آئے۔

ڈائریکٹر ٹیلی پورٹ چوہدری منیر احمد صاحب نے حضور انور کی خدمت میں دفتر کی کرسی کو برکت بخشنے کی عاجزانہ درخواست کی۔ حضور انور نے کچھ دیر کے لیے دفتر کی کرسی پر تشریف رکھی اور ڈائریکٹر صاحب کو ہدایت کی کہ آپ سامنے والی کرسی پر بیٹھ جائیں تاکہ تصویر میں آسکیں۔ بعد ازاں حضور پر جانے والی lobby تشریف لائے جہاں مسرور ٹیلی پورٹ کے اسٹاف کے ممبران ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے دوسری منزل کے بارے میں دریافت فرمایا۔ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ وہاں اسٹور کو تبدیل کر کے پوسٹ پروڈکشن کا آفس بنایا ہے۔

بعد ازاں حضور انور باہر برآمدے میں تشریف لے آئے اور چند لمحہ باہر بڑی سیٹلائٹ ڈش کا معائنہ فرمایا۔

واقعات نو کے ساتھ کلاس

• اس وزٹ کے بعد چھ بج کر پانچ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمن کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں واقعات نو کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیز فائزہ انور صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ تلاوت کا اردو ترجمہ آمنہ نور شاہ صاحبہ نے پیش کیا۔

• بعد ازاں ثوبیہ جمیل صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

حدیث مبارکہ کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ ہالہ مسرور صاحبہ نے پیش کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ دنیا کی عورتوں میں سے بہتر عمران کی بیٹی مریم تھی اور اس زمانے کی عورتوں میں سے بہتر عورت خدیجہ ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

• اس کے بعد عزیزہ ہامانیر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جب کہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموں و غموں اور کردو بے افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا لڑھی وقت کا نسخہ 1300 برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرام اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کون سی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے نا آشنا اور اس لذت سے جو اس وقت کے بعد ملتی ہے۔ نہ واقف محض ہی۔ ورنہ اگر ایک ایک شمع بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 501)

• بعد ازاں آبیہ شکرورک صاحبہ نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

• اس کے بعد ہبہ ہدایت چوہدری صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر شمار

خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس اردو نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزہ سلمیٰ طاہر صاحبہ نے پیش کیا۔

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جن کو اردو آتی ہے ہاتھ کھڑا کریں۔
اس پروا فقا تو نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے۔

• تو اس پر فرمایا کمال ہے 30 سے 40 فیصد ہیں جن کو اردو آتی ہے۔ باقی جو ہیں وہ بھی اردو لکھنا اور پڑھنا سیکھیں۔ اردو سیکھو تاکہ تم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اصل زبان میں سمجھ سکو اور ان سے رہنمائی لے سکو۔ ترجمہ کبھی بھی اصل متن سے انصاف نہیں کر سکتا۔ کسی حد تک تو ترجمہ احاطہ کرتا ہے لیکن مکمل طور پر نہیں۔ اگر آپ اپنا دینی علم بڑھانا چاہتی ہیں تو اردو سیکھیں۔ واقفات نو کو اردو سیکھنی چاہیے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں سمجھ سکیں۔

• حضور انور نے فرمایا: آپ میں سے کتنی ہیں جو قرآن کریم کا ترجمہ جانتی ہیں اور کتنی ہیں جو ترجمہ سیکھ رہی ہیں۔ (واقفات نو نے ہاتھ اٹھائے)

اس پر فرمایا: آپ سب کو قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا چاہیے۔ اگر نہیں سیکھیں گے تو آپ کو قرآنی مضامین سمجھ میں نہیں آئیں گے۔ قرآن کریم میں دی گئی ہدایات اور احکامات سمجھ نہیں آئیں گے۔ لازماً ترجمہ سیکھیں اور روزانہ ایک یا دو رکوع تلاوت کریں اور پھر اس کا ترجمہ بھی پڑھیں۔ اگر ممکن ہو تو یاد رکھنے کی کوشش بھی کرو یا کم از کم مشکل الفاظ کا ترجمہ یاد کرو۔ الاسلام ویب سائٹ پر لفظی ترجمہ موجود ہے وہاں سے سیکھنا شروع کریں۔ یہ آپ کی ڈیوٹی ہے۔

• بعد ازاں واقفات نو بچیوں نے حضور انور کی اجازت سے مختلف سوالات کئے۔

• ایک وقفہ نوراضیہ تبسم نے سوال کرتے ہوئے عرض کی کہ بچوں کو معاشرے کے بد اثرات سے بچانے کے لیے پبلک یا پرائیویٹ اداروں میں بھجوانے کی بجائے گھر میں اسکولنگ فراہم کرنے کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ اپنے بچوں کو گھر پر پڑھا سکتی ہیں اور ان کی ٹریننگ کر سکتی ہیں تو ابتدائی دس سالوں میں اپنے بچوں کو اسکول جانے کے بجائے گھر میں تعلیم دینا آجکل سب سے بہترین طریقہ ہے۔ لیکن اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کتنا وقت دے سکتی ہیں اور پھر یہ سمجھتی ہیں کہ آپ

کی قوت برداشت میں بہت اچھی ہیں۔ کیونکہ بچوں کو پڑھانا کوئی آسان کام نہیں۔ اس طرح نہیں کہ ایک چھوٹی سی غلطی پر آپ بچے کو تھپڑ مار دیں کہ غلط کیوں پڑھ رہا ہے۔ پس آپ نے صبر کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ اگر آپ کے صبر کا معیار اچھا ہے تو آپ پڑھا سکتی ہیں۔ موجودہ حالات میں یہ زیادہ بہتر ہے۔ بہت سی مائیں یہ کر رہی ہیں اور یہ طریق کافی کامیاب ہے۔ ایک مرتبہ جب بنیاد مضبوط ہو جائے اور بچے اپنے ایمان میں پختہ ہو جائیں، اپنے فرائض سمجھنے والے ہو جائیں اور اخلاقیات بھی سمجھ جائیں، اخلاقی اقتدار حاصل کر لیں یا یہ سمجھ لیں کہ دین ان سے کیا چاہتا ہے تو اس کے بعد آپ انہیں اسکول بھیج سکتی ہیں۔

ایک واقعہ نوبالہ مسرور نے سوال کیا کہ حضور میرے اسکول کی طرف سے مجھے بعض کتب دی گئی اور پھر ان کے مطالعہ کے بعد ان پر اپنا تجزیہ بیان کرنے کا بھی کہا۔ اس کتاب کا متن غیر اسلامی تھا۔ مثلاً اس میں دہریہ خیالات، تعدد ازواج، ڈرگز اور عریانی کے تصورات تھے۔ حضور کیا ایک احمدی کو ایسی اسائنمنٹ سے معذرت کر لینی چاہیے؟

۰ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ اپنے استاد کو بتا سکتے ہیں کہ میں نے کتاب پڑھی ہے اور آپ اس کے مضامین سے اتفاق نہیں کرتے۔ یہ غیر اخلاقی باتیں ہیں اور مذہب کی بنیادی تعلیمات سے دور کرتے ہیں اور میرے اخلاق کے خلاف ہے یہ میں پسند نہیں کرتی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اس پر اپنا تجزیہ پیش کروں تو اس کتاب میں تمام چیزیں لغویات ہیں اور ان باتوں کے حوالہ سے اپنا نقطہ نظر بیان کریں اور بتائیں کہ آپ کیوں اتفاق نہیں کرتیں۔ اپنی رائے دیں۔ اگر پھر وہ آپ کو صفر مارک دیں تو پرواہ نہ کریں۔

۰ ایک واقعہ نو تہمینہ منشاء نے کہا کہ کیا حضور خیال کرتے ہیں کہ ریشیا یوکرائن کی جنگ کے نتیجے میں اور خاص کر روس کی جانب سے یوکرائن کے اندر حالیہ بمباری کے بعد دنیا بدل جائے گی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ صرف ریشیا اور یوکرائن جنگ کا مسئلہ نہیں ہے، یہ تو اب بڑھتی جائے گی اور لگتا ہے کہ روس اور یوکرائن سے بھی آگے پھیل جائے گی اور اگر ساری دنیا اس میں ملوث ہو جائے گی۔ اگر ساری دنیا اس میں شامل ہو جائے تو پھر میں امید کرتا ہوں کہ لوگ سوچیں گے یہ سب کیوں ہوا ہے۔

لیکن اس وقت تک اس بات پر غور کرنے کے لیے بہت ہی تھوڑے افراد رہ جائیں گے۔ وہ تب میرے خیال میں اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکیں گے۔ اچھائی کی طرف جھکیں گے اور سچا مذہب ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔ اس وقت احمدی مرد و خواتین کا کام ہو گا کہ ان کی سیدھے رستے کی طرف رہنمائی کریں اور انہیں بتائیں کہ اب تم نے اپنی خواہشات کا مزہ کچھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایات اور احکامات کی پابندی کرو اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ اگر اب بھی اس پر عمل نہیں کرو گے تو پھر ایک اور جہنم مقدر ہو گی اور نیتجتاً دنیا تباہ ہو جائے گی۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہونے والا ہے لیکن کوشش کریں کہ کس طرح دنیا کو اللہ کی پہچان کروانے کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔

۰ ایک واقعہ نو تانیہ انجم قریشی نے سوال کرتے ہوئے عرض کیا گیا کہ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ جماعت میں بھی ایسے بچے جن کی ذہنی نشوونما کم ہوتی ہے یا معذور بچوں بالخصوص autism سے متاثر بچوں کو Stigmatize کیا جاتا ہے۔ حضور رہنمائی فرمائیں کہ اس Stigmatization کو کس طرح ختم کیا جاسکتا ہے اور کس طرح اس حوالہ سے برداشت اور تحمل پیدا کیا جاسکتا ہے؟

۰ اس پر حضور نے فرمایا: اگر لوگ ایسے بچوں کا خیال نہ رکھیں اور ان کے والدین کے جذبات کا خیال نہ رکھیں تو ایسے لوگ جاہل ہیں۔ اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔ ان سے مریض کی طرح ہی نیک برتاؤ کرنا چاہیے اور ان بچوں اور ان کے والدین سے ہمدردی کرنی چاہیے۔ یہی ایک راستہ ہے۔ میں ہمیشہ یہی کہتا آیا ہوں۔ آجکل autism یا اس کی ایک معمولی قسم ADHD عموماً 10 سے 15 فیصد لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ پس ہمیں اس کا ادراک کرنا چاہیے اور بچوں اور والدین کے جذبات کا خیال کرنا چاہیے اور انہیں بطور مریض ہی لینا چاہیے۔

۰ ایک واقعہ نو تمثیلہ مدثر صاحبہ نے سوال کیا کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے بھی دنیا قائم تھی تو پھر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم انسانوں کو بھی دینے کے بجائے صرف فرشتوں کو کیوں دیا گیا؟

۱۰۔ اس پر حضور نے فرمایا: یہ کہاں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ کہا کہ آدم ہی واحد انسان ہے جس کو سجدہ کرو یا اس کی مدد کرو یا احترام کرو؟ یہ نالو قرآن کریم میں ہے نہ ہی بائبل میں اور نہ ہی کسی قدیمی صحیفہ میں لکھا ہے۔ وہ آدم جس سے ہماری انسانی نسل کا آغاز ہوا ہے اس سے پہلے بھی بہت سے آدم تھے اور اللہ تعالیٰ نے اسی طرح فرشتوں کو حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ دیکھیں ایک مرتبہ حضرت ابن عربی رحمہ اللہ جو کہ بہت ہی پایہ کے دینی عالم ہیں اور تاریخ اسلام کی ایک مشہور شخصیت ہیں۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ جب وہ عمرہ کر رہے تھے تو انہوں نے رویا میں بعض اور افراد کو بھی عمرہ کرتے دیکھا جو کہ شکل و شہادت کے لحاظ سے مختلف تھے۔ ان سے حضرت ابن عربی رحمہ اللہ نے دریافت فرمایا کہ آپ آدم کی اولاد ہو؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ کس آدم کی بات کر رہے ہو؟ آدم تو بہت سارے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر ہے، لیکن آدم کوئی ایک نہ تھا۔ دنیا کو بنے صرف چھ ہزار سال تو نہیں ہوئے۔ دنیا تو لاکھوں کروڑوں سال سے قائم ہے۔ آسٹریلیا کے aborigines ہی دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا دین 45 ہزار سال سے قائم ہے اور اسی طرح بعض اور قدیمی قومیں بھی ایسے ہی دعوے کرتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہر دور کے آدم کے لئے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ موجودہ انسانی نسل 6000 سال پرانی ہے۔ اس سے قبل بھی بہت سے آدم تھے۔

۱۰۔ ایک واقعہ نونال مجید صاحب نے سوال کیا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے تو ایسی چیز بنانے کا مقصد کیا تھا جس نے بالآخر ختم ہی ہو جانا ہے؟

۱۰۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ یہ دیکھیں کہ آپ کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟ کیا آپ ہمیشہ رہنے والے ہیں؟ یہی سلسلہ ساری دنیا میں جاری ہے۔ ہر انسان جو پیدا ہوتا ہے ایک عرصے کے بعد فوت ہو جاتا ہے۔ بعض تیس سال بعد چالیس سال اور بعض سو سال تک۔ زندگی کا دورانیہ اتنا ہی ہے۔ اسی طرح دنیا کا بھی ایک دورانیہ ہے اور موت کے بعد کا بھی ایک عرصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دنیا کی ابتداء جیسے ایک زور دار دھماکے سے ہوئی یہی تم ماننے ہو اور یہی سائنس بھی کہتی ہے کہ دنیا کی ابتدا Big bang سے ہوئی۔ پھر اس سے ستارے نظام شمسی اور کائنات وجود میں آئی۔ اسی طرح فرماتا ہے کہ ایک وقت

آئے گا کہ پھر ہر چیز اسی Black hole میں واپس چلی جائے گی۔ سائنس بھی یہی کہتی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ پھر دوبارہ سے ایک بگ بینک کے ذریعہ ایک نئی دنیا کا آغاز ہو گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ ہماری دنیا کا آغاز اس طرح ہوا لیکن یہ دنیا بھی اربوں کھربوں سال پرانی ہے۔ تو اس چیز کی فکر نہ کریں کہ یہ کوئی جلد ختم ہونے والی ہے۔

• ایک واقعہ نوارفہ تنویر بٹ نے سوال کیا کہ حضور جب آپ کسی ملک سے اپنا دورہ مکمل کر کے تشریف لے جاتے ہیں تو احمدی بہت اداس ہو جاتے ہیں حضور کے کیا جذبات ہوتے ہیں؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کا کیا خیال ہے کہ میرے کیا جذبات ہونے چاہئیں؟ اگر آپ میرے جانے پر اداس ہو جاتے ہیں تو میرے جذبات کس طرح مختلف ہو سکتے ہیں۔ ایسا ہی ہوتا ہے لیکن کچھ دیر کے بعد آپ لوگ اپنے کاموں میں مگن ہو جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ میں آیا تھا اور چلا گیا۔ لیکن میں آپ کو کبھی نہیں بھولتا۔ میں ہر وقت آپ لوگوں کے لیے دعا کرتا رہتا ہوں۔ اسی طرح نظام چلتا ہے۔ اسی طرح جو شخص آپ کے شہر یا علاقہ یا زندگی میں آئے، اس کو بالآخر جانا ہے اور ہمیں اس کے لیے دعا کرنی چاہیے ہمیں ایک دوسرے کے لئے دعا کرنی چاہیے۔ اسی طرح ہم اپنے تعلق کو مضبوط کر سکتے ہیں۔ یہی آپ کو کرنا چاہیے اور یہی مجھے کرنا چاہیے۔

• عزیزہ کاشفہ وہاب مرزا نے سوال کیا کہ سورۃ النور کی آیت 36 میں اللہ تعالیٰ اپنے نور کے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ زیتون کے تیل سے روشن ہوئی ہے یہاں زیتون کے درخت کی کیا اہمیت ہے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا: زیتون کے تیل کی یہ خوبی ہے کہ وہ دھواں نہیں کرتا۔ اس سے صرف روشنی پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ایک چیز ہے۔ پھر زیتون اس علاقہ کی علامت کے طور پر بھی جانا جاتا ہے جس علاقہ میں زیادہ تر انبیاء مبعوث ہوئے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کو پسند بھی ہے۔ اس وقت میرے پاس قرآن کریم نہیں ہے لیکن آپ اس کی اگلی چند آیات دیکھیں تو وہاں اس کی اہمیت بھی بیان کی گئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ وقف نوہو کتنی عمر ہے؟

اس پر بچی نے عرض کیا کہ 13 سال کی ہوں۔

• حضور انور نے فرمایا 13: سال لیکن تمہاری انگریزی اچھی ہے۔ تو فائو والیم کنٹری سے اس کی تفصیل پڑھو۔ جہاں یہ آیت ہے وہاں اس کا جواب تفصیل سے دیا گیا ہے۔ یہی بات ہے جو میں نے بتائی ہے کہ زیتون کا تیل جلایا جائے تو دھواں نہیں ہوتا صرف روشنی ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا استعمال استعارہ کے طور پر کیا ہے۔ تمام انبیاء کی روشنی ہے اور سب سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی ہے۔

حضور انور نے سورہ نور آیت 36 کا بھی ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کے شمع دان میں ہوں وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہو اور روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو۔ اسی طرح انبیاء کی بھی روشنی ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔

• عزیزہ ہانیہ رحمان نے سوال کیا کہ کیا واقعات نو کو علم فلکیات میں جانے کی اجازت ہے جیسا کہ NASA یا Space میں کام کر سکتی ہیں؟

• فرمایا: ہاں اگر تمہیں اس میں دلچسپی ہے تو کر سکتی ہو۔ لیکن یہ بات یقینی بناؤ کہ جہاں کام کر رہی ہوں وہاں اپنے لباس کا خیال رکھو اور لباس اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو۔ کام کر سکتی ہو لیکن NASA میں جانے سے پہلے اجازت حاصل کر لو۔

• عزیزہ مریم مبارک احمد نے سوال کیا کہ کیا کوئی اتفاق نامی چیز بھی ہے یا پھر ہر ایک عمل کو اللہ تعالیٰ کی مرضی قرار دینا چاہیے؟

۱۰ اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ خدا پر ایمان رکھتے ہیں تو اگر آپ کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور پھر وہ بھی جائے۔ اسی طرح اگر آپ کہتی ہیں کہ فلاں شخص کا برتاؤ ایسا ہو وغیرہ اور آپ اس کے لئے دعا کرتی ہیں تو پھر ایسا ہو بھی جائے۔ تو آپ چونکہ خدا پر ایمان رکھتی ہیں تو یہی کہیں گی کہ اللہ تعالیٰ نے مدد کی ہے اور اگر ایسا نہ ہو تب بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اسی میں ہوگی۔ لیکن اگر کوئی دہریہ ہے تو وہ ان چیزوں کو اتفاق کہے گا۔ اگر کوئی چیز گم گئی ہے اور آپ اسے تلاش کرنے کے لیے دعا کر رہی ہیں اور اچانک آپ کے ذہن میں آجائے کہ وہ چیز تو فلاں جگہ رکھی تھی یا پھر وہ چیز آپ کو کہیں مل جائے تو آپ نے چونکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی، اللہ پر ایمان رکھتی ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے۔ جبکہ دہریہ کہے گا کہ اتفاقاً یاد آگیا کہ فلاں جگہ چیز رکھی تھی۔ فرق یہ ہے کہ جب آپ دعا کرتے ہیں اور پھر وہ چیز مل جائے تو یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد ہے۔ اگر آپ نے نہیں بھی کی، تب بھی یہی سوچنا چاہیے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہوتا ہے۔ اگر بغیر دعا کے بھی کوئی چیز مل جائے تب بھی وہ اللہ تعالیٰ کی ہی مدد سے ملی ہے۔ اگر کوئی خواہش بغیر دعا کیے پوری ہو جائے تب بھی ہمیں اسے اللہ تعالیٰ کی رضا قرار دینا چاہیے۔

۰ عزیزہ سعدیہ نوال نے سوال کیا کہ حضور استخارہ کرنے کا ٹھیک طریقہ کیا ہے؟ مثلاً اگر کوئی رشتہ آتا ہے تو کیا ہم اس پر غور کرنے سے پہلے استخارہ کریں یا پھر جب فیملیز وغیرہ مل لیں تب استخارہ کریں؟

۱۰ اس پر حضور انور نے فرمایا: جب تمہیں یا کسی لڑکی کو کوئی رشتہ آئے تو پہلے چھان بین کر لینی چاہیے کہ ظاہری طور پر لڑکا کیسا ہے، دینی معیار کیا ہے، برتاؤ کیسا ہے، اخلاق کیسے ہیں؟ اگر لڑکا اچھا ہے، فیملی اچھی ہے تو پھر استخارہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی طلب کریں کہ اگر یہ لڑکا میرے لیے بہتر ہے تو اللہ تعالیٰ مدد کرے۔ استخارہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کوئی خواب دیکھیں گے یا اللہ تعالیٰ آپ کو الہام کے ذریعہ بتائے گا کہ یہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ استخارہ یہ ہے کہ اگر یہ بہتر ہے تو میرے ذہن کے خدشات اور خوف دور ہو جائیں اور اس رشتے کو میرے لئے بابرکت بنا دے اور اگر یہ میرے لئے بہتر نہیں ہے تو پھر اس رشتہ کو میرے سے دور کر دے۔ بس یہ استخارہ ہے کہ آپ کے دل میں ایک تسلی پیدا ہو جاتی ہے۔ سو فیصد مشکل

ہوتا ہے لیکن 90 فیصد تک تسلی ہو جاتی ہے۔ اگر دلی تسلی ہو تو رشتہ قبول کر لینا چاہیے اور اگر تسلی نہیں تو انکار کر دینا چاہیے۔

• عزیزہ سائرہ حسین بھٹی نے سوال کیا کہ حضور کیا فرشتے بھی انسانوں کی طرح محدود زندگی رکھتے ہیں یا پھر جب اللہ تعالیٰ نے فرشتے بنا دیے تو پھر ہمیشہ رہتے ہیں؟

• فرمایا: فرشتوں کی کوئی جسمانی شکل نہیں ہوتی۔ دراصل اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو مختلف نام دیئے ہوئے ہیں مثلاً جبرائیل علیہ السلام جو انبیاء پر نازل ہوتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ کبوتر یا فاختہ کی شکل میں نازل ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انسانی شکل میں۔ لیکن اس کے باوجود ان کا کوئی جسمانی وجود نہیں ہوتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات کا مظہر ہیں۔ چونکہ ان کا کوئی جسم نہیں ہوتا تو یہ پیدا ہونے اور فوت ہونے کا محتاج نہیں ہوتے۔ تو ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی ہے جتنا چاہے زندہ رکھے۔ جیسا کہ ہر چیز فنا ہونی ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ فرشتوں کو کیسے ختم کرے گا۔ چونکہ ان کا جسمانی وجود نہیں ہے اس لیے یہ انسانوں کی طرح فوت نہیں ہوتے۔

• عزیزہ انشاں زہرہ میاں نے سوال کیا کہ کیا احمدی واقعات نو موسمیاتی تبدیلیوں کے نقصانات کو روکنے کے لئے کچھ کر سکتے ہیں؟

اس پر فرمایا: آپ کو زیادہ درخت لگانے چاہئیں۔ پھر گاڑی انتہائی ضرورت پر استعمال کریں یہ نہیں کہ سو گز دور برگر کی دکان پر جانے کے لئے گاڑی نکال لیں۔ ماحول کو آلودہ نہ کریں۔ Carbon Emissions کم کریں اور اس کے لیے درخت لگائیں۔ ہر واقعہ نو کو سال میں کم از کم دس درخت لگانے چاہئیں اور اس طرح ہم ہزاروں درخت لگالیں گے اور اس سے بھی مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ لوگوں میں آگہی پیدا کرنی چاہیے اور لوگوں کو ان کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائیں کوشش کریں کہ Climate change اور greenhouse effect کے بڑے پروموٹر بن جائیں۔ تو اس طرح آپ اپنے ملک اپنے علاقہ اور شہر کی مدد کر سکتے ہیں۔

• عزیزہ ہبہ الحئی مشکوٰۃ نے سوال کیا کہ کیا تمام موصی جنت میں جائیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمیں یہ امید کرنی چاہیے کہ یہ سب جنت میں جائیں کیونکہ انہوں نے اپنی دولت کا ایک بڑا حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے کام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا دین پھیلانا چاہتا ہے اور نیک بھی ہے۔ یہ نہیں کہ جو موصی ہو کر پانچ نمازیں بھی نہ پڑھتا، ہو لڑائی جھگڑے کرتا ہو، بری عادات ہوں، اخلاقی حالت ٹھیک نہ ہو اور پھر امید ہو کہ وہ لازماً جنت میں جائے گا، تو ایسا نہیں ہو گا۔ اگر کوئی مذہب سے عقیدت رکھتا ہے، پنجوقتہ نماز کا التزام کرتا ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد قائم کرتا ہے، اچھی اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دین کی ترویج کے لیے اتنی بڑی مالی قربانی کرتا ہے تو جب یہ تمام خوبیاں اکٹھی ہوتی ہیں تو وہ شخص بلاشبہ جنتی ہے، تمام باتیں دیکھی جاتی ہیں، تمام خوبیاں ہوں اور پھر زندگی بھر مالی قربانی اور وفات کے بعد ایک بڑی رقم اللہ کی راہ میں دے تو پھر امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا اور جنت میں مقام دے گا۔

• عزیز فاتحہ مسرور نے سوال کیا کہ میری بہن اور میں بڑی باقاعدگی سے مسجد جاتے ہیں ہماری جماعت کافی بڑی ہے لیکن ہماری عمر کی لڑکیاں مسجد نہیں آتیں تو پھر میں اور میری بہن کس طرح احمدی سہیلیاں بنا سکتے ہیں؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا: دیکھیں بچیوں پر تو پنج وقتہ نماز مسجد میں جا کر ادا کرنا فرض نہیں ہے۔ آپ جاتی ہیں تو اچھی بات ہے۔ لیکن ایسا بھی نہیں کہ صرف آپ جاتی ہوں گی اور بھی بچیاں ہوں گی جو کہ مسجد آتی ہوں گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر اس بچی نے عرض کی کہ حضور بڑی عمر کے لوگ ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا چلو پھر ان بڑی عمر کے لوگوں سے کہا کرو کہ وہ اپنی بیٹیوں کو بھی لے کر آئیں۔ انہیں بھی پتہ چلے گا کہ آپ آتی ہیں اور وہ اپنے گھروں میں جا کر بیٹیوں کو بھی کہیں گے کہ کم از کم ہفتے میں ایک دو مرتبہ مسجد آجایا کریں۔ دوسرا مسجد کے علاوہ بھی دیکھ سکتی ہیں اچھی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اپنے آس پڑوس میں دیکھیں۔ اپنے اجلاسات اور میٹنگز میں بھی مل جائیں گی۔ واقفات نو کی یہ کلاس 7 بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

واقفین نو کے ساتھ کلاس

بعد ازاں سات بج کر دس منٹ پر پروگرام کے مطابق واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیز مصباح الدین صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کا اردو ترجمہ حافظ اسید اللہ ورک نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیز م حبیب ظفر اعوان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

حدیث مبارکہ کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیز احمد نور بہاد نے پیش کیا۔

حضرت ابو عبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس کے قدم خدا کی راہ میں غبار آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ)

۱۰ اس کے بعد عزیز م سید نواس احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہو اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے، یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لیے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں، بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا، تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔ اس لیے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو نصیحت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے۔ اگر کوئی نجات ہے حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لیے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں، اللہ ہی کے لیے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اس کی روح بول اٹھے:

أَسَلَّمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

جب تک انسان خدا میں کھو یا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نہیں زندگی نہیں پاسکتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 501-502)

۰ اس اقتباس کا انگریزی ترجمہ عزیز مہار احمد وڑائچ نے پیش کیا۔

۰ اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

۔ خدمت دین کو اک فضل الہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

عزیزم عقیل احمد اکبر نے خوش الحانی سے پیش کیا اور اس نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزم معین احمد نے پیش کیا۔

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اردو بولنی سیکھو، پڑھنی سیکھو تاکہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اصل صورت میں پڑھ سکیں۔ ترجمہ تو اصل متن سے انصاف نہیں کر سکتا۔ اس طرح سمجھ سکیں گے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہم سے کیا چاہتے تھے۔

• حضور انور نے فرمایا: پھر اس سے بھی زیادہ ضروری یہ ہے کہ جب تلاوت کر رہے ہو تو اس کا مطلب بھی سمجھنے کی کوشش کرو۔ روزانہ قرآن کریم کا ایک رکوع ترجمہ کے ساتھ تلاوت کرو۔ لفظی ترجمہ بھی الاسلام ویب سائٹ پر موجود ہے۔ کچھ پارے تو ہیں باقی بھی جلد آجائیں گے۔ پس ترجمہ قرآن کریم سیکھنے کی کوشش کرو تاکہ آپ کو سمجھ آئے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے کیا چاہتا ہے۔ کیا احکامات ہیں۔ مذہب پر عمل کرنے کی کیا ہدایات ہیں۔ ٹھیک ہے بس یہ دو باتیں ہمیشہ یاد رکھو۔

نیز فرمایا: ہر ایک اور ضروری چیز پنجوقتہ نمازیں ہیں۔ نمازوں کی ادائیگی کبھی بھی کسی صورت میں نہیں بھولنی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ ہاتھ اٹھائیں جنہوں نے پانچ نمازیں پڑھی ہیں۔ پھر فرمایا: پانچ نمازیں ہر ایک مسلمان پر فرض ہیں۔ آپ سب کو پانچ نمازیں ادا کرنی چاہیں۔

• بعد ازاں واقفین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کی اجازت سے سوالات کیے۔

• عزیزم تیمور عبداللہ نے سوال کیا کہ وہ کون سی ایسی چیز ہے جس میں یو ایس اے جماعت کے ممبران کو انفرادی اور اجتماعی طور پر بہتری کرنی چاہیے؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا: روزانہ پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کریں۔ یہ وہ ایک چیز ہے جس میں ہر ایک ممبر جماعت کو ٹارگٹ بنالینا چاہیے کہ وہ روزانہ پانچ نمازیں ادا کریں گے۔ یہ نہیں کہ صرف نماز ادا ہو بلکہ مکمل توجہ سے ادا کی جائے۔ جب آپ نماز پڑھیں گے تو پھر آپ اپنی ذمہ داری سمجھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے اور پھر آپ مذہب کے بارے میں مزید علم حاصل کریں گے اور اپنی ذمہ داریاں سمجھیں گے۔

• عزیزم احتشام نجیب چودھری نے سوال کیا کہ خلافت سے قبل کس طرح حضور نے خلیفہ وقت سے قرب کا تعلق قائم رکھا۔ خاص کر جب کہ حضور اتنی دور غانا میں تھے اور پھر خلافت کے یو کے منتقل ہونے کے بعد حضور ایک عرصہ ربوہ میں رہے۔ حضور ہمیں امریکہ میں رہنے والوں کو کیا نصیحت فرمائیں گے کہ ہم بھی اسی طرح خلافت سے قرب حاصل کر سکیں۔

• اس پر حضور انور نے فرمایا: میری پرورش ایسے ماحول میں ہوئی تھی جس میں یہ سکھایا گیا تھا کہ خلافت کے بغیر کوئی زندگی نہیں، کوئی روحانی زندگی نہیں۔ جب میں وقف کر کے غانا گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو باقاعدگی سے خطوط لکھتا تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو بھی اسی طرح باقاعدگی سے خطوط لکھتا تھا۔ پھر میں اپنے لیے دعا بھی کرتا رہتا تھا کہ میں ہمیشہ خلافت کے قریب رہوں اور کبھی بھی ایسا کچھ نہ کروں کہ جس سے خلیفہ وقت کو تکلیف ہو۔ یہ دو چیزیں ہیں جن سے آپ خلافت سے تعلق مضبوط کر سکتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح سے زندہ تعلق قائم رکھیں اور پھر خلیفہ وقت کے لئے مسلسل دعائیں کرتے رہیں۔ اپنے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان میں پڑھائے اور خلیفۃ المسیح سے تعلق میں ترقی اور مضبوطی عطا فرمائے۔

• عزیزم قمر احمد خان نے سوال کرتے ہوئے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ سورہ نساء کی آیت نمبر 120 میں فرماتا ہے کہ شیطان ان کو گمراہ کرے گا اور وہ اللہ کی تخلیق میں تغیر کریں گے۔ طبی میدان میں ترقی اس نچ پر پہنچ چکی ہے کہ ہم اپنی شکل و شباہت بہتر کر سکتے ہیں جیسا کہ کاسمیٹک سرجری بوٹوکس اور مختلف ٹرانسپلانٹ وغیرہ کے ذریعہ۔ کیا یہ طریقہ قرآن کریم کی اس ہدایت کے خلاف ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ علم اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمایا ہے اور یہ علم انسان کی بہتری کے لیے ہے۔ یہ کوئی تبدیلی تو نہیں ہے۔ یہ انسانی زندگی بہتر بنانے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دوسری قسم کی بھی تبدیلی یا تغیر کرو گے جو کہ تمہیں جہنم میں لے جائے گا اور اس سے معاشرے کا امن برباد ہو جائے گا۔ یہ کلوننگ ہے۔ کلوننگ منع ہے۔ اس کے ذریعہ آپ انسان کی تمام خصوصیات تبدیل کر دیتے ہیں اور اسے جانور بنا دیتے ہیں اور اسی طرح کسی جانور کی شکل تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہ منع ہے۔ اس کے علاوہ تمام دیگر چیزیں انسان کی بہتری کے لیے ہیں اور یہ جائز ہیں۔

• اس کے بعد عزیزم مصطفیٰ احمد ظفر اللہ نے سوال کیا کہ بعض اوقات ہم بطور وقف نوبہ خیال کرتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ اور جماعت کے مختلف کام کر رہے ہیں اور باقاعدہ وقف کرنا ضروری نہیں ہے ہم اپنے آپ کو کیسے motivate کر سکتے ہیں؟

• اس پر حضور نے فرمایا: آپ کو یہ دیکھنا ہے کہ کیا آپ کے والدین نے ایک مختصر وقت کے لئے یہ قربانی دی تھی اور اپنے بچے کو وقف کیا تھا؟ یا پھر مستقل خدمت کے لئے کیا تھا۔ آپ اس بات کا احساس کریں آپ کے والدین نے آپ کی تمام زندگی احمدیت کی خدمت کے لیے پیش کی تھی۔ ایم ٹی اے، سیکیورٹی وغیرہ میں مختصر دورانیہ کے رضا کارانہ کام کرنا کافی نہیں ہے۔ اس لیے میں نے کہا ہے کہ 15 سال کی عمر کو پہنچ کر آپ تجدید عہد کریں کہ آپ اپنا وقف زندگی جاری رکھیں گے اور پھر 21 سال کی عمر میں پھر دوبارہ تجدید عہد کریں۔ مرکز کو باقاعدہ اطلاع دیں کہ آپ کس فیلڈ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کب تک تعلیم جاری رہے گی۔ مرکز سے پوچھیں کہ آیا جماعت کو میری خدمات کی ضرورت ہے؟ یا پھر آپ اپنی

فیلڈ میں جاب کریں اور تجربہ حاصل کریں۔ مرکز آپ کی اس بارے میں رہنمائی کر دے گا۔ آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ اپنے عہد کے مطابق جماعت کو اپنی خدمات پیش کر دیں جیسا کہ آپ کی ولادت سے قبل آپ کے والدین نے وعدہ کیا تھا۔

• عزیزم مدثر احمد صاحب نے سوال کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی ہمارا مقدر لکھ دیا ہوا ہے تو پھر ہم اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے محنت کیوں کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کی قسمت کا تو اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے، آپ کو تو علم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اگر آپ اچھے کام کریں گے تو ان کا اچھا اجر پائیں گے اور غلط کام کریں گے تو اس کی سزا پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی نہیں فرمایا کہ آپ اصلاح نفس نہیں کر سکتے، نہ ہی یہ فرمایا ہے کہ معاف نہیں کرے گا۔ کہتے ہیں کہ ایک بڑا مجرم شخص تھا۔ اس نے ننانوے قتل کئے ہوئے تھے۔ بالآخر اس کے ذہن میں آیا کہ اس نے اتنے گناہ کیے ہیں وہ کبھی بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔ کسی نے اس کو بتایا اس کے ذہن میں آیا کہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے۔ پس وہ کسی نیک شخص کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ میں اتنے جرم کر چکا ہوں کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر سکتا ہے؟ اس پر اس بظاہر نیک شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اس نے سوچا کہ جہاں ننانوے قتل کئے ہیں وہاں ایک اور سہی۔ چنانچہ اس نے اس شخص کو بھی قتل کر دیا۔ پھر کسی نے اس کو بتایا کہ اس شخص نے جو تمہیں بتایا وہ ٹھیک نہ تھا تم فلاں جگہ جاؤ وہاں جو شخص ہے وہ تمہیں اس بارے میں صحیح رہنمائی دے گا۔ چنانچہ یہ مجرم شخص اس سے ملنے چلا گیا لیکن راستے میں ہی فوت ہو گیا۔ جب وہ مرا تو جنت اور دوزخ کے فرشتے آگئے۔ جنت والا فرشتہ کہتا کہ یہ نیک ارادے سے سفر کر رہا تھا اور راستے میں ہلاک ہو گیا ہے اس لیے میں اسے جنت میں لے جانے کے لئے آیا ہوں، جبکہ دوزخ والا فرشتہ کہنے لگا کہ یہ بڑا ظالم ہے یہ جہنم میں جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ راستے ناپے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ جس شخص کے پاس وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی امید کرتے ہوئے جا رہا تھا اور جتنا فاصلہ وہ طے کر چکا تھا وہ زیادہ تھا بنسبت اس فاصلہ کے جتنا کہ باقی تھا۔ چنانچہ وہ فرشتہ جو جنت سے آیا ہوا تھا اسے جنت میں لے گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے

بخش دیا۔ تو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اللہ تعالیٰ قسمت جانتا ہے۔ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے لیکن غفور رحیم بھی اللہ تعالیٰ ہی کی صفات ہیں۔ گناہ معاف کر سکتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں اور جس حد تک ہماری استطاعت ہے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ چاہے تو ہمارے گناہ بخش دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مقدر بھی تبدیل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم برے کام کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ سزا دے گا اور اگر ندامت پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً معاف کر سکتا ہے۔

• عزیزم گفام اشرف نے سوال کیا کہ کیا پاکستان میں حالیہ سیلاب احمدیوں پر مظالم کی سزا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ صرف احمدیوں پر مظالم کی وجہ سے نہیں اور بھی بہت سی خرابیاں ہیں۔ اب تو ان کے سیاست دانوں اور ملانے بھی کہنا شروع کر دیا ہے کہ ملک میں سیلاب اور قدرتی آفات بد امنی اور سیاسی انتشار سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ لیکن اس بات کا ادراک نہیں کرنا چاہتے کہ یہ ان کے برے کاموں اور معصوم لوگوں کو ہلاک کرنے کا نتیجہ ہے۔ میرے خیال میں احمدیوں پر مظالم اس کی ایک وجہ ہو سکتا ہے۔

• عزیزم فاتح احمد نون نے سوال کیا کہ بعض اوقات نماز وقت پر ادا کرنے میں سستی ہو جاتی ہے اور پھر ہم ارادہ کرتے ہیں کہ آئندہ سستی نہیں کریں گے اس سستی کو کیسے ختم کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کبھی آپ نے یہ سوچا ہے کہ جب آپ تھکے ہوئے ہوں تو آپ کھانا کھانا بھول جائیں۔ تو جب آپ تھکے ہونے کے باوجود کھانا کھانا نہیں بھولتے تو نماز تو آپ کی روحانی غذا ہے۔ اگر آپ کا ایمان پختہ ہے اور آپ اللہ سے پیار کرتے ہیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ آپ کا فرض ہے تو پھر آپ نماز پڑھیں گے۔ آپ کو نماز کی اہمیت معلوم ہے کہ اس سے انسان اپنے خالق کا قرب حاصل کرتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ سب کچھ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کچھ آپ کے پاس ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے تو پھر آپ کو شکر بھی ادا کرنا چاہیے۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بغیر کسی سستی کے نماز وقت پر ادا کی جائے گی۔

ایک وقف نو اسماعیل احمد نے سوال کیا کہ حال ہی میں ملکہ الزبتھ فوت ہوئی ہے اور حضور نے اس کی فیملی سے اظہار افسوس کیا ہے ملکہ الزبتھ کی وہ کون سی ایسی خصوصیت ہے جو حضور انور کو سب سے زیادہ پسند تھی اور مستقبل کے رہنماؤں کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیے؟

۰ اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے تو اس بارے میں سوچا نہیں۔ وہ ملک کی ملکہ تھی اور بطور برطانوی شہری میرا فرض تھا کہ میں اظہار افسوس کرتا۔ برطانوی سلطنت نے ہمیشہ سے تمام مذاہب کو آزادی دی ہے حتیٰ کہ Colonialism کے دور میں بھی برصغیر پاک و ہند میں عیسائی حکومت ہونے کے باوجود اور عیسائیت اور عیسائی پادریوں کو حکومتی سرپرستی حاصل ہونے کے باوجود مسلمانوں کو مکمل آزادی دی۔ اس سے قبل سکھ حکومت کے دوران مساجد ویران ہوتی تھیں اور عبادت کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ اس لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ان کی تعریف کی۔ اگرچہ انہوں نے بعض غلط کام بھی کیے ہیں لیکن تمام مذاہب کو آزادی دینا ایک اچھا قدم تھا اور اسی وجہ سے تعریف کی۔ برطانوی حکومت کی وجہ سے مسلمان محفوظ رہے نہیں تو ختم ہو جاتے۔

عزیزم شایان اسلم نے سوال کیا کہ حضور انور شہر زائن، ڈیلس اور اب میری لینڈ تشریف لائے ہیں اب تک حضور انور کو کیا چیز بہت پسند آئی ہے اور کیا بہتر کیا جاسکتا ہے؟

۰ اس پر حضور انور نے فرمایا: ہر جگہ بہترین ہے۔ جہاں بھی میں احمدیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اچھے ہیں، ایمان میں مضبوط ہیں، خوش ہیں، نمازوں کے لئے آرہے ہیں تو میں خوش ہوتا ہوں۔ کوئی موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ باہر تو کہیں نہیں گیا صرف مسجد گیا ہوں اور احمدیوں سے ملا ہوں۔ بس یہی میری خوشی ہے کہ آپ سب کے ایمان مضبوط ہیں اور خلافت سے مضبوط تعلق رکھتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ آپ اپنے ایمان اور خلافت سے تعلق کو مضبوط تر کریں۔

عزیز مرزا مامون احمد بیگ نے سوال کیا کیا کہ حضور کی ایسے افراد کے لیے کیا رہنمائی و ہدایت ہے جو انسانیت کی خدمت کے جذبہ سے وکیل بن رہے ہیں

۱۰۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ”انصاف“ اور کوشش کریں کہ کامل عدل و انصاف کے بارے میں جو قرآن کریم نے ہدایات دی ہیں انہیں تلاش کریں۔ قرآن کریم کی کئی آیات کریمہ ہیں ان سے رہنمائی مل جائے گی۔ میں نے بھی کئی جگہ مختلف خطابات میں آیات بیان کی ہوئی ہیں وہاں بھی مل جائیں گی۔ تو اگر انصاف قائم کر سکیں یا اس کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں تو اس سے بہتر انسانی خدمت کیا ہو سکتی ہے۔

۱۱۔ عزیزم فاران سمیع جدران نے سوال کیا کہ حضور کی رائے میں کیا یو ایس اے میں رہنے والے افراد کے لیے حج و عمرہ کرنا محفوظ ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بالکل آپ کر سکتے ہیں۔ کسی کے پاسپورٹ پر نہیں لکھا کہ وہ احمدی ہے۔ بعض احمدی ایسے بھی ہیں جن کے پاس پاکستانی پاسپورٹ ہے اور ان پر احمدی لکھا ہوا ہے، اس کے باوجود وہ حج و عمرہ کے لئے جاتے ہیں۔ اگر آپ جاننا چاہتے ہیں تو جاسکتے ہیں۔

۱۲۔ عزیزم فہد میاں نے سوال کیا کہ حضور جب دورہ پر کسی ملک تشریف لاتے ہیں تو اس ملک کے ہر احمدی اور ان کی فیملی اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کریں لیکن بہت کم لوگ یہ سعادت حاصل کر پاتے ہیں ان احمدیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے حضور کیا کہیں گے جو ملاقات کا شرف حاصل نہیں کر سکتے۔

۱۳۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: بہت سے احمدی ہیں، صرف یہاں یو ایس اے میں نہیں بلکہ دیگر جگہوں پر بھی ہیں۔ پاکستان میں بھی ہیں۔ پاکستان میں لاکھوں احمدی ہیں، انڈیا میں، افریقہ میں۔ خلیفہ وقت تو ہر ایک کو جاکر نہیں مل سکتا۔ اب تو اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے ہر ایک احمدی ایم ٹی اے کے ذریعہ خلیفہ وقت سے رابطہ میں ہے۔ ہر جمعہ آپ خلیفہ المسیح کا خطبہ سن سکتے ہیں۔ پس اگر آپ کا خلافت سے پختہ تعلق ہے تو

آپ خطبہ سنیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح آپ اللہ تعالیٰ کو خوش کر سکتے ہیں۔ اس طرح آپ خلافت سے اپنا تعلق مضبوط کر سکتے ہیں۔ صرف فیملیز کے ساتھ ملاقات کرنا آپ کا مقصد نہ ہو اصل چیز یہ ہے کہ اپنا ایمان بڑھانے کی کوشش کریں اور خلافت سے تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔

• عزیزم اوصاف احمد تفہیم نے عرض کیا کہ میں 12 سال کا ہوں میرا سوال یہ ہے کہ جب حضور میری عمر کے تھے تو حضور کو کون سا کھیل پسند تھا اور کون سا مضمون پسند تھا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں کرکٹ کھیلا کرتا تھا۔ تاہم میں کھیل میں اچھا نہیں تھا۔ پھر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ حقیقت سننا چاہتے ہیں تو مجھے کبھی کوئی مضمون پسند نہیں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مدد کی میں بس ایک اوسط درجہ کا طالب علم تھا۔

فرمایا: لیکن آپ کو ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ آپ کو محنت کرنی چاہیے آپ وقفہ نو ہیں۔ آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟ اس پر اوصاف نے عرض کی کہ میں انجینئر بننا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بس اگر انجینئر بننا چاہتے ہو تو محنت کرو۔

• عزیزم احتشام عباسی صاحب نے عرض کیا کہ کالج آنے والے طلباء تعلیم کے ساتھ ساتھ جماعتیں کاموں میں توازن کس طرح رکھ سکتے ہیں؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ پانچ دن کالج جاتے ہیں اور ویک اینڈ پر دو دن فارغ ہوتے ہیں۔ اگر آپ ویک اینڈ پر وقت ادھر ادھر ضائع نہ کریں اور کمپیوٹر وغیرہ پر لغو چیزیں نہ دیکھیں تو آپ وہی وقت جماعت کو دے سکتے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ سے کہیں کہ آپ کو کچھ کام دیں پھر ٹارگٹ رکھیں کہ ویک اینڈ پر چار سے پانچ گھنٹہ دینی تعلیم پر دیں۔ دینی علم بڑھائیں یہ آپ کو مستقبل میں جماعت

کی خدمت کرنے میں مدد دے گا۔ ساتھ ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ سے کہیں کہ وہ کوئی ڈیوٹی دینا چاہتے ہیں تو دیں۔

• عزیز محمد احمد سید طاہر نے سوال کیا کہ حضور جماعت کی حالیہ ضرورت کے پیش نظر حضور ہمیں ہائی سکول کے بعد کس فیلڈ میں جانے کا مشورہ دیں گے؟

• اس پر فرمایا: آپ کی دلچسپی کس میں ہے؟ موصوف نے عرض کیا کہ کمپیوٹر سائنس و ٹیکنالوجی میں دلچسپی ہے۔

اس پر فرمایا کہ ٹھیک ہے مرکز کو بتائیں کہ یہ آپ کی دلچسپی ہے اور آپ تعلیم مکمل کرنے کے بعد باقاعدہ زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو مرکز کی طرف سے رہنمائی مل جائے گی۔ فی الوقت آپ کو جس بھی مضمون میں دلچسپی ہے اس میں دل جمعی سے تعلیم حاصل کریں۔

• عزیزم عبدالودود بھٹی نے سوال کیا کہ ایسے واقفین نوجوانی تعلیم مکمل کر چکے ہیں اور اپنی فیلڈ میں جاب حاصل نہیں کر سکے، وہ دیگر فیلڈز میں چلے جائیں یا پھر اپنی ہی فیلڈ میں کوشش کرتے رہیں؟

• اس پر حضور انور نے فرمایا: بطور وقف نو تعلیم مکمل کرنے کے بعد سب سے پہلے آپ مرکز سے رہنمائی لیں۔ بتائیں کہ آپ نے تعلیم مکمل کر لی ہے اور پوچھیں کہ کیا کرنا چاہیے کیا جماعت چاہتی ہے کہ آپ کو امپلائی کرے یا پھر اپنی فیلڈ میں تجربہ حاصل کریں مرکز رہنمائی کرے گا لیکن اس دوران وقت ضائع کرنے کے بجائے کوئی نہ کوئی کام کریں چاہے کوئی چھوٹا ہی کام کیوں نہ ہو۔ اگر آپ کی فیلڈ میں کام نہیں مل رہا اور اس کی بجائے کوئی اور چھوٹا موٹا کام مل رہا ہو تو وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ کام کیا جائے۔ مصروف رہنا بہتر ہے اور مرکز سے بھی رہنمائی لیتے رہیں۔

• واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بج کر تین منٹ پر ختم ہوئی۔

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنے دفتر تشریف لے گئے۔

• ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَآخِرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 23 نومبر 2022ء)



فیملی ملاقاتیں اور تاثرات

(13/ اکتوبر 2022ء بروز جمعرات)

(قسط 18)

مسجد کے بیرونی احاطہ میں مختلف جگہوں پر بڑی تعداد میں مارکیز لگائی گئی ہیں اور مرد احباب اور خواتین کے لیے نماز پڑھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مرد خواتین کے لیے کھانے کا انتظام بھی علیحدہ علیحدہ مارکیز میں ہے۔ رجسٹریشن کے لیے بھی علیحدہ علیحدہ مارکیز ہیں اور covid ٹیسٹ کے لیے بھی علیحدہ علیحدہ سینٹرز قائم کیے گئے ہیں۔ یہاں روزانہ صبح سے شام تک ہر آنے والا کا Covid Test کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر روز سینکڑوں ٹیسٹ کیے جاتے ہیں اور بعض دنوں میں یہ تعداد ہزاروں سے بڑھ جاتی ہے۔ الغرض تمام انتظامات بڑے وسیع پیمانہ پر کئے گئے ہیں۔ گاڑیوں کی پارکنگ کے لیے مختلف پارکنگ ایریا حاصل کیے گئے ہیں اور وہاں سے احباب کے آنے جانے کے لیے بسیں چلائی گئی ہیں۔ تمام انتظامات بڑے آرگنائز ہیں۔

امریکہ کے مختلف علاقوں اور خطوں سے دودو ہزار میل سے زائد فاصلوں سے احباب اور فیملیز یہاں آکر بیٹھے ہوئے ہیں اور سارا سارا دن مسجد اور ان مارکیز میں گزار دیتے ہیں۔ اپنے آقا کے دیدار اور زیارت کا کوئی لمحہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔ بڑے مبارک اور برکتوں والے دن ہیں۔ یہاں آنے والے ہر ایک ان برکتوں سے فیض پارہا ہے۔

فیملی ملاقاتیں اور تاثرات

• پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 49 فیملیز کے 206 افراد نے اپنے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

• آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب Maryland کی مقامی جماعت کے علاوہ امریکہ کی مختلف 23 جماعتوں سے آئے تھے۔ جن میں سے بعض بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

جماعت Syracuse سے آنے والے 356 میل، Cleveland سے آنے والے 362 میل، جماعت Charlotte سے آنے والے احباب 422 میل اور بو سٹن سے آنے والے 427 میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ جب کہ جارجیا (Georgia) سے آنے والے 2731 میل اور Sacramento سے آنے والے احباب 2751 میل کا طویل سفر طے کر کے حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

آج بھی ملاقات کرنے والوں میں سے بہت سے ایسے احباب اور فیملیز تھیں جن کی زندگی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ پہلی ملاقات تھی۔

• ایک دوست محسن بیگ صاحب جو جماعت sacramento سے 2751 میل کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ جب ملاقات کر کے باہر آئے تو ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہنے لگے کہ میرے جو جذبات ہیں بیان کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ کہنے لگے کہ میرے والد صاحب بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ پوری زندگی کے لیے ان کی کمی محسوس ہوتی رہی، دل میں ایک خالی پن رہا۔

آج اپنے آقا سے ملنے کے بعد، اپنے روحانی والد سے ملنے کے بعد وہ خالی پن دور ہو گیا ہے اور میرا دل سکون سے بھر گیا ہے۔ حضور کے چہرہ مبارک میں نور ہی نور ہے۔ میں اپنے دل میں بے انتہا خوشی محسوس کرتا ہوں۔

• ایک دوست فاروق خان صاحب نے بتایا کہ میں نے اندر جا کر فوراً سکون پایا اور میری تمام مشکلات اور پریشانیاں دور ہو گئیں اور مجھے اطمینان قلب نصیب ہوا ہے۔

• ایک دوست طاہر نسیم صاحب جماعت بالٹی مور (Baltimore) سے آئے تھے۔ کہنے لگے آج زندگی میں پہلی دفعہ ملاقات ہوئی ہے۔ میرا دل سرور سے بھر گیا ہے۔ حضور انور کے چہرہ پر نظر پڑتے ہی انسان کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ چہرہ مبارک پر میں نے نور ہی نور دیکھا ہے۔ میں اپنے ذہن میں بہت کچھ سوچ کر گیا تھا لیکن سب کچھ بھول گیا۔ بس میں نے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے ہمیں بہت دعائیں دیں اور بچے کو ازراہ شفقت تبرک دیا۔

• ایک دوست عاشر احمد نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ملا ہوں۔ بڑا ہی نورانی چہرہ ہے۔ ہم سری لنکا سے یہاں آئے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ہم سے کام کے بارہ میں پوچھا اور دعائیں دیں۔

• ایک نومبائع دوست حضور بخش ہادی صاحب جماعت سینٹرل جرسی سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں نیا احمدی ہوں اور پہلی دفعہ ملا ہوں۔ اس وقت میرا دل اس قدر جذبات سے بھرا ہوا ہے کہ آپ اندازاً نہیں لگا سکتے۔ میں پہلے شیعہ ہو گیا تھا۔ وہاں مجھے کوئی سکون نہیں ملا اور دل مطمئن نہ ہوا۔ پھر احمدیوں کے درمیان آنا جانا شروع کیا اور دل کو اطمینان ملا۔ آج حضور انور سے ملاقات کر کے میں برملا اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ یہی صحیح راستہ ہے اور یہی حق ہے۔

• ضیاء الرحمن صاحب جماعت Pennsylvania سے ملاقات کے لیے آئے تھے۔ ملاقات کر کے جب باہر آئے تو ان کے چہرہ پر اتنی خوشی تھی کہ بات نہیں ہو رہی تھی۔ الحمد للہ شکر الحمد للہ کہتے جا رہے تھے۔ کہنے لگے کہ حضور نے فرمایا کہ اب چھوٹے بچے کی شادی کرو۔ یہ فیملی اس قدر خوش تھی کہ آپس میں ایک دوسرے کو گلے لگا کر مبارکباد دے رہے تھے۔

• ایک دوست عبدالشکور صاحب جماعت کو لمبس سے آئے تھے۔ جذبات سے بھرے ہوئے تھے رونے لگ گئے۔ کہنے لگے کہ آج میری زندگی کی خواہش پوری ہو گئی۔ ایک ہی خواہش تھی کہ حضور سے ملاقات ہو۔ آج اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔ 13 سال میں نے نیپال میں گزارے ہیں اور تین سال پہلے یہاں امریکہ آیا ہوں۔ ان کی اہلیہ کہنے لگیں کہ ہم اس قدر خوش ہیں کہ بیان نہیں کر سکتے۔ یہ ہماری زندگی کے بہترین لمحے تھے۔ حضور نے ہمارے لئے دعا بھی کی۔

• طاہر محمود صاحب جو کہ بالٹی مور سے آئے تھے کہنے لگے کہ آج زندگی میں پہلی بار ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ ہم کافی دنوں سے آج کے دن کا انتظار کر رہے تھے۔ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ حضور سے ملے اور حضور کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ بڑا روحانی ماحول ہے۔

• جماعت روچسٹر (Rochester) سے آنے والے دوست حفیظ احمد صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں میرے خلاف مقدمات تھے۔ میں نے ملائیشیا میں جو مشکل ترین حالات میں پانچ سال گزارے ہیں وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن آج حضور انور سے ملاقات نے یہ ساری تکلیفیں اور مشکلات دور کر دی ہیں اور مجھے سکون ملا ہے۔ آج میں بہت خوش ہوں۔ حضور میرے سامنے تھے، میں حضور کے ساتھ تھا۔ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ میں حضور سے مل کر آیا ہوں۔ آج میں بہت سکون میں ہوں۔

• ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ عُمْرِهِ وَآمِرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 24 نومبر 2022ء)



مسجد بیت الرحمن میری لینڈ میں خطبہ جمعہ اور ہزاروں لوگوں کی شرکت، اراکین نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی ملاقات اور حضور کی نصائح

(14 اکتوبر 2022ء بروز جمعہ)

(قسط 19- حصہ اول)

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

• آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے مقامی جماعت میری لینڈ (Mary Land) کے علاوہ امریکہ بھر کی جماعتوں سے احباب اور فیملیز بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

میامی (Miami) سے آنے والے احباب 1078 میل، ٹلسا (Tulsa) سے آنے والے احباب 1220 میل، ڈیلس (Dallas) سے آنے والے احباب 1342 میل جبکہ ہیوسٹن سے آنے والے 1422 میل کا سفر طے کر کے آئے تھے۔

جماعت Tuscan سے آنے والے احباب 2280 میل اور Los Angeles سے آنے والے احباب اور فیمیلز 2653 میل، سیٹل (Seattle) سے آنے والے 2731 میل جبکہ جماعت Sacramento سے آنے والے 2751 میل اور جماعت San Jose سے آنے والے 2843 میل کے لیے اور طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے پہنچے تھے۔

علاوہ ازیں ہمسایہ ممالک میکسیکو اور پورٹوریکو سے آنے والے احباب نے اپنے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔ کینیڈا سے بھی ایک بڑی تعداد نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد بیت الرحمن پہنچی تھی۔

خطبہ جمعہ

• پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ بڑا احسان ہے، جماعت احمدیہ پر بڑا احسان ہے، یہاں اس ملک میں آنے والے لوگوں پر بڑا احسان ہے کہ اس نے آپ کو اس ترقی یافتہ ملک میں آنے کی توفیق عطا فرمائی اور خاص طور پر گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے بہت سے احمدی یہاں آئے ہیں اور اب بھی آرہے ہیں۔ جو پاکستان سے اس لیے ہجرت کر کے آئے کہ وہاں احمدیوں کے حالات سخت سے سخت تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اس وجہ سے وہاں رہنا مشکل ہو گیا تھا اور اس لحاظ سے احمدیوں کو ان حکومتوں کا شکر گزار ہونا چاہیے جنہوں نے

بہت سے مظلوم احمدیوں کو یہاں رہنے کی جگہ دی لیکن سب سے بڑا احسان جو اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

پس اس کے لیے ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بھی حق ادا کرنے والے بنیں اور اس کی مخلوق کے بھی حق ادا کرنے والے بنیں اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے بنیں گے کیونکہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ راہنما ہیں جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کوئی کے مطابق اسلام کی حقیقی تعلیم پر ہمیں چلایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس اس بات کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ اب حقیقی اسلام کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی مل سکتی ہے

کیونکہ آپ علیہ السلام ہی وہ شخص ہیں جن کو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے علوم و معارف عطا فرمائے ہیں اور اسلام کا حقیقی علم عطا فرمایا ہے۔ آپ ہی وہ شخص ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عاشق ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور سنت کے مطابق اپنی جماعت کی تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ پس ہمیں حقیقی مسلمان بننے کے لیے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ہی دیکھنا ہو گا اور آپ علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہو گا۔ اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہو گا۔ آپ علیہ السلام کی بعثت پر ایمان و یقین کامل کرنا ہو گا۔ آپ کو حکم و عدل ماننا ہو گا۔ اس یقین پر قائم ہونا ہو گا کہ اب آپ کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر ہی انسان اسلام کی حقیقی تعلیم پر چل سکتا ہے۔

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پر کامل یقین اور ایمان پر قائم ہونے کی نصیحت کرتے ہوئے اپنی بیعت کرنے والوں کو فرماتے ہیں: ”جو شخص ایمان لاتا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہئے۔“ صرف ایمان نہیں لے آئے بلکہ اس پر یقین بھی پیدا ہونا چاہیے اور اس کا عرفان بھی حاصل ہونا چاہیے کہ کیوں ہم بیعت کر رہے ہیں۔ ”نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار ہو۔“ پھر یہ نہیں ہے کہ دل میں بدظنیاں پیدا ہو جائیں کہ یہ کیوں ہوا اور یہ کیوں ہوا۔ سوال نہ اٹھنے شروع ہو جائیں۔ فرمایا کہ ”یاد رکھو۔ ظن مفید نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (یونس: 37) یقیناً ظن حق سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو باہر اد کر سکتی ہے۔ یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اگر انسان ہر بات پر بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گزار سکے۔ فرمایا کہ وہ پانی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو۔ بازار کی چیزیں نہ کھا سکے کہ ان میں ہلاک کرنے والی کوئی شے ہو۔ پھر کس طرح وہ رہ سکتا ہے۔ زندگی گزارنی مشکل ہو جائے گی۔ یہ ایک موٹی مثال ہے۔ اسی طرح پر انسان روحانی امور میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ فرمایا کہ اب تم خود سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حکم عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کا فکر کرو۔

وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھر اہو ہے، کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہو گا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے وہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ تمہارا امام ہو گا۔ یعنی آنے والا مسیح موعود تمہارے میں سے تمہارا امام ہو گا۔ وہ حکم عدل ہو گا۔ اگر اس پر تسلی نہیں ہوئی تو پھر کب ہو گی۔ یہ طریق ہر گز اچھا اور مبارک نہیں ہو سکتا کہ ایمان بھی ہو اور دل کے بعض گوشوں میں بدظنیاں بھی ہوں۔ ظاہری طور پر یہ اظہار ہو کہ ہم ایمان بھی لے آئے لیکن پھر بعض

معاملات میں بدظنیاں بھی پیدا ہو رہی ہوں۔ فرمایا جن لوگوں نے میرا انکار کیا ہے اور جو مجھ پر اعتراض کرتے ہیں انہوں نے مجھے شناخت نہیں کیا اور جس نے مجھے تسلیم کیا ہے اور پھر اعتراض رکھتا ہے وہ اور بھی بد قسمت ہے کہ دیکھ کر اندھا ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس یہ ایمان کا معیار ہے جو ہم سب کا ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اپنے بعد خلافت کے جاری رہنے کی اطلاع دی تھی اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح و مہدی کے آنے کے ساتھ خلافت کے تاقیامت جاری رہنے کی خبر دی تھی اور خلافت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طریق کو ہی جاری رکھنے والا نظام ہے۔ اس حکم اور عدل کے فیصلوں کو ہی جاری رکھنے والا نظام ہے۔ اپنے عہد میں ہر احمدی خلافت سے بھی وابستگی اور اطاعت کا عہد کرتا ہے۔ پس اس لحاظ سے خلافت کے ساتھ وابستگی اور اطاعت کے عہد کو نبھانا بھی ہر احمدی کا فرض ہے ورنہ بیعت ادھوری ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی اپنے ایمان اور یقین کو بڑھانے کی ہر احمدی کو ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ پھر جماعت کو قرآن کریم کو غور سے پڑھنے اور اسے سمجھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشفِ حقائق کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ بدوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہو سکتا۔ فرمایا اور میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا ہے۔ اس لیے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نزاقصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر پڑھو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ اس دنیا کی مصروفیات میں ڈوب کر کہیں ہم اپنے بیعت کے مقصد کو بھول تو نہیں گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے علوم و معارف اور احکامات کو سمجھانے اور ان پر عمل کروانے کے لیے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے اور جو

میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں اس اہمیت کو سمجھیں اور قرآن کریم کے علوم و معارف پر غور کریں۔ اس کے معانی اور تفسیر کو سمجھنے کی کوشش کریں اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی خزانے کو بھی ہم سمجھنے اور پڑھنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ آپ کے دیے ہوئے لٹریچر کو بھی ہم سمجھنے اور پڑھنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کوئی قصہ کہانیاں نہیں ہیں بلکہ ضابطہ حیات ہے۔ ایک لائحہ عمل ہے جس پر عمل کرنا ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے۔ اگر ہم یہاں آکر، ان ملکوں میں آکر اپنے اس مقصد کو بھول گئے اور دنیا کی مصروفیات میں ہی غرق ہو گئے، اپنے گھروں کے ماحول کو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کی تو ہماری اولادیں اور نسلیں دین سے دور ہوتی جائیں گی اور یہ شکر گزاری کے بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی نفی کرنے والی بات ہو گی۔ پس ہر احمدی کے لیے چاہے وہ پرانے احمدی ہیں، نئے احمدی ہیں، یہاں پیدا ہوئے ہوئے احمدی ہیں یا ہجرت کر کے آنے والے احمدی ہیں بہت غور اور سوچنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی عبادت کا حق ادا کرنا اور اس کی کتاب کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارا بنیادی مقصد ہونا چاہیے۔ تبھی ہم حق بیعت ادا کر سکتے ہیں۔

جو ہجرت کر کے آئے ہیں وہ دنیا کی مخالفت سے تو یہاں آکر بچ گئے ہیں لیکن اگر دین پر چلنے والے اور قرآن کریم کو سمجھنے والے نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ اسی طرح جو نئے ہونے والے احمدی ہیں یا یہاں رہنے والے پرانے احمدی ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ صرف بیعت کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مقصد تبھی پورا ہو گا جب ہم اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا حامل بنائیں گے اور وہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھیں اور سمجھیں گے نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہر گز ہر گز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پاچکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو

ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو اس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اس لیے اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ چاہو۔ فرمایا یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمے سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہو گا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمے سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا۔ اپنے خدا کو وحدلاً شریک سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** یعنی میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب، مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا پیارا جملہ ہے کہ اگر یہ یہودیوں، عیسائیوں یا دوسرے مشرک بت پرستوں کو سکھایا جاتا اور وہ اس کو سمجھ لیتے تو ہر گز ہر گز تباہ اور ہلاک نہ ہوتے۔ اسی ایک کلمہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان پر تباہی اور مصیبت آئی اور ان کی روح مجذوم ہو کر ہلاک ہو گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پس دیکھیں! کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تسلی دلائی اور ضمانت دی ہے کہ تم جس چشمے کے قریب پہنچے ہو، بیعت کر کے جس بات کا اقرار کیا ہے اگر اس سے پانی پیو گے، فیض اٹھاؤ گے، صرف باتوں تک ہی نہ رہو گے بلکہ عمل بھی کرو گے تو پھر تمہیں یہ ضمانت دی جاتی ہے کہ کبھی تمہاری روحانی ہلاکت نہیں ہوگی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی قرآن کریم کے پیغام کو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جاری کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔ فرمایا کہ پس اس بات کو سمجھ لو کہ صرف بیعت کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا ہے اور جو عمل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے خالی نہیں رہتا، کبھی ہلاک نہیں ہوتا اور یہ عملی حالت اس وقت پیدا ہوگی جب **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کا کلمہ تمہارے ظاہر و

باطن کی آواز بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ تمہیں کوئی محبوب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی چیز کی طلب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت ہو۔ اب ہر ایک اس بات سے اپنے جائزے لے سکتا ہے کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں تو کیا واقعی اللہ تعالیٰ ہمیں سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے؟ اس کی رضا حاصل کرنا ہمارا مقصود ہے؟ واقعی ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت کر رہے ہیں۔ اگر نمازوں کے وقت ہمیں نمازیں پڑھنے کی طرف فوری توجہ نہیں ہوتی، اگر ہم اپنا دنیوی کام چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی آواز پر فوری لبیک کہتے ہوئے نماز کے لیے حاضر نہیں ہوتے تو منہ سے تو کلمہ پڑھ رہے ہیں لیکن ایک مخفی شرک ہمارے دل میں ہے۔ ہمارے دنیاوی کاروبار خدا تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑے ہیں۔ ایک مومن تو اس یقین پر قائم ہوتا ہے اور ہونا چاہیے کہ میرے کاروبار میں برکت، میرے کام میں برکت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پڑتی ہے اور پڑتی ہے اور پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میرے دنیوی کام اللہ تعالیٰ کی آواز کے مقابلے پر آ کر کھڑے ہو جائیں۔ اگر ایسا ہے تو ہم نے کلمہ کی روح کو سمجھا ہی نہیں۔ ہم منہ سے تو اقرار کر رہے ہیں لیکن ہمارے عمل ہمارے اقرار کا ساتھ نہیں دے رہے۔ ہم پانی کے چشمہ کے نزدیک تو آگئے ہیں لیکن پانی پینے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا رہے۔ پس آپؐ نے فرمایا اگر یہ صورت حال ہے تو پھر تو حق بیعت ادا نہیں ہوا۔ یہ کلمہ شہادت اس بات کی ہی تلقین نہیں کرتا، اس بات کی ہی طرف توجہ نہیں پھیرتا کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو حقوق العباد کے ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور حکم دیا ہے اس پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور جب انسان یہ دو حقوق ادا کرتا ہے تو تب ہی حقیقی مومن بنتا ہے اور تبھی ایک حقیقی احمدی مسلمان بیعت کا حق ادا کرتا ہے۔

پھر آپؐ اپنی بیعت میں آنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر دنیا داروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ یعنی بیعت کرنے کے بعد تمہیں ایک نئی روحانی زندگی ملنی چاہیے۔ اگر وہ روحانی زندگی نہیں ملتی اور وہی مادی زندگی کی خواہشات اور ترجیحات ہیں تو پھر ایسی بیعت کچھ فائدہ نہیں دے گی۔ فرمایا بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔

میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بالکل معصوم ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ ایک گاؤں میں اگر ایک نیک آدمی ہو تو اللہ تعالیٰ اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے لیکن جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے۔ سنت اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اس کے لیے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ابھی آتے ہوئے مجھے امیر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ آج سے اٹھائیس سال پہلے آج کے دن ہی 14 اکتوبر کو اس مسجد کا بھی افتتاح ہوا تھا اور یہ کھولی گئی تھی۔ اس مسجد کو اب اٹھائیس سال ہو گئے ہیں۔

یہاں رہنے والے اس علاقے میں رہنے والے پرانے احمدی بھی، نئے آنے والے بھی جائزہ لیں کہ ان اٹھائیس سالوں میں انہوں نے اپنی روحانیت میں کس حد تک ترقی کی ہے۔ کس حد تک اس مسجد کے حق کو ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ آئندہ بھی کئی دہائیاں اور کئی صدیاں اس مسجد میں آنے والوں کو مہیا فرماتا رہے اور یہ ہر قسم کی دنیاوی آفات سے بھی بچی رہے لیکن اصل حق تبھی ادا ہو گا جب ہم مسجدوں کے حق ادا کرتے ہوئے انہیں آباد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن علیحدہ سے شائع ہو چکا ہے۔
- حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعے براہ راست ساری دنیا میں لائیو نشر ہوا۔
- حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمعہ کر کے پڑھائی۔

• نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ امریکہ کی

حضور انور سے ملاقات

• پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ امریکہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا۔

• سب سے پہلے نائب صدر مجلس نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نائب صدر صاحب نے عرض کیا کہ ان کے سپرد ریجنل قائدین، تعلیم، اطفال اور مال کے شعبہ جات کی نگرانی کرنا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر پر نائب صدر صاحب نے عرض کیا کہ مختلف شعبہ جات کی رپورٹس پر متعلقہ مہتمم ہی تبصرے کرتا ہے۔

• اس کے بعد نائب صدر مہتمم خدمت خلق نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہم بھوکوں کو کھانا کھلانے کے پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح فنڈ ریزنگ اور Blood drives پر بھی کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مہتمم خدمت خلق نے عرض کیا کہ ہم نے دوران سال دو لاکھ دس ہزار ڈالرز تنزیلیہ میں ایک ہسپتال کے لئے اکٹھے کیے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی تیس ہزار ڈالرز اکٹھے کیے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے بھی آپ نے پیسے دیے تھے؟

اس پر مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ ہم نے 25 ہزار ڈالرز یہاں پاکستانی ایبیسٹی کو دیے تھے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر کہ کیا آپ یہاں کسی چیریٹی کے لیے یا افریقہ کے کسی پراجیکٹ کے لیے بھی رقم اکٹھی کر رہے ہیں؟

اس پر مہتمم خدمت خلق نے عرض کیا کہ افریقہ کے کسی پراجیکٹ کے لیے تو سر دست رقم جمع نہیں کر رہے تاہم ہم نے یہاں امریکہ کے لئے 10 ہزار ڈالرز جمع کیے تھے اور ہمارے نیشنل اجتماع کے موقع پر 50 ہزار افراد کو کھانا تقسیم کیا تھا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ افریقہ میں کسی ماڈل ولج کو اسپانسر نہیں کرتے؟

اس پر مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ سر دست ہم کسی ماڈل ولج کو اسپانسر نہیں کر رہے لیکن آئندہ کریں گے۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک ماڈل ولج پر اندازاً 75 ہزار ڈالرز لگتے ہیں آپ کو ماڈل ولجیز کی بھی فنڈنگ کرنی چاہیے۔

• بعد ازاں مہتمم مال نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دریافت فرمانے پر مہتمم مال صاحب نے عرض کیا کہ اس سال خدام الاحمدیہ کا کل بجٹ 8 لاکھ 25 ہزار ڈالرز ہے۔ 2 ہزار 130 کمانے والے خدام ہیں جو کہ کل تجنید کا

52 فیصد بنتے ہیں۔ تاہم ہمارے بجٹ کا 84 فیصد سے زائد 805 خدام کی طرف سے دیئے گئے چندہ پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار 952 طالب علم ہیں۔ طلباء پانچ ڈالرز فی مہینہ کے حساب سے چندہ ادا کرتے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اگر تمام خدام اپنی آمد کے بجٹ کے حساب سے چندا ادا کریں تو آپ کا کل بجٹ ڈیڑھ ملین تک جاسکتا ہے۔

اس پر مہتمم مال نے عرض کیا کہ ہم اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ

• بعد ازاں محترم صدر صاحب تربیت نومبائین نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کی کہ گزشتہ تین سال کے اندر بیعت کرنے والوں کے حساب سے خدام نومبائین کی کل تعداد 92 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ یہ شادیوں کی وجہ سے احمدی ہوئے ہیں یا باقاعدہ لٹرچر پڑھ کر احمدی ہوئے ہیں۔

مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ ان میں سے چند ایک ایسے بھی ہیں جو شادی کی وجہ سے احمدی ہوئے ہیں۔ لیکن ہم انہیں نومبائین میں ہی شامل کرتے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت کرنے پر مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ ہم نومبائین کے لیے سالانہ اجتماع کا انعقاد کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ہفتہ وار سیشن بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سال میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اجتماع کر لینا ہی کافی نہیں ہے۔ صرف ایک دو اجتماعات سے ان کی تربیت ممکن نہیں ہو سکتی یا تربیت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ ان کے لئے باقاعدگی کے ساتھ پروگرام منعقد ہونے چاہئیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جن نومبایعین کا مسلم بیک گراؤنڈ نہیں ہے انہیں سورہ فاتحہ مع ترجمہ آنی چاہیے۔

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم صاحب وقار عمل سے دریافت فرمایا کہ آپ سال میں کتنے وقار عمل کر لیتے ہیں۔

• اس پر مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ نیشنل لیول پر جلسہ سالانہ اور نیشنل اجتماع کے موقع پر وقار عمل کیے جاتے ہیں جب کہ لوکل لیول پر کافی تعداد میں وقار عمل کیے جاتے ہیں۔

مہتمم صاحب نے مزید عرض کیا کہ اس سال چونکہ Covid ختم ہو رہا ہے، اس لیے ہم نے مساجد کو Deep Clean کیا ہے۔

مساجد کی اندر سے بھی صفائی کی ہے اور باہر سے بھی مساجد کو دھویا ہے۔

• بعد ازاں مہتمم صاحب صحت و جسمانی نے اپنا تعارف کروایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ یہاں نیشنل لیول پر باسکٹ بال کافی کھیلا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ والی بال بھی کھیلا جاتا ہے۔

• بعد ازاں مہتمم صاحب صنعت و تجارت نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ہم دو چیزوں پر کام کر رہے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کالج کے طلباء کو Internship کے ذریعہ ملازمت تلاش کرنے میں معاونت کر رہے ہیں دوسری چیز ہم نے یہ شروع کی ہے کہ ہم ایسے خدام جن کی ملازمت سے کم تنخواہیں مل رہی ہیں ان کو ذاتی کاروبار شروع کروانے میں مدد کر رہے ہیں۔

• اس کے بعد مہتمم اشاعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سہ ماہی رسالہ ”جہاد“ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ دور ان سال ایک کتاب Understanding Salat کے عنوان سے مکمل ہوئی ہے۔ اس کے 267 صفحات ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ آپ کے میگزین میں باقاعدہ کتنے لکھنے والے ہیں۔ اس پر مہتمم اشاعت نے عرض کیا کہ لکھنے والوں کی تعداد دس سے کم ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چار ہزار کی تجدید میں سے صرف دس لکھنے والے ہیں۔ آپ کو مزید راسخ تلاش کرنے چاہئیں۔ میرے نزدیک آپ کے پاس Potential موجود ہے۔

• بعد ازاں مہتمم تجدید نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ امریکہ میں کل تجدید 5448 ہے جس میں 4082 خدام ہیں اور اطفال کی تعداد 1366 ہے۔ گیارہ ریجن ہیں اور 57 مجالس ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ لوکل مجالس اپنی تجدید کے متعلق ہمیں رپورٹس بھیجواتی ہیں اور ہم اس کے مطابق تجدید کو اپ ڈیٹ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس اپنا ڈیٹا بیس ہے۔ ہم جماعت کے ساتھ بھی اس کو چیک کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو جماعت کے ڈیٹا بیس پر انحصار نہیں کرنا چاہیے بلکہ آپ کا اپنا ایک ڈیٹا بیس ہونا چاہیے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ جماعت کو معلومات فراہم کریں۔

• بعد ازاں مہتمم امور طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ ان کے ریکارڈ میں طلباء کی کل تعداد 1952 ہے اور اس میں سے 607 یونیورسٹی کے طالب علم ہیں۔ ہائی اسکول کے طلباء 912 ہیں۔ گریجویٹس کی تعداد 370 ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مہتمم امور طلباء نے بتایا کہ دوران سال انہوں نے 8 سیمینارز کا انعقاد کیا ہے۔ یہ سیمینارز مختلف عناوین پر ہوتے ہیں جیسے کہ کس طرح بہترین میڈیکل اسکول یا لاء اسکول وغیرہ تلاش کیا جاسکتا ہے اسی طرح S.A.T اور A.C.T کے امتحانات کے حوالہ سے بھی سیمینارز کیے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اسلام کی تاریخ یا اسلام کی تعلیمات کے تعارف جیسے عناوین کا بھی انتخاب کر سکتے ہیں۔ اسی طرح سوشل سائنسز اور سائنس کے دیگر شعبہ جات کے موضوعات کا انتخاب کر کے سیمینارز رکھ سکتے ہیں جس میں احمدیوں کے علاوہ دیگر طلباء کو بھی مدعو کیا جاسکتا ہے اس میں غیر احمدی اسکالرز اور پروفیسرز کو بھی مدعو کیا جاسکتا ہے کہ وہ ان سیمینار میں اپنا لیکچر پیش کریں۔

• اس کے بعد مہتمم مقامی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ مقامی ریجن میں 344 خدام ہیں اور یہ ریجن 35 میل Radius پر مشتمل ہے۔

بعد ازاں مہتمم عمومی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ نماز جمعہ پر مساجد میں خدام کی سکیورٹی موجود ہوتی ہے۔ آج کل بھی خدام سکیورٹی کی ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔

اس کے بعد ایڈیشنل مہتمم تربیت (برائے رشتہ ناطہ) نے اپنا تعارف پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ شعبہ نیا قائم ہوا ہے؟ اس پر صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ یہ شعبہ گزشتہ سال قائم کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ ہم نے امسال اجتماع کے موقع پر رشتہ ناطہ کے حوالے سے ایک Talk رکھی تھی۔ باقی کونسلنگ وغیرہ تو جماعت کے لیول پر ہوتی

ہے۔ تاہم ہم کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ خدام رشتہ ناطہ کے ڈیٹا بیس میں اپنے آپ کو رجسٹر کریں۔

بعد ازاں محاسب نے اپنا تعارف پیش کیا۔

• اس کے بعد ریجنل قائدین نے اپنے اپنے ریجن کا تعارف کروایا۔

اس کے بعد معاون صدر صاحب نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا کہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع وغیرہ کے لئے زمین خریدنے کا کام سپرد کیا ہوا ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر انہوں نے عرض کیا کہ اس وقت ایک 88 ایکڑ زمین کا رقبہ خریدنے کی بات چل رہی ہے جس کی قیمت ساڑھے سات لاکھ ڈالر کے قریب ہے۔ اس میں سے 12 ایکڑ زمین کمرشل ہے اور جب کہ 68 ایکڑ Residential ہے۔ وہاں پر اجتماع منعقد کرنے کی اجازت ہوگی۔

• اس کے بعد ایک اور معاون صدر نے اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کے سپرد Event management کا کام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر انہوں نے عرض کیا کہ جو Events نیشنل لیول پر منعقد ہوتے ہیں جس میں اجتماع اور شوریٰ وغیرہ شامل ہیں، ان کو آرگنائز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ سرائے خدمت کی دیکھ بھال کرنا بھی میری ذمہ داری ہے۔

بعد ازاں مہتمم تبلیغ نے اپنا تعارف پیش کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ اس وقت ہم دو چیزوں پر کام کر رہے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان خدام کو تبلیغ کاموں میں لگایا

جائے جنہیں تبلیغ کرنے کی عادت نہیں ہے۔ انہیں فلائرز وغیرہ تقسیم کرنے میں شامل کیا جائے۔ دوسری چیز یہ کہ داعین الی اللہ کو کہا جائے وہ اپنا حلقہ احباب کو مسجد میں لے کر آئیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر مہتمم تبلیغ نے عرض کیا کہ گزشتہ سال ہم نے 13 ہزار 629 فلائرز تقسیم کیے تھے۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: سارے سال میں صرف تیرہ ہزار فلائرز تقسیم ہوئے ہیں۔ آپ کی کل تجنید 4 ہزار ہے۔ اس حساب سے تین فلائرز فی خادم بنتے ہیں۔ کم از کم 10 فلائرز فی خادم ہونے چاہئیں۔ اس سے کم از کم چالیس ہزار فلائرز تقسیم ہو جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مہتمم تبلیغ نے عرض کیا کہ گزشتہ سال براہ راست خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ہونے والی بیعتوں کی کل تعداد 22 تھی۔ بیعت کرنے والوں کی عمریں مختلف ہیں تاہم ان کو تبلیغ کرنے والے خدام ہی ہیں۔

• بعد ازاں مہتمم تربیت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ Covid کی پابندیاں کم ہو رہی ہیں اس لئے ہم باجماعت نماز کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دے رہے ہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کی نیشنل عملہ کے 37 ممبران ہیں۔ اسی طرح ریجنل عاملہ ہے، پھر لوکل عاملہ ہے۔ اگر ہر لیول پر عاملہ کے تمام ممبران باقاعدگی سے باجماعت نماز ادا کرنے لگ جائیں تو پھر حاضری میں کافی اضافہ ہو جائے گا۔ اس لئے سب سے پہلے آپ کو عاملہ ممبرز پر خاص توجہ دینی ہوگی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ سال آپ نے کیا achieve کیا ہے؟

اس پر مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ سروے کے مطابق پنجوقتہ نماز ادا کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے خلافت کی حفاظت اور خلافت کی برکات کے حوالہ سے Webinars کا بھی انعقاد کیا ہے۔

خدام کو نصائح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے بنیادی چیز نماز ہے۔ اس پر خاص توجہ دیں۔ اگر خدام کاموں کی وجہ سے ظہر اور عصر میں نہیں آسکتے تو فجر، مغرب اور عشاء باجماعت ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیں۔ اس کے بعد قرآن کریم ہے۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت ہونی چاہیے۔ عاملہ کے تمام ممبران کو باقاعدگی کے ساتھ روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنی چاہیے اور پھر اس کا ترجمہ بھی پڑھیں اور سیکھیں۔ باقی چیزیں اس کے بعد آتی ہیں۔

۰ اس کے بعد مہتمم تعلیم صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ گزشتہ سال مطالعہ کے لئے جو کتب رکھی گئی تھیں ان میں سے ایک کتاب برکات الدعا تھی۔ الحمد للہ تمام عاملہ نے اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ اس کے علاوہ 214 دیگر خدام نے اس کا مطالعہ کیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چار ہزار میں سے صرف 214 خدام نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ تو آدھا فیصد بنتا ہے۔ کم از کم میں فیصد ہونے چاہئیں۔

۰ بعد ازاں مہتمم اطفال نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ اس وقت ہمارا main Focus یہی ہے کہ دوبارہ باقاعدگی کے ساتھ اطفال کلاسز کا اجراء ہو۔ کوشش یہ ہے کہ ہر مجلس میں کم از کم ہفتہ وار کلاسز کا اجراء ہو جائے یا ہفتہ میں دو مرتبہ کلاسز ہوں۔ ان کلاسز میں 78 فیصد اطفال شامل ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ہم نے ریجنل اور لوکل سطح پر اطفال کے اجتماعات منعقد کیے ہیں۔

• بعد ازاں معتمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ اوسطاً 57 مجالس میں سے سے 51 مجالس باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجواتی ہیں۔ اعتماد کے شعبہ کی طرف سے صرف معتمدین کی رپورٹس پر Feedback بھجوائی جاتی ہے۔ باقی بعض مہتممین میں اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹس پر فیڈبیک دیتے ہیں اور بعض نہیں دیتے۔

• اس کے بعد معاون صدر برائے وصیت نے اپنی رپورٹ پیش کی کہ دوران سال 119 وصیتیں ہوئی ہیں اور کل موصیان کی تعداد 865 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوشش کریں کہ جو کمانے والے خدام ہیں وہ بھی وصیتیں کریں۔

بعد ازاں معاون صدر برائے I.T نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ خدام الاحمدیہ کا IT سسٹم ان کی ذمہ داری ہے۔

• اس کے بعد مجلس انصار سلطان القلم کے چیئرمین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ گزشتہ سال کے دوران ہمارے پاس 24 لکھنے والے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید لکھنے والے تلاش کریں۔ اپنے لکھنے والوں سے کہیں کہ وہ خدام الاحمدیہ کے رسالہ میں بھی مضامین لکھا کریں۔

• اس کے بعد معاون صدر برائے سوشل میڈیا و پریس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ وہ براہ راست صدر مجلس سے Guidance لیتے ہیں۔ ہم خدام الاحمدیہ کی مختلف مجالس کی Activities وغیرہ کو سوشل میڈیا پر ڈالتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ملنے والی ہدایات کو بھی سوشل میڈیا پر ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو بھی سوشل میڈیا پر ڈالا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ مخالفین بھی سوشل میڈیا پر جماعت کے خلاف اعتراضات کرتے رہتے ہیں کیا آپ ان کا بھی جواب دیتے ہیں؟

اس پر معاون صدر نے عرض کیا کہ ہم براہ راست ان کا جواب تو نہیں دیتے لیکن ہم نے اس قسم کا مواد ڈالا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اسلام احمدیت کیا چیز ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جو جماعت کے خلاف اعتراضات کرتے ہیں ان کے جوابات کے لیے آپ مجلس انصار سلطان القلم سے بھی معاونت لے سکتے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ سال کی مجوزہ مجلس عاملہ کے بارہ استفسار فرمایا۔ اس پر صدر صاحب نے عرض کیا کہ کل ہی مجوزہ مجلس عاملہ بغرض منظوری بھجوائی ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی نئے مہتممین مقرر ہوئے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے اپنے شعبہ جات میں محنت سے کام کریں اور جو دوبارہ منتخب نہیں ہوئے انہیں بھی چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو معاونت کے لیے پیش کریں اور جو بھی آپ کو تجربہ ہوا ہے وہ ان کے ساتھ شیئر کریں تاکہ نئے مہتممین اپنی کارکردگی میں بہتری پیدا کرنے والے ہوں۔

• اس کے بعد مہتمم وقار عمل نے عرض کیا کہ ہم نے شجرکاری کی مہم شروع کی ہے لیکن کچھ عرصہ سے خدام اس میں بھرپور طریق پر حصہ نہیں لے رہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے پاس گھر میں درخت لگانے کی کوئی جگہ نہیں ہے یا ان کے قریب شجرکاری کا پروگرام نہیں ہوتا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسے خدام کو Climate change کے اثرات کا صحیح طرح ادراک نہیں ہے۔ یہاں امریکہ میں تو وسیع و عریض زمین ہے۔ کہیں بھی جا کر درخت لگا سکتے ہیں۔ ہر خدام کو چاہیے کہ وہ سال میں تین سے دس درخت لگائے۔ اس طرح آپ لوگ 12 ہزار سے لے کر چالیس ہزار تک درخت ایک سال میں لگا سکتے ہیں اور شجرکاری میں یہ آپ کی طرف سے اچھا خاصہ

ہو گا۔ حکومت بھی اس کو سراہے گی آپ Forest Department سے بھی اس حوالہ سے معلومات لے سکتے ہیں۔ اسی طرح مشن ہاؤس کے قریب بھی جہاں جہاں جگہیں ہیں وہاں درخت لگانے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدام کو شجر کاری کی اہمیت کا احساس دلائیں کہ انہیں بتائیں کہ دنیا Climate change کی وجہ سے مصائب کا شکار ہے۔ میرا خیال ہے اگر انہیں اس بات کا احساس ہو جائے تو وہ ضرور آپ کی مدد کریں گے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر لوکل سطح پر ناظمین متحرک ہوں تو آپ اس میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ آپ کو پیچھے پڑنا پڑے گا۔ خاص توجہ دینی پڑے گی۔ ایسے ہی فعال خدام کی ٹیم بنائیں جو کہ شجر کاری یا اس فیلڈ میں دلچسپی رکھتے ہوں۔

• بعد ازاں نائب صدر صاحب نے عرض کیا کہ لوکل سطح پر قائدین کو کیسے متحرک کیا جاسکتا ہے۔ ہم سال کے شروع میں قائدین کا نفرنس تو رکھتے ہیں لیکن اس کو مزید کیسے بہتر کیا جاسکتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سال میں ایک مرتبہ تو کافی نہیں ہے۔ سہ ماہی بنیادوں پر مختلف ریجنز میں مستقل طور پر قائدین کی ٹریننگ کے لیے میٹنگز یا سیمینارز ہونے چاہئیں۔ ہر ریجن میں علیحدہ کانفرنس ہونی چاہیے۔ اگر سال میں ایک کانفرنس بھی رکھنی ہے تو ہر ریجن سے سارے قائدین تو اس میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اس لیے ہر ریجن کے قائدین کے لیے علیحدہ کانفرنس ہونی چاہیے۔ اسی طرح اجتماع پر یا جب بھی آپ چاہیں ایک نیشنل لیول پر بھی کانفرنس رکھی جاسکتی ہے۔ اس طرح آپ ان کی تربیت کر سکتے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نیز ان کی باقاعدگی کے ساتھ رہنمائی کریں جب ان کی رپورٹس آتی ہیں تو ان پر ان کو باقاعدہ Guidance جانی چاہیے۔ اس طرح جب وہ اپنی رپورٹس میں

کمزوری یا کمی دیکھیں گے تو انہیں علم ہو گا کہ ہم نے اس کو کس طرح بہتر کرنا ہے۔ پس ان کی رپورٹس پر مستقل بنیادوں پر باقاعدہ تبصرے جانے چاہئیں۔ وہ ان تبصروں کو دیکھیں گے اس سے ان کو مدد ملے گی۔

• مہتمم اطفال نے عرض کیا کہ خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی میں ہر شعبہ کا لائحہ عمل موجود ہے جبکہ اطفال الاحمدیہ کے شعبہ جات کا لائحہ عمل نہیں ہے۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس طرح شاید واضح طور پر تو نہیں لکھا ہوا۔ لیکن آپ حالات کے مطابق متعلقہ سیکریٹریان کو ڈیوٹی دے سکتے ہیں۔ ان کے بھی وہی شعبہ جات ہیں جو خدام الاحمدیہ کے ہیں۔ آپ خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی سے مدد لے سکتے ہیں اور متعلقہ سیکریٹریان کو بتا سکتے ہیں کہ یہ آپ کی ذمہ داریاں ہیں یا یہ آپ کے کام ہیں اور اس طرح آپ نے کام کرنے ہیں اور پھر باقاعدہ ان کی رپورٹ پر تبصرے کریں۔ عملاً تو وہی شعبہ جات ہیں جو خدام الاحمدیہ کی عاملہ کے پاس ہوتے ہیں۔ اس لیے اس کی outline تو پہلے سے ہی موجود ہے۔ آپ اس کو فالو کر سکتے ہیں۔

• میٹنگ کے آخر پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے مجلس عاملہ کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی درخواست کی تھی چنانچہ میٹنگ کے اختتام پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ امریکہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف حاصل ہوا۔

• یہ میٹنگ 06:55 پر ختم ہوئی۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدْسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَاَمْرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 29 نومبر 2022ء)

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور کے ساتھ میٹنگ اور بعض قیمتی نصائح و ہدایات (14/ اکتوبر 2022ء بروز جمعہ) (قسط 19- حصہ دوم)

سات بجے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ امریکہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا۔

موبائل ایپ کا تعارف

میٹنگ کے آغاز میں انصار اللہ نے ایک موبائل ایپ کا تعارف پیش کیا۔ جس کے ذریعہ انصار ممبران اپنی رفتار کے مطابق قرآن کریم سیکھ سکتے ہیں۔ انصار اللہ کے ساتھ دیگر فیملی ممبران بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مختلف سوال و جواب بھی دیئے گئے ہیں، جن کے ذریعہ لوگ قرآن کریم کے بارے میں اپنا فہم بڑھا سکتے ہیں۔

صدر صاحب انصار اللہ نے عرض کیا کہ ہمارا ٹارگٹ ہے کہ اس میں ایک ہزار سوالات شامل کر لئے جائیں۔ اب تک اس میں ساڑھے سات سو سوالات ہیں۔ ان سوالات کے تحت دیگر تفاسیر کے مختلف ریفرنسز بھی دیئے گئے ہیں۔ ہماری ریسرچ ٹیم اس حوالہ سے کام کر رہی ہے۔

اس موبائل ایپ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ انصار ممبران اپنے بچوں کو قرآن کریم کی طرف توجہ دلائیں۔ مقابلہ کی روح قائم کرنے کے لئے ایک leader board بھی قائم کیا گیا ہے، جس میں مختلف فیملی ممبران اور دوست وغیرہ شامل کئے جاسکتے ہیں۔ جس قدر کوئی سوالات کے جواب دے گا، اس کا نام leader board پر اتنا ہی اوپر جائے گا۔ اسی طرح جس کے نمبر زیادہ ہوں گے اسے Badges بھی ملیں گے۔ یہ موبائل ایپ الاسلام پر بھی موجود قرآن کریم کے سرچ انجن سے منسلک ہے۔

بعد ازاں اس موبائل ایپ کا demo پیش کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بچے تو بہت ذہین ہوتے ہیں، ذہن میں بہت سے سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں، اگر ان کے ذہن میں پیدا ہونے والا سوال اس پر موجود نہ ہوا تو انہوں نے کہنا ہے کہ اس کا جواب ہی نہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس پر فیڈبیک حاصل کریں اور مزید موصول ہونے والے سوالات کو شامل کرتے رہیں۔

اس حوالے سے عرض کیا گیا کہ آئندہ اس موبائل ایپ میں یہ بھی ایک سہولت ڈال دی جائے گی کہ اس پر سوال پوچھے جاسکیں گے۔ ان شاء اللہ

موبائل گیم کا تعارف

اس کے بعد انصار اللہ کی طرف سے ایک موبائل گیم ایپ کا تعارف پیش کیا گیا۔ اس موبائل ایپ کا نام Tobaa Game رکھا گیا ہے۔ اس میں فیملی اور بچوں کے لئے دلچسپ انداز میں اسلامی اصطلاحات

استعمال کر کے انہیں عام کیا جائے گا۔ یہ ایک لفظ تلاش کرنے والی گیم ہے۔ ایک ٹیم اس پر کوئی لفظ ذہن میں لا کر پیش کرے گی اور دوسری ٹیم اس لفظ کو تلاش کریں گے۔ اس حوالہ سے بعض اشارے بھی دیں گے۔ مثلاً صلوة، زکوٰۃ، نبوت، کسی مذہب کا نام، کسی نبی کا نام وغیرہ۔ کوئی بھی نام سوچا جاسکتا ہے اور اس لفظ کو دیکھے بغیر اس تک پہنچنا ہے۔ اس میں timer بھی ہے۔ اس موبائل گیم کا اصل مقصد یہ ہے کہ انصار اپنے گھروں میں دیگر فیملی ممبران سے مل کر یہ گیم کھیلیں تاکہ اچھے اور دلچسپ انداز میں بچوں کو اسلامی اصطلاحات سمجھ آجائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس موبائل گیم کا demo پیش کیا گیا۔ اس demo میں پہلی ٹیم نے لفظ ”اسلام“، سلیکٹ کیا تھا۔ دوسری ٹیم نے مختلف سوالات کر کے اس تک پہنچنا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مجلس انصار اللہ کے رسالہ ”النخل“ کا سالانہ شمارہ پیش کیا گیا۔ جس میں تمام سال کی مساعی کو تصویری شکل میں پیش کیا گیا تھا۔

نائب صدر صف اول کو ہدایات

اس پر یذ نشیشن کے بعد نائب صدر صف اول نے اپنا تعارف پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کسی خاص شعبہ کی نگرانی کرتے ہیں۔

اس پر نائب صدر صف اول نے عرض کیا کہ میرے سپرد تمام ناظمین اعلیٰ اور زعماء کی جانب سے موصول ہونے والی رپورٹس کو چیک کرنا اور ان پر تبصرے بھجوانا بھی خاکسار کے ذمہ ہے۔

نائب صدر صف دوم کو ہدایات

اس کے بعد نائب صدر صف دوم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کے صف دوم کے کتنے انصار ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 2 ہزار 294 انصار ہیں، جو کہ کل انصار کا 55 فیصد بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ نوجوان انصار زیادہ ہیں۔ پھر آپ کی مجلس بہت فعال ہوگی۔

اس پر نائب صدر نے عرض کیا کہ اس کے باوجود تمام مقابلہ جات میں ہمارے صف اول کے انصار آگے ہیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو اس پر نائب صدر نے عرض کیا کہ ان کے پاس وقت زیادہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا: آپ کا صف دوم کے انصار کے لئے کیا پلان ہے؟

نائب صدر برائے صف دوم نے عرض کیا کہ جو ہماری آخری ورچوئل میٹنگ ہوئی تھی، اس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف کھیلوں کے پروگرام رکھنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس حوالہ سے ہم نے مختلف کھیلوں کے پروگرام رکھے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک پروگرام Fit 40+ کے نام سے رکھا گیا ہے۔ ہر ماہ اس حوالہ سے باقاعدہ پلان دیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ آپ میں سے کتنے انصار سائیکلنگ کرتے ہیں۔

اس پر عرض کیا گیا کہ باقاعدہ سائیکلنگ کرنے والے 15 سے 20 فیصد سے کم ہوں گے لیکن باقاعدگی سے ورزش کرنے والوں کی تعداد 30 فیصد تک ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ آپ کو سائیکلنگ کی طرف بھی توجہ دلانی چاہئے اور کہ اس کٹری سائیکل ریس کے پروگرام رکھیں یا کم از کم سائیکل ٹور رکھیں، مثلاً یہاں سے ڈیلس تک کا سفر رکھ لیں۔ دو ہزار کلومیٹر ہو گا، کتنا سفر ہے؟

اس پر عرض کیا گیا کہ قریباً 13 سو کلومیٹر ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ کوئی بات نہیں۔ ہو سکتا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہاں سے Pittsburgh کتنا سفر ہو گا؟

عرض کیا گیا کہ Pittsburgh کا فاصلہ 300 میل سے کم ہو گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ آغاز میں آپ یہاں سے Pittsburgh تک کا سفر رکھ لیں۔ اسی طرح مختلف ریجنز میں رکھیں، مثلاً Seattle سے دو سو میل کا کوئی مقام دیکھ لیں۔ اسی طرح لاس اینجلس سے۔ مختلف ریجنز میں پروگرام رکھے جاسکتے ہیں۔ آجکل یو کے کے انصار کا ایک گروپ یو کے سے ہالینڈ گیا ہوا ہے۔ وہ پانچ سو میل کا سفر کر رہے ہیں۔ تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، جو میں آپ کو دے رہا ہوں۔ گزشتہ ماہ یہ فرانس گئے تھے اور قریباً 350 میل کئے تھے۔ نائب صدر صف دوم کو فعال ہونا پڑے گا، فعال ہیں تو ایسے پروگرام آرگنائز کریں۔

ایک دوسرے نائب صدر صف اول کو ہدایات

بعد ازاں ایک دوسرے نائب صدر صف اول نے اپنا تعارف پیش کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ آپ کے سپرد کوئی خاص ذمہ داری کی گئی ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ خاکسار قائد اثار کا انصار سکالر شپ پروگرام جو گزشتہ 13 سال سے جاری ہے، اس میں معاونت کر رہا ہے۔ اسی طرح صدر مجلس نے خاکسار کو ڈاکٹر یوسف لطیف سکالر شپ کا چیئرمین مقرر کیا ہے، جو کہ ہم نے اس سال ہی شروع کی ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ یہ سکالر شپ کس کو دیا جاتا ہے؟ موصوف نے عرض کیا کہ یہ کالج کے طلباء کے لئے ہے۔ یہاں لوکل امریکن (مقامی احمدی) طلباء کو دیا جاتا ہے۔

معاون صدر آئی ٹی

بعد ازاں معاون صدر برائے آئی ٹی نے اپنا تعارف پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا آپ انصار اللہ کے تمام پروگرام چلاتے ہیں۔

موصوف نے عرض کیا کہ وہ اکثر پروگرام چلانے میں معاونت کرتے ہیں۔ Tobaa Game شعبہ تعلیم کے تحت شروع کی گئی ہے۔

قائد تبلیغ کے پلان بارے استفسار

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قائد تبلیغ سے اس کے پلان کے حوالہ سے استفسار فرمایا۔ اس پر قائد تبلیغ نے عرض کیا کہ ہماری توجہ اس بات پر مرکوز ہے کہ انصار باہر نکلیں اور گروپ میں تبلیغی پروگرام کریں۔

حضور انور نے فرمایا: کتنے آرگنائزڈ گروپ ہیں؟ اور کتنا لٹرچر تقسیم کیا ہے؟ موصوف نے عرض کیا کہ مجالس سے ماہانہ رپورٹس حاصل کرتے ہیں۔ لٹرچر کے لئے کوئی معین تعداد کا علم نہیں ہے لیکن ہم آئندہ سے یہ سوال بھی رپورٹ میں شامل کر لیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹھیک ہے، لٹرچر، لیف لیٹس وغیرہ کی مختلف ریجنز میں تقسیم آرگنائز ہونی چاہئے۔ اگر آپ کے منتظمین تبلیغ فعال ہوں تو وہ اپنے اپنے ریجنز میں آرگنائز کر سکتے ہیں۔

قائد مال اور ہدایات

بعد ازاں قائد مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ بجٹ کے حوالہ سے استفسار فرمایا۔ قائد مال نے بتایا کہ سالانہ بجٹ 31 ملین یو ایس ڈالر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر قائد مال نے عرض کیا کہ ہمارے اکثر ممبران کمانے والے ہیں، لیکن اس حوالہ سے معین تعداد علم میں نہیں ہے۔ انصار اللہ کی کل تعداد 4 ہزار 185 ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صف دوم کے افراد 55 فیصد ہیں اور صف اول میں بھی 80 فیصد کمانے والے انصار ہوں گے۔ تو کل کمانے والے ساڑھے تین ہزار انصار ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے قائد مال سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ چندہ وصولی سے مطمئن ہیں؟ اس پر قائد مال نے عرض کیا کہ اس میں بہتری کی گنجائش ہے۔ گزشتہ سال چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد اڑھائی ہزار کے قریب تھی۔

حضور انور نے فرمایا۔ کیا آپ کو یہ تسلی ہے کہ آپ کے چندہ دہندگان، باقاعدہ شرح کے ساتھ چندہ ادا کر رہے ہیں؟

قائد مال نے عرض کیا کہ کچھ تعداد ایسی ہے، جو باشرح چندہ ادا نہیں کرتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ یہ تعداد پچاس فیصد ہوگی؟ قائد مال کے عرض کرنے پر کہ اس کا تعین بہت مشکل ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کیوں مشکل ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ چونکہ ہمیں ان کی اصل انکم کا اندازہ نہیں ہے، اس لئے اس کا تعین مشکل ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو انہوں نے اپنی انکم لکھوائی ہوئی ہے، اس کے مطابق پوچھ رہا ہوں۔ جس طرح وہ شیٹمنٹ میں اپنی انکم بتاتے ہیں، تو اس کے مطابق ان پر اعتبار کریں۔

قائد تجنید کو ہدایات

بعد ازاں قائد تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجنید کے حوالہ سے رپورٹ طلب فرمائی۔

موصوف نے عرض کیا انصار کی کل تعداد 4 ہزار 185 ہے۔ یہ جماعت کا آن لائن سسٹم ہے، جو ہم شیئر کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: جماعت کے AIMS ڈیٹا پر انحصار نہ کیا کریں۔ اپنا ڈیٹا اکٹھا کریں۔

قائد تجنید نے عرض کیا کہ مجلس انصار اللہ کا اپنا ڈیٹا بیس ہے اور ہم اسے الگ سے maintain کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس ڈیٹا میں آپ کی اپنی الگ انفارمیشن ہے، جو آپ نے مجالس سے اکٹھی کی ہوئی ہے؟

اس پر قائد تجنید نے عرض کیا کہ تمام مجالس کو ہمارے سسٹم تک رسائی ہے اور وہ اس میں متعلقہ ڈیٹا ڈالتے رہتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ کا منتظم یہ انفارمیشن اکٹھی کرنے کے لئے گھر گھر وزٹ کرتا ہے؟

اس پر قائد تجنید نے عرض کیا کہ ہم سال میں دو مرتبہ تجنید ڈیٹا اپ ڈیٹ کرتے ہیں اور ہمارا ٹارگٹ یہ ہوتا ہے کہ ہم ہر ناصر تک پہنچیں۔

ناظم اعلیٰ شکاگو سے گفتگو

بعد ازاں ناظم اعلیٰ شکاگو ریجن نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس ریجن میں کتنے انصار ہیں؟ موصوف نے عرض کیا کہ تمام ریجن میں 345 انصار ہیں۔

ناظم اعلیٰ ڈیویسٹ ریجن سے گفتگو

بعد ازاں ناظم اعلیٰ ڈیویسٹ ریجن سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ریجن میں کتنے انصار ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 173 انصار ہیں۔

اس پر فرمایا: بہت کم تعداد ہے۔ کیا یہ کسی خاص علاقہ میں اکٹھے ہیں یا پھر مختلف علاقوں میں رہائش پذیر ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہاں انصار مختلف علاقوں میں رہائش پذیر ہیں اور یہاں کل پانچ مجالس ہیں۔

قائد تربیت نومبا نین کو ہدایات

بعد ازاں قائد تربیت نومبا نین سے حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ صدر جماعت زائن ہیں اور قائد نومبا نین ہیں۔ سب کچھ آپ نے ہی سنبھالا ہوا ہے۔ کیا آپ نومبا نین ہیں؟

اس پر قائد تربیت نومبا نین نے عرض کیا کہ میں نومبا نین نہیں ہوں۔

اس پر حضور انور نے صدر صاحب مجلس سے دریافت فرمایا کہ: آپ کو کوئی نومبا نین نہیں ملا؟

اس پر صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے عرض کیا کہ گزشتہ مرتبہ حضور کی جانب سے دی گئی ہدایات کے مطابق ہم نے ایک نائب قائد نو مبائعین مقرر کیا تھا جو کہ نو مبائع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر قائد تربیت نو مبائعین نے عرض کیا کہ ہمارے پاس 48 نو مبائع ہیں اور جو بیعتیں ہوئی ہیں اس میں مجلس انصار اللہ کے ذریعہ اور بعض دیگر ذرائع سے حاصل ہوئی بیعتیں شامل ہیں۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ بھی حاصل کردہ بیعتیں شامل ہیں۔

ناظم اعلیٰ ور جینیا کو شاباش

بعد ازاں ناظم اعلیٰ ور جینیا کو حضور انور نے فرمایا ماشاء اللہ۔ آپ کی مجلس تو بہت بڑی ہے۔

اس پر ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ ہماری مجالس میں کل 525 ممبران ہیں۔

اس پر فرمایا: ان سب سے رابطہ کیسے کرتے ہیں؟

تو ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ ان میں سے اکثر مختصر ڈرائیو پر رہائش پذیر ہیں۔ تو خاکسار ان کے اجلاس عام میں شرکت کرتا ہے اور ان سے انفرادی رابطہ کرتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ ان مجالس سے جا کر خود میٹنگ کرتے ہیں؟

ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ ان کے اجلاس عام میں شرکت کرتا ہوں تاکہ ان سے رابطہ قائم رہے۔

ناظم اعلیٰ ساؤتھ ویسٹ سے استفسار

بعد ازاں ناظم اعلیٰ ساؤتھ ویسٹ ریجن نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جغرافیہ کے لحاظ سے ان کا ریجن بہت بڑا علاقہ ہے۔ میں اٹلانٹا میں رہتا ہوں اور میامی بھی ہمارے ریجن میں ہے، جو کہ 12 گھنٹہ کی مسافت پر ہے۔ اس ریجن میں پانچ مجالس ہیں۔ اسی طرح Orlando سات گھنٹہ کی مسافت پر ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: تو پھر کس طرح رابطہ کرتے ہیں؟ کیا آپ ان تمام مجالس میں گئے ہوئے ہیں؟

اس پر ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ تمام مجالس میں نہیں گیا ہوا۔ خاص کر کووڈ کی وجہ سے کافی جمود کی سی کیفیت ہے، جسے ٹوٹنے کی ضرورت ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا: بہر حال کووڈ نے آپ کو ایک اچھا بہانہ دے دیا ہے۔ اب مزید کوئی بہانہ نہیں ہونا چاہیے۔ اب تو آپ کے مقامی قوانین کے مطابق کووڈ ٹیسٹ پازیٹو آنے کے تین دن بعد چاہے کووڈ نیگیٹو آیا ہو یا نہ آیا ہو، آپ نے ہر صورت کام پر جانا ہے۔ اسی طرح آپ کا انصار اللہ کے کاموں میں رویہ ہونا چاہئے۔

ناظم اعلیٰ نیویارک سے گفتگو

اس کے بعد ناظم اعلیٰ نیویارک ریجن سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے ریجن کے انصار کی تعداد کے حوالہ سے استفسار فرمایا۔

اس پر ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ 359 انصار ہیں اور ہماری تین مجالس دو میٹرو نیویارک اور ایک لانگ آئی لینڈ ہے۔

ناظم اعلیٰ نار تھ ایسٹ ریجن سے گفتگو

بعد ازاں ناظم اعلیٰ نار تھ ایسٹ ریجن سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ گیمبیا سے ہیں۔ آپ کے ریجن میں کتنے انصار ہیں۔

اس پر موصوف ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ 262 انصار ہیں اور 8 مجالس ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا یہ مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں اور آپ ان سے رابطہ کیسے کرتے ہیں؟

اس پر ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ یہ تمام مجالس دور دور ہیں۔ ریجن کے ایک کنارے سے دوسری طرف کل 9 گھنٹہ کی مسافت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ تمام مجالس میں خود گئے ہوئے ہیں؟

اس پر ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ گزشتہ سال کے دوران تمام مجالس میں نہیں گیا۔ اس سے پہلے تمام مجالس میں گیا ہوا ہوں۔

قائد صحت و جسمانی کو ہدایات

بعد ازاں قائد صحت و جسمانی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ انصار اللہ کی صحت سے مطمئن ہیں؟

اس پر قائد صحت و جسمانی نے عرض کیا کہ 30 فیصد انصار صحت مند ہیں اور باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں۔ ہم نے نائب صدر دوم کے ساتھ سائیکل سفر کے پروگرام رکھے ہیں۔ اس سال ہم نے مقابلہ کا انعقاد کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کو پچاس فیصد انصار کو سائیکلنگ کی طرف لگانا چاہئے۔

قائد اشاعت کو ہدایات

اس کے بعد قائد اشاعت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ یہ میگزین جو دکھایا گیا ہے، کیا یہ آپ نے تیار کروایا ہے۔ اس کا ایڈیٹر کون ہے؟

اس پر قائد اشاعت نے عرض کیا کہ خاکسار ایڈیٹر بھی ہے۔ قائد اشاعت نے بتایا کہ ہم نے پندرہ روزہ ایک الیکٹرانک نیوز لیٹر بھی جاری کیا ہوا ہے، جو بذریعہ ای میل تمام انصار کو جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کتنے انصار ہیں جو اس کو کھولتے ہیں اور پڑھتے ہیں؟

قائد اشاعت نے عرض کیا کہ 900 کے لگ بھگ انصار پڑھتے ہیں۔ تقریباً 25 فیصد بنتے ہیں۔

قائد ایثار سے گفتگو

بعد ازاں قائد ایثار سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے تحت جاری پروگرام کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

موصوف نے عرض کیا کہ تین پروگرام ہیں، ایک خدمت خلق کے پروگرام ہیں، دوسرا وقار عمل سے متعلقہ ہے اور بعض مالی معاونت کے پروگرام ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ افریقہ میں کوئی ماڈل ویلج بھی فنڈ کرتے ہیں؟

قائد ایثار نے عرض کیا کہ اس سال نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ آسانی سے ہر سال ایک ویلج فنڈ کر سکتے ہیں۔ آپ کے انصار اتنے غریب تو نہیں ہیں۔ انصار کی کافی بڑی تعداد نفع بخش جاب اور بزنس وغیرہ کر رہے ہیں۔ اس پر 75 ہزار ڈالرز خرچ ہوں گے۔ آپ یہ آسانی سے اکٹھے کر سکتے ہیں۔

قائد تعلیم القرآن کو ہدایات

اس کے بعد قائد تعلیم القرآن نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے شعبہ کا مکمل نام تعلیم القرآن و وقف عارضی ہے۔ کیا آپ نے کبھی وقف عارضی کی ہے؟

اس پر قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے عرض کیا کہ ماضی قریب میں تو وقف عارضی نہیں کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کی عاملہ کے تمام افراد کو ہر سال ایک سے دو ہفتہ کے لئے وقف عارضی کرنی چاہئے۔ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ جب نیشنل، ریجنل اور لوکل سطح پر تمام عاملہ ممبران وقف عارضی کر رہے ہوں گے تو آپ دیگر انصار کے سامنے اپنا نمونہ پیش کرنے والے ہوں گے اور پھر ان کو بھی کہہ سکیں گے۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے عرض کیا کہ اس حوالہ سے جو مسئلہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ دیگر جگہوں پر جاتے ہیں، مثلاً ہیومینٹی فرسٹ کے تحت اور دیگر پروگراموں کے تحت جاتے ہیں لیکن یہ وقف عارضی کے طور پر رجسٹر نہیں کرتے۔ یہ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: وہ ہیومینٹی فرسٹ کا کام ہے، وقف عارضی نہیں ہے۔

قائد تعلیم القرآن ووقف عارضی نے عرض کیا کہ اگر وہ وقف عارضی کا وعدہ کر کے ہیومینٹی فرسٹ کے کام سے جائیں، کیا تب بھی وہ وقف عارضی نہیں ہوگی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: نہیں۔ یہ کام بالکل الگ ہونا چاہئے۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس مزید وقت نہیں ہے اور وہ ہیومینٹی فرسٹ یا میڈیکل ایسوسی ایشن کے تحت جاتے ہیں تو وہ الگ چیز ہے لیکن اگر آپ کا ان سے رابطہ ہے تو اس دوران وہ وقف عارضی بھی کر سکتے ہیں۔

کم از کم آپ تو سال میں دو ہفتہ کے لئے وقف عارضی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیم القرآن کا کیا کام کیا ہے؟

اس پر قائد تعلیم القرآن نے عرض کیا کہ ہم انصار اللہ کو شعبہ افتاء کے تحت قرآن سرٹیفیکیشن حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ یہ شعبہ نیشنل جماعت کے شعبہ تعلیم القرآن ووقف عارضی کے تحت چل رہا ہے۔ پھر ہم انہیں ترغیب دیتے ہیں کہ یہاں سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد طاہر اکیڈمی اور دیگر پروگراموں کے تحت پڑھائیں۔

قائد وقف جدید

بعد ازاں قائد وقف جدید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا:

مجلس انصار اللہ کا چندہ وقف جدید میں کتنا حصہ ہے؟

اس پر قائد وقف جدید نے عرض کیا کہ 2.1 ملین ہے اور جماعت کا وقف جدید بجٹ 2.2 ملین تھا۔

اس پر فرمایا: نصف سے زائد بنتا ہے۔ یہ تمام انصار اللہ کا حصہ تھا، کمال ہے۔ پھر لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کا تو بہت کم حصہ ہوا۔

قائد تحریک جدید

اس کے بعد قائد تحریک جدید نے بتایا کہ کل تجنید کے 44 فیصد تحریک جدید میں شامل تھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: 100 فیصد کیوں نہیں تھے؟

قائد تحریک جدید نے عرض کیا کہ اس کے لئے دعا کی درخواست ہے، کیونکہ میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: صرف دعا نہیں۔ آپ کو قائل کرنے کی بھی صلاحیت چاہئے۔ باقاعدہ پلان بنائیں اور پھر فالو اپ کرتے رہیں۔ اپنے متعلقہ منتظمین تحریک جدید سے رابطے کریں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: گزشتہ سال کتنی رقم تحریک جدید میں اکٹھی ہوئی تھی اور کل جماعت کے بجٹ کا کتنا حصہ مجلس انصار اللہ نے اکٹھا کیا؟

اس پر قائد تحریک جدید نے عرض کیا کہ 1.2 ملین تھی۔ تاہم مجھے چونکہ جماعت کے تحریک جدید کے بجٹ کا علم نہیں، اس لئے معلوم نہیں کہ انصار اللہ کا کتنا شیئر تھا۔

اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: یہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔

ناظم اعلیٰ ہیڈ کوارٹرز اور سنٹرل ایسٹ ریجن سے گفتگو

بعد ازاں ناظم اعلیٰ ہیڈ کوارٹرز نے اپنا تعارف کروایا۔ خاکسار کے ذمہ میری لینڈ، ٹیس برگ، یارک اور بالٹی مور کی مجالس ہیں۔

ناظم اعلیٰ سنٹرل ایسٹ ریجن نے بتایا کہ ان کے ذمہ فلاڈلفیا، نارتھ جرسی، سنٹرل جرسی، Willingboro کی مجالس ہیں۔ ہمارے انصار اللہ کی تعداد 409 ہے۔

آڈیٹر سے گفتگو

اس کے بعد آڈیٹر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ تمام رسیدوں اور بلز کی کلیئرنس خاکسار کرتا ہے۔ ہر ایک رسید پر دستخط نہیں کرتا لیکن جائزہ لیتا ہوں اور اگر کوئی وضاحت چاہئے ہو تو معلوم کرتا ہوں۔

حضور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ وہ بجٹ کمیٹی کے ممبر نہیں ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کو اس کا حصہ ہونا چاہئے۔

قائد تربیت کو ہدایات

بعد ازاں قائد تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تربیت پلان کے حوالہ سے استفسار فرمایا۔

قائد تربیت نے عرض کیا کہ ہم اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ سو فیصد انصار پنجوقتہ نمازیں ادا کر رہے ہوں اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہوں اور اسی طرح تمام انصار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتے ہوں۔ یہ ہمارا ٹارگٹ ہے۔ لیکن رپورٹس کے مطابق ہمارے 60 فیصد انصار پنجوقتہ نمازیں ادا کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے کتنے فیصد انصار روزانہ تین نمازیں باجماعت ادا کر رہے ہیں۔

اس پر قائد تربیت نے عرض کیا کہ اس کی تعداد اور بھی کم ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا انہیں اس عمر میں بھی یہ احساس نہیں ہو رہا کہ اب ان کی زندگی ختم ہونے والی ہے۔

قائد تربیت نے عرض کیا کہ ہم اس حوالے سے کوشش کر رہے ہیں۔ یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر بھی اس حوالہ سے عشرہ منایا گیا ہے۔ مکمل کوشش ہے کہ مسجد یا نماز سنٹرز میں آکر نماز ادا کی جائے۔ نماز سنٹرز کو بھی فعال کیا جا رہا ہے۔ ان شاء اللہ امید ہے کہ یہ تعداد بڑھا سکیں گے۔

نائب صدر برائے شعبہ اشاعت

اس کے بعد نائب صدر انصار اللہ نے بتایا کہ صدر مجلس نے ان کے ذمہ شعبہ اشاعت کیا ہے اور مجلس انصار اللہ کے سوشل میڈیا کی نگرانی کی ہے۔

سوشل میڈیا کے حوالہ سے حضور انور کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ انصار اللہ کو سوشل میڈیا کی ٹریننگ دینے کے لئے اور جوابات دینے کے لئے طریقہ کار سمجھایا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا کی سمجھ بوجھ بڑھانے کے لئے کلاسز وغیرہ لی جا رہی ہیں۔ انصار کی طرف سے ابھی سوشل میڈیا میں شرکت کافی کم ہے۔ انصار کو توجہ دلا رہے ہیں لیکن ٹریننگ کلاسز میں رجسٹر کرنے والے انصار کی تعداد کم ہے۔

معاون صدر برائے سپیشل پروجیکٹس

بعد ازاں معاون صدر برائے سپیشل پروجیکٹس نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال Family day پروگرام کا آغاز کیا گیا ہے۔ اسی ضمن میں یہ Tobaa Game بھی تیار کی گئی ہے، جو کہ مینینگ کے آغاز میں دکھائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ مختلف ورکشاپس کا انعقاد کرنا، نیشنل اور ریجنل اجلاس، انصار اللہ کا نفر نسرز اور ریجنل اجتماعات خاکسار کے ذمہ ہیں۔

نائب صدر برائے مال و تربیت

بعد ازاں نائب صدر نے بتایا کہ ان کے ذمہ شعبہ مال اور تربیت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کیا صرف 44 فیصد انصار چندہ میں باقاعدہ ہیں۔

اس پر عرض کیا گیا کہ حضور 60 فیصد ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائب صدر سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ پھر آپ کیا نگرانی کر رہے ہیں۔

نائب صدر نے عرض کیا کہ گزشتہ سال سے خاکسار قائد مال کے طور پر خدمت بجالا رہا ہے اور اس حوالہ سے بہتری آرہی ہے۔ لیکن بہت محنت کی ضرورت ہے۔ ہم گھر گھر وزٹ کر رہے ہیں اور اس سے کافی فائدہ ہوا ہے اور ہر سال 5 سے 8 فیصد اضافہ ہو رہا ہے۔

قائد عمومی سے گفتگو

اس کے بعد قائد عمومی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ ہر ماہ کتنی رپورٹس موصول ہوتی ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 95 سے 100 فیصد تک موصول ہو جاتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کمال ہے اور کیا ان رپورٹس پر تبصرے بھی بھجواتے ہیں؟

قائد عمومی نے عرض کیا کہ تمام مجالس کو ہر ماہ تو نہیں لیکن بعض جماعتوں کو ہر ماہ تبصرے جاتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ تبصرہ بھجواتے ہیں یا پھر صدر مجلس یا پھر متعلقہ قائد اپنے شعبہ کے حوالہ سے تبصرے بھجواتے ہیں۔

اس پر قائد عمومی نے عرض کیا کہ تمام مجالس صدر کو رپورٹس بھجواتی ہیں اور قائدین کو بھی اس کی نقل جاتی ہے۔ ہر شعبہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ زعماء کو تبصرے بھجوائیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: کیا قائدین کا اپنے متعلقہ منتظمین سے ذاتی رابطہ ہے۔

اس پر قائد عمومی نے عرض کیا کہ ان کو تمام لوکل عاملہ کے رابطہ نمبرز وغیرہ فراہم کئے جاتے ہیں۔ ان کے پاس اپنے متعلقہ منتظم کے رابطہ نمبرز وغیرہ ہوتے ہیں۔

بعد ازاں ناظم اعلیٰ نارتھ ویسٹ ریجن اور ناظم اعلیٰ سنٹرل ویسٹ ریجن اور ناظم اعلیٰ ساوتھ ویسٹ ریجن نے اپنے اپنے ریجن کی مجالس کے حوالہ سے بتایا۔

قائد تعلیم

بعد ازاں قائد تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کا اس سال کا کیا پروگرام ہے؟

قائد تعلیم نے عرض کیا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو کتب منتخب کی ہیں۔ ایک ضرورۃ الامام اور لیکچر لاہور۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: کتنے انصار نے گزشتہ سال کتب مکمل کی تھیں۔

اس پر قائد تعلیم نے عرض کیا کہ گزشتہ سال 33 فیصد انصار نے اپنا تعلیم کا پرچہ دیا تھا۔ اس سال امتحان جاری ہے، ابھی تک ہمارے پاس ڈیٹا نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کیا یہ کتب کا مطالعہ بھی کرتے ہیں یا پھر صرف ٹیسٹ کے لئے دیکھ کر امتحان دے دیتے ہیں؟

اس پر قائد تعلیم نے عرض کیا کہ ہم انصار کو توجہ دلاتے ہیں کہ کتب کا مطالعہ کریں۔ ہر مجلس میں book club قائم کئے جا رہے ہیں، جہاں وہ کتب کا مطالعہ کر سکتے ہیں، ان کے حوالہ سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ اس طرح کتب کا مطالعہ کرنے والوں کی تعداد بڑھی ہے۔

اس طرح مختلف طریق پر کوشش کی جاتی ہے۔ انہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مطالعہ کے دوران اگر انہیں کوئی اقتباس زیادہ پسند آتا ہے۔ یا وہ اپنا پسندیدہ اقتباس سلیکٹ کر کے گروپ میں پوسٹ کریں اور اسے discuss کر سکتے ہیں۔

صدر مجلس کے سوالات کے جوابات

اس کے بعد صدر مجلس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بعض سوالات کرنے کی اجازت حاصل کی۔

نائب صدر صاحب نے سوال کیا کہ حضور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے آخر پر فرمایا تھا کہ یہاں مسجد 28 سال سے قائم ہے، تو ہم نے اپنے اندر کیا تبدیلی کی ہے۔ حضور یہ جملہ میرے لئے بہت چونا دینے والا تھا۔ حضور ہم کیسے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہم کس معیار پر ہیں؟ میں یہاں بطور خادم رہا ہوں اور اب میں ناصر ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ اپنا جائزہ لے سکتے ہیں۔ یہاں کافی عرصہ سے مسجد ہے اور آپ کس طرح اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ پھر آپ تجزیہ کر سکتے ہیں کہ آپ کی روحانیت میں اس دوران کیا بہتری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے لئے کیا کوششیں کی ہیں۔ تو یہ تو آپ کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے۔

بعد ازاں صدر مجلس انصار اللہ نے انصار ہاؤسنگ پروجیکٹ کمیونٹی سنٹر کے حوالہ سے دعا کی درخواست کی اور کہا کہ یہ پروجیکٹ تکمیل کے قریب ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ حضور اس کا وزٹ کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا: کہ میں نے اس کی تصاویر دیکھیں ہیں۔ بہر حال اب وزٹ کا وقت تو نہیں ہے۔ میں دیکھوں گا اگر وقت نکل سکا۔

صدر مجلس نے عرض کیا کہ حضور دعا کریں کی یہ کمیونٹی ایک ماڈل کمیونٹی بن جائے اور یہاں زیادہ احمدی فیملیز آباد ہو جائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس کا افتتاح نہیں ہوا؟ وہاں نمازیں شروع کی ہیں؟

صدر مجلس انصار اللہ نے عرض کیا کہ باقاعدہ آفیشل طور پر ابھی ہمیں یہاں occupancy permit نہیں ملا۔ لیکن اگر حضور کے پاس وقت ہو تو اس کے باقاعدہ افتتاح کے لئے سپیشل انتظامات کئے جاسکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اب تو میرے پاس صرف دو دن ہیں، یہ کس طرح ہو گا۔ دیکھیں گے۔

اس کے بعد معاون صدر صاحب نے سوال کیا کہ میں بطور لوکل صدر جماعت بھی ہوں۔ کس طرح زعمیم انصار اللہ لوکل سطح پر بہتر انداز میں جماعت کی خدمت کر سکتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: لوکل جماعت کا جو بھی پلان ہو، آپ اپنے لوکل انصار کو کہیں کہ اس میں معاونت کریں۔ کوشش کریں کہ انصار اللہ کی ان پروگراموں میں شمولیت سب سے زیادہ ہو۔ دیگر تنظیموں سے بڑھ کر پروگراموں میں اپنا حصہ ڈالیں۔ آپ سمجھ دار بڑی عمر کے لوگ ہیں۔ آپ کا نام انصار اللہ ہے۔ آپ ان کی راہنمائی بھی کریں۔ اگر ان کے پاس پلان نہ ہو تو ان کی راہنمائی کریں۔

بطور احمدی آپ ممبر جماعت ہیں۔ آپ کے دور واز ہیں۔ ایک یہ کہ آپ ممبر جماعت ہیں دوسرا آپ ممبر انصار اللہ ہیں۔ دونوں جگہ آپ کو اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ خدمت کرنے کے نئے ذرائع تلاش کریں۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ لوگوں کے بہت ذہین دماغ ہیں۔ آپ کر سکتے ہیں۔

میننگ کے آخر پر مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنانے کی سعادت پائی۔

مجلس انصار اللہ کی یہ میننگ آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدْسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَاَمْرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 06 دسمبر 2022ء)

مبلغین امریکہ کی حضور کے ساتھ صحبت اور مبلغین کو قیمتی نصائح نیز الفضل کی رپورٹ کا تذکرہ (15 اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ) (قسط 20- حصہ اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مختلف ممالک سے بذریعہ Fax اور ای میل کے ذریعہ آنے والے خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ نیز حضور انور کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

فیملیز ملاقاتیں اور تاثرات

• پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 37 فیملیز کے 162 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب Marry Land کی مقامی جماعت کے علاوہ امریکہ کی دیگر مختلف 25 جماعتوں سے آئے تھے۔ جن میں سے بعض بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

جماعت Albany سے آنے والے 353 میل اور جماعت Chaaarlote سے آنے والے 422 میل اور بو سٹن (Boston) سے آنے والے 427 میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

آج بھی ملاقاتیں کرنے والوں میں بہت سے ایسے احباب اور فیملیز تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پارہی تھیں۔

• ایک دوست سہراب احمد صاحب نے بتایا کہ میری زندگی کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ میرا دل سکون اور محبت سے بھر گیا ہے۔ چند لمحات تھے جو میں نے خلیفۃ المسیح کے پاس گزارے لیکن یہ میرے لیے ناقابل یقین حد تک یادگار ہیں۔ میں انہیں کبھی بھول نہیں سکتا۔

• شمیر گوہر ملک صاحب جو جماعت سنٹرل جرسی سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میں نے اپنے بچپن میں جب بہت چھوٹا تھا حضور انور کو دیکھا تھا۔ آج میں ایک بالغ ہونے کی حیثیت سے زندگی میں پہلی بار مل رہا ہوں۔ اس وقت میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں ایک عجیب سرور اور لذت محسوس کر رہا ہوں۔ ملاقات کی یہ سعادت ایک عظیم نعمت ہے۔ ہر کسی کو حضور انور سے ملنے کا موقع نہیں ملتا۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ یہ سعادت نصیب ہوئی۔

• علی عمر صاحب جماعت Cleveland سے آئے تھے کہنے لگے کہ اس وقت جذبات ایسے ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ بس ہم بہت خوش قسمت ہیں اور بہت خوش ہیں۔ حضور نے ہمیں بہت پیار دیا۔ ہمیں بھی تحفہ دیا، ہمارے بچوں کو بھی تحفہ دیا۔

• ایک صاحب شاہین خان صاحب جماعت Queens سے آئے تھے۔ ان کی اہلیہ بات کرتے ہوئے رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں ہماری خوشی ناقابل بیان ہے ہم بارہ تیرہ سال علیحدہ رہے ہیں۔ خاوند امریکہ آگئے اور اسلیم کیا۔ کیس پاس ہوا تو پھر ہم آئے اور آج ہماری اکٹھی فیملی کی حضور انور سے ملاقات ہو گئی۔ ان کے دل خوشی کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے اور مزید بات نہ کر سکے۔

• ملاقاتوں کا پروگرام دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔

مبلغین امریکہ کی اپنے آقا سے میٹنگ اور قیمتی نصائح

• بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں جماعت امریکہ کے مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین کی تعداد کے حوالہ سے استفسار فرمایا جس پر مبلغ انچارج صاحب نے عرض کیا کہ فیلڈ میں 40 مریبان ہیں۔ دوسری دفتر میں ہیں اور کچھ ان دیگر ممالک میں جو جماعت امریکہ کے سپرد ہیں۔

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ میں مبلغین کی تعداد تو دس سال پہلے کی نسبت دو گنا ہو چکی ہے۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آج سے دس سال پہلے آپ کی بیعتیں کتنی ہوتی تھیں؟

اس پر مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ دس سال پہلے ہماری رفتار کافی تیز تھی۔ ہر سال تقریباً 200 کے قریب ہو جاتی تھیں۔ لیکن اب کمی ہو گئی ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دس سال پہلے 200 بیعتیں ہو رہی تھیں اور مربیان 20 تھے۔ اب 40 مربیان فیلڈ میں ہیں اور گزشتہ سال صرف 65 بیعتیں ہوئی ہیں۔ اس پر مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ Covid کی وجہ سے کام Slow ہوا ہے۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب تو کووڈ کو ختم ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔ اب تو کوئی excuse نہیں ہونا چاہئے اور ویسے بھی کووڈ تو 3 سال سے چل رہا ہے۔ آپ کو مختلف طریقے explore کر لینے چاہئے تھے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دس سال پہلے جماعت کی کل تعداد کتنی تھی اور اب کتنی ہے؟ مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ اس وقت امریکہ میں احمدیوں کی تعداد 22 ہزار کے لگ بھگ ہے۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب اگر 22 ہزار ہے تو دس سال پہلے پانچ ہزار ہو گی۔ جب میں 2012ء میں آیا ہوں، اس وقت جلسہ کی حاضری پانچ، چھ ہزار تھی۔ باہر سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعتوں میں لوگ آگئے ہیں، مربیان کا کام ہے ان لوگوں کو بھی ساتھ Mobilize کریں۔ ان کو بھی تبلیغ کی طرف لیکر آئیں اور خود بھی پلان بنائیں۔ اب تو کووڈ کا بہانہ ختم ہو گیا ہے۔ اب کووڈ ہو بھی جائے تو کہتے ہیں کہ تین دن کے بعد آ جاؤ، کچھ نہیں ہوتا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب تو مزید excuse نہیں ہونا چاہئے۔ پچھلے تین سال سے کووڈ چل رہا تھا۔ اگر ہر سال 5,5 مبلغین آتے ہیں تو تین سال قبل بھی آپ کے پاس پچاس مبلغین تھے۔ جب تعداد پچیس تھی تو اس وقت بھی اتنی سیتیں نہیں ہو رہی تھیں جتنی آج سے بیس سال پہلے ہوتی تھیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج سے فرمایا: اپنے مربیان کو تھوڑا کھینچیں۔ ان سے پوچھیں ان کا تبلیغ کا کیا پلان ہے۔ تربیت کا کیا پلان ہے؟ ان کے تبلیغ کے اور تربیت کے ٹارگٹ کیا ہیں۔ کیا issues ہیں جو ان کو جماعتوں کی طرف سے face کرنے پڑتے ہیں؟ ان کو کیسے address کرنا ہے؟ اور ان کو صحیح tackle کرنے کے کیا طریقے کار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر ماہ میٹنگ کیا کریں۔ آن لائن میٹنگ کر لیا کریں۔ سارے مبلغین سے پوچھا کریں کہ ان کا کیا ٹارگٹ ہے اور کتنا achieve کیا ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شمشاد ناصر صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ نے اپنے لیے بیعتوں کا کیا ٹارگٹ رکھا ہے؟

• اس پر مبلغ صاحب نے عرض کیا کہ ٹارگٹ تو ابھی نہیں رکھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بہتر سال کے ہو گئے ہیں، اب نہیں کرنا تو کب کرنا ہے۔

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مربی سلسلہ فراسٹ احمد صاحب نے عرض کیا کہ ان کے سپرد دو جماعتیں ہیں۔ ایک جماعت کی تجنید 235 اور دوسری کی 212 ہے۔

• بعد ازاں ظہیر باجوہ صاحب نے عرض کیا کہ ان کے سپرد ڈیلیس اور فورٹ ور تھ کی جماعت تھی لیکن اب وہ ہیو سٹن جا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے عرض کیا کہ ڈیلز میں جماعت کی تجنید پانچ سو تھی اور فورٹ ور تھ میں تقریباً تین سو تجنید تھی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے عرض کیا کہ ڈیلز میں تو تمام افراد سے رابطہ تھا تاہم فورٹ ور تھ میں پچاس فیصد لوگوں تک رابطہ تھا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنا رابطہ تھا؟ صرف السلام علیکم وعلیکم السلام کی حد تک یا ان کو کچھ نمازوں وغیرہ کے لیے بھی کہتے تھے، ان کو تربیت کے لیے بھی کہتے تھے، قرآن شریف پڑھنے کے لیے کہتے تھے، خطبات سننے کے لیے کہتے تھے۔ اس کا کیا result تھا۔ آپ نے کوئی تبلیغ پلان دیا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا: جہاں جہاں مربیان ہیں، ان کی داعیان الی اللہ کی کوئی ٹیم بنی ہوئی ہے؟ ہاتھ کھڑے کریں۔ بتائیں کہ کہاں کہاں داعی الی اللہ کی باقاعدہ ٹیم بنی ہوئی ہے اور کام کر رہی ہے۔

اس پر بعض مبلغین نے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تقریباً آدھی جگہوں پر ٹیمیں ہیں۔ باقی جگہوں میں بھی داعی الی اللہ بنانے چاہئیں۔ آپ خود کتنا کام کر سکتے ہیں، لوگوں کو motivate کرنا ہو گا کہ وہ بھی اس کام میں آگے آئیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج سے فرمایا کہ آپ کو ایک ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ دیا ہے۔ کیا آپ نے مربیان میں تقسیم کر دیا ہے۔ مربیان کو بتا دیا ہے کہ آپ کی جماعت کا یہ ٹارگٹ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ گزشتہ سال کے دوران ان کی 65 بیعتیں تھیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا تو خیال تھا کہ 165 بیعتیں تھیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ جو سیتیں ہوتی ہیں وہ کس ذریعہ سے ہوتی ہیں؟ داعیان کے ذریعہ سے ہوتی ہیں یا ویسے کسی Personal contact سے ہوتی ہیں۔ شادی کروانے کے لئے ہوتی ہیں یا مربیان کے ذریعہ سے ہوتی ہیں؟

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جس طرح بھی ہوتی ہیں ان کو آخر کار سنبھالنا مربیان نے ہی ہے۔ اگر کسی دور کے علاقہ سے ہیں اور مربی ہر جگہ نہیں پہنچ سکتا تو مربیان کے پاس ایک ٹیم ایسی ہونی چاہئے جو نو مباحثین سے رابطہ کریں۔ پھر سیکرٹری تربیت برائے نو مباحثین کو بھی اور صدر جماعت کو بھی تھوڑا push کریں اور پھر نو مباحثین سے رابطہ رکھیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مربیان کا جو یہ خیال ہے کہ یہ انتظامی معاملہ ہے، اس لیے صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت برائے نو مباحثین خود ہی کام کرے گا اور ہم نے کچھ نہیں کرنا، یہ غلط ہے۔ آپ نے ہی تربیت کے لیے بھی اور تبلیغ کے لیے بھی نگرانی کرنی ہے۔ آپ نے ہی ان کو guide کرنا ہے، آپ نے ہی ان کی راہنمائی کرنی ہے۔ جہاں تبلیغ اور تربیت کا معاملہ ہے اس میں تو بہر حال آپ کو تھوڑی سی دخل اندازی کرنی ہے۔ مال کے معاملہ میں ٹھیک ہے، دخل اندازی نہیں کرنی، امور عامہ کے معاملہ میں دخل اندازی نہیں کرنی۔ یا دوسرے بعض شعبے ہیں وہاں تک تو ٹھیک ہے۔ ہاں اگر کوئی مشورہ مانگے تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔ لیکن تبلیغ اور تربیت میں تو بہر حال آپ کو پوچھنا چاہیے۔ اسی کام کے لیے مربیان مقرر کیے گئے ہیں۔ آپ نے تربیت اور تبلیغ کو ضرور دیکھنا ہے۔ لہذا اس کے مطابق اپنا پلان بنائیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ خود active ہو جائیں گے تو صدر جماعت کو خود پتالگ جائے گا کہ مربی کو اپنے کام کا پتا ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: جب آپ اپنے سینٹر میں ہیں تو پانچ وقت نمازوں کے لیے اپنا سینٹر کھولیں۔ اگر مسجد ہے تو مسجد کھولیں۔ لوگوں کو پتہ ہو کہ ربی صاحب available ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسری چیز یہ ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ تہجد کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ نوافل کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ دیں، مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر پڑھنے، کتب پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ اگر سارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر ہی غور سے پڑھ لیں تو اس سے ہی علم میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس سے آپ کی grasp ہو جائے گی اور چیزوں کی اچھی طرح سمجھ آجائے گی۔ پھر باقی کتابیں بھی تفصیل سے پڑھیں۔ اپنے علم کو بڑھائیں، اپنی روحانیت کو بڑھائیں اور اسی کا اثر جماعتوں کی انتظامیہ پر بھی ہو جائے گا اور جب ان پر یہ اثر ہو جائے گا تو آپ کے بہت سارے شکوے خود بخود دور ہو جائیں گے۔ ان کو پتہ ہو گا کہ ہمارے ربی کا اللہ تعالیٰ سے بھی تعلق ہے اور ہمارے ساتھ بھی ہمدردی کا تعلق ہے اور لوگوں کا بھی ربی صاحب کے ساتھ تعلق ہے۔ جب لوگوں کا آپ کے ساتھ تعلق ہو جائے گا تو انتظامیہ خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے۔ باقی چھوٹے موٹے سوالوں کے پیچھے پڑنے کی بجائے کہ صدر نے ہمیں یہ کہہ دیا، جنرل سیکرٹری نے ہمیں یہ کہہ دیا، ہمیں فلاں کام سے روک دیا۔ آپ نے اپنا کام کرنا ہے اور کرتے چلے جانا ہے۔ آپ کو کوئی نہیں روک سکتا، خود راستے نکالنے ہوں گے۔ باقی بہانے ہوتے ہیں کہ فلاں نے روک دیا۔ جنہوں نے کام کرنا ہوتا ہے وہ ساری روکوں کے باوجود کرتے ہیں اور بڑا اچھا کام کرتے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض انتظامی معاملات ہوتے ہیں۔ آپ کا کام ہے کہ اپنا کام کئے جائیں۔ یہ بہانے بالکل غلط ہیں کہ انتظامیہ ہمیں کچھ کرنے نہیں دیتی۔ آپ کے کام سے انتظامیہ کا کوئی تعلق نہیں۔ انتظامیہ آپ کو پانچ نمازیں پڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ انتظامیہ آپ کو اپنے نوافل پڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ انتظامیہ آپ کو قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ انتظامیہ آپ کو اپنی روحانی حالت میں بڑھنے سے نہیں روک سکتی انتظامیہ آپ لوگوں کو personal Contact

کرنے سے نہیں روک سکتی۔ انتظامیہ آپ کو تبلیغ کرنے سے نہیں روک سکتی۔ یہ چیزیں جب ظاہر ہو جائیں گی۔ کھل کر سامنے آرہی ہوں گی تو اگر انتظامیہ میں کوئی ایسی بات ہے بھی تو خود بخود ٹھیک ہو جائے گی اور پھر انتظامیہ میں ہی ایسے لوگ ہوں گے جو آپ کا ساتھ دینے والے ہوں گے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب آپ کی یہ حالت ہو جائے گی تو خود بخود صدر جماعت یا جنرل سیکریٹری بعض جگہ مسائل پیدا کرنے والے جو بھی ہیں ان کو خود بخود دکان ہو جائیں گے کہ ہم نے تعاون کرنا ہے۔ اس لئے پہلا initiative آپ کو لینا ہوگا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربی سلسلہ فراسٹ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: آپ فیلڈ میں جارہے ہیں۔ آپ نے جذباتی نہیں ہونا کہ فلاں نے یہ کہہ دیا فلاں نے یہ کہہ دیا۔ جذباتی ہونا مربی کا کام نہیں ہے۔ جب وقف کر دیا تو پھر ہر ایک چیز کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ اپنی عزت کو بھی قربان کرنا پڑتا ہے۔ وہ پنجابی کا شعر ہے کہ

۔ جھوٹیاں عزتاں لبھدا جیہڑا، عاشق نہیں سودائی اے

بس عاشق بننا ہے تو پھر ان ساری چیزوں کو چھوڑنا ہوگا۔ اس لیے جذباتی نہیں ہونا۔ اپنے کام سے کام رکھنا ہے۔ لوگ خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ دعا بھی کرو۔ پیار سے سمجھاتے بھی رہو انتظامیہ میں بعض لوگوں کو رعب ڈالنے کی یا بلاوجہ دخل اندازی کرنے کی یا یہ اظہار کرنے کی کے ہم تم سے زیادہ جانتے ہیں کہ عادت ہوتی ہے۔ یا یہ بتانے کے لئے آپ لوگ تو ابھی young ہیں، ہم تو بڑے تجربہ کار ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے ساتھ حکمت سے کام کرنا ہے لوگ کہہ دیں کہ یہ diplomacy ہے، سیاست ہے۔ یہ سیاست نہیں حکمت عملی ہے۔ حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے کام سے کام رکھنا ہے اور اپنے لئے جو ٹارگٹ بنایا ہوا ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ خود اپنا maximum potential دیکھ کر اپنے لئے ٹارگٹ مقرر کریں۔ لیکن تھکے ہوئے ٹارگٹ نہ ہوں۔ اپنے لیے زور دار اور بڑے ٹارگٹ رکھیں اور پھر ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک دو سینئر مبلغین سے دریافت فرمایا کہ ان کو انتظامیہ کی طرف سے کیا مسائل دیکھنے پڑے ہیں۔ اس پر ان مبلغین نے عرض کیا کہ ان کو کبھی مسائل نہیں ہوئے۔ اگر کبھی کوئی مسئلہ ہوا بھی ہے تو پیار محبت سے حل ہو جاتا ہے۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو نوجوان مبلغین ہیں ان میں بعض دفعہ جوش آ جاتا ہے۔ لیکن آپ نے اپنے جوش کو دبانا ہے۔ آپ نے وقف کیا ہوا ہے اور جو باقی عہدے داران ہیں وہ واقفین زندگی نہیں ہیں۔ اس لیے واقف زندگی کی حیثیت سے بہر حال قربانی دینی پڑتی ہے اور برداشت بھی کرنا پڑتا ہے۔ آپ کی برداشت کا threshold باقیوں کی نسبت زیادہ ہونا چاہیے۔

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے جو باتیں کرنی تھیں کر لیں ہیں۔ اس کے بعد اگر کسی نے کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ لیں۔ ویسے تو اب انتظامی معاملات کے حوالہ سے کوئی سوال نہیں ہونا چاہیے، لیکن اگر کوئی سوال ہے تو پوچھ لیں۔

ایک مبلغ نے عرض کیا کہ وہ ایک جماعت میں پہلے مربی کے طور پر جا رہے ہیں وہاں گزشتہ تین سال سے کوئی مربی نہیں تھا وہ جماعت بھی کافی سست ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ آپ وہاں pioneer مربی بن جائیں گے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ چست ہو جائیں گے تو جماعت خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔ ایک چیز دماغ میں رکھیں کہ جماعتیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ خاص طور پر جب لمبا عرصہ ان کو دیکھنے والا نہ ہو، ان کو پوچھنے والا نہ ہو تو جماعتیں ایسی ہو جاتی ہیں۔ اس لیے ایسی جماعتوں میں وقت لگتا ہے۔ اس لئے یہ کہہ دینا کہ میں نے ایک دفعہ کہہ دیا تھا اس نے میری بات نہیں مانی تو میں نے اب دوبارہ نہیں کہنا درست نہیں ہے۔ بار بار نصیحت کریں۔ قرآن کریم نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے اور نصیحت کے لئے ہی کہا

ہے۔ فذکر کا ہی حکم ہے۔ تو ہمارا کام کہتے چلے جانا ہے اور ٹھکانا نہیں ہے۔ جہاں تھک گئے وہاں کام خراب ہو جاتا ہے۔ مستقل مزاجی سے کہتے چلے جانا ہے۔ یہ سوچ رکھنی ہے کہ چاہے جتنی بھی سست جماعت ہے میں نے اس کو چست بنانا ہے۔ اس میں چاہے مجھے ایک سال لگے، دو سال لگیں، یا تین سال لگیں یا جتنا عرصہ بھی یہاں ہوں میں نے پوری کوشش کرنی ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خاص طور پر نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملائیں اگر نوجوان active ہو جائیں گے اور ان کو برائیوں سے بچالیں گے تو پھر بوڑھوں کو بھی تھوڑا سا احساس پیدا ہو گا کہ مربی صاحب کام کر رہے ہیں۔ اس لیے وہاں جا کر پہلے نوجوانوں کو خاص طور پر دیکھیں۔ پہلے جائزہ لیں کہ کتنی جماعت ہے کہاں کہاں ان کی توجہ ہے، تعداد کے لحاظ سے کہاں کہاں زیادہ احمدی ہیں، آپ نے کہاں دورے کرنے ہیں۔ جماعت کے اندر مختلف حلقے ہوں گے۔ ہر حلقہ کا دیکھ لیں کہ اس کی کتنی تعداد ہے اور پھر ان کو وقت دیں۔ پھر وہاں کے نوجوانوں کو دیکھیں۔ پہلے ان کے مسائل کا جائزہ لیں، ان کے ساتھ مل کر بیٹھیں تو پتہ لگے گا کہ ان کو دین کے بارے میں کیا کیا اعتراضات ہیں، کیا reservation ہیں۔ یا بعضوں کو انتظامیہ سے یا اپنے بڑوں سے شکوے ہوتے ہیں۔ یا آپس میں ہی ایک دوسرے سے شکوے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ جماعت سے پیچھے ہٹ رہے ہوتے ہیں۔ ان سارے مسائل کا جائزہ لے کر پہلے ایک سوال نامہ (questionnaire) بنالیں کہ کس طرح ان مسائل کو ایڈریس کرنا ہے اور کس طرح ان کا جواب دینا ہے اور کس طرح اس کے لیے مزید لائحہ عمل بنانا ہے۔ یہ ساری چیزیں دیکھ لیں۔

• مبلغ نے عرض کیا کہ ان دونوں جماعتوں میں ایک تو ریویو چیز ہیں جو نئے آئے ہیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو تیس سال سے وہاں رہ رہے ہیں۔ دونوں کے آپس میں بہت سے اختلافات ہیں۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو یہاں لمبے عرصے سے رہ رہے ہیں وہ اپنے آپ کو تھوڑا superior سمجھتے ہوں گے۔ جو نئے آئے ہیں یہاں وہ immigrants ریویو چیز یا اسلم سیکرز ہوں گے۔ آپ نے ان کے پاس بھی جانا ہے اور ان کو بھی سمجھانا ہے۔ ابھی کل ہی میں نے خطبہ میں یہی

بتایا ہے کہ ہم ایک ہیں اور ایک بن کر رہنا پڑے گا۔ یہی باتیں میں نے بتائی ہیں اور یہی مسائل ہیں۔ ان کو یہی بتانا ہے کہ ہم چاہے مختلف باپوں سے ہیں لیکن ہمارا روحانی باپ ایک ہی ہے۔ میرا خیال ہے کل میں نے جو باتیں خطبہ میں بتائی ہیں وہ آپ کو میدان عمل میں کافی کام آئیں گی۔

• اس کے بعد ایک مبلغ نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق امسال جنوری سے رسالہ ”دی مسلم سن رائزر“ کو سہ ماہی کی بجائے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے content بھی اچھے ہونے چاہئیں کیونکہ جب یہ رسالہ شروع ہوا تھا تو اس کا مقصد تبلیغ تھا۔ اس لیے اس کا content تبلیغ ہونا چاہیے تھا۔

• مبلغ نے عرض کیا کہ اس کے content میں بھی بہتری پیدا کی گئی ہے۔ اب یہ رسالہ نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی وساطت سے تمام جماعتوں کے سیکرٹریان کو بھجوا یا جاتا ہے۔ اسی طرح تمام فیلڈ کے مشنریز کو بھی یہ رسالہ بھیجا جاتا ہے۔ تاہم ابھی تک تبلیغ کے میدان میں اس کا کوئی اثر نظر نہیں آ رہا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف بھیج دینے سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سب سے پہلے تو یہ دیکھیں کہ اس کا content کیا ہے۔ اس میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کے intrest کے ہوں۔ لوگوں کے ذاتی تجربات ہوتے ہیں اور اسی طرح اور عناوین ہوتے ہیں۔ آپ کو explore کرنا ہو گا۔ اب ریویو آف ریلیجن کو دیکھ لیں کہ آج سے دس سال قبل یہ رسالہ دو ہزار کی تعداد میں بھی نہیں چھپتا تھا۔ اب یہ آن لائن ہی لاکھوں لوگوں تک پہنچتا ہے اور تیس ہزار کی تعداد میں چھپ بھی رہا ہے اور لوگ پڑھتے بھی ہیں۔ نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی پڑھتے ہیں اور پڑھ کر اپنے تبصرے بھیجتے ہیں۔ بڑی بڑی پبلیشنگ کمپنیوں کے ایڈیٹر اور مالکوں نے یہ comments بھیجے ہیں کہ ہم یہ رسالہ پڑھ رہے ہیں اور اس سے ہمیں اسلام کے بارے میں بہت کچھ پتہ لگ رہا ہے۔ اس لیے یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ مضامین دلچسپ ہیں یا نہیں۔ صرف خشک اور فلسفیانہ مضامین نہیں ہونے چاہیے۔ ہر طبقہ کے مطابق اس میں مضامین آئیں۔ ایک عام آدمی کو تبلیغ کرنے کے لئے کس قسم کا مواد ہونا چاہیے، ایک درمیانہ آدمی کے

لئے کس قسم کا مواد ہونا چاہیے اور ایک پڑھے لکھے کے لیے کیا مواد ہونا چاہیے، ایک مذہبی آدمی جو مذہبی بحث کر سکتا ہے اس کے لیے کیا مواد ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ میں نے بعض کتب میں اگر مشکل اردو یا مشکل الفاظ استعمال کیے ہیں یا فلسفیانہ ہیں تو وہ اس وجہ سے ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ بحث تھی یا مقابلہ تھا ان کا خیال تھا کہ مجھے کچھ آتا نہیں ہے۔ اس لئے ان کو بتانے کے لئے تھیں اور ساتھ تبلیغ بھی ہو رہی تھی اور جو عام لوگ ہیں، افراد جماعت ہیں ان کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آسان اور عام فہم زبان میں بھی تحریر فرمایا۔ اس لئے ہمارے سامنے ہر طرح کا مواد ہونا چاہیے۔ قرآن کریم ہی دیکھ لیں ایک جگہ تو بہت فلسفیانہ اور سائنس اور علمی باتیں آرہی ہیں اور دوسری جگہ عام احکامات آرہے ہیں۔ بس اسی منہ پر آپ نے اپنے رسالہ کو چلانے کی کوشش کرنی ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر یہ رسالہ مر بیان کے پاس جاتا ہے تو مشنری انچارج صاحب سے کہیں کہ اپنی رپورٹ میں یہ بھی شامل کر لیا کریں کہ کیا مر بیان نے یہ رسالہ پڑھا ہے اور اگر پڑھا ہے تو ان کے خیال میں کیا کمیاں ہیں۔ کیا یہ رسالہ اتنا اچھا نہیں ہے کہ کسی کو دیا جاسکے یا اس میں کیا بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔ پھر مشنریز صرف اعتراض نہ کریں بلکہ اس میں contribute کریں۔ اپنے تجربات لکھیں۔ اپنے آرٹیکل لکھیں۔ ان کا علم بھی بڑھے گا اور اگر یہ عام فہم ذاتی تجربات ہیں تو اور لوگوں کا علم بھی بڑھے گا۔ جب تک فیڈبیک نہیں آئے گا اور فیڈبیک کے لیے سب سے پہلی لائن تو مشنریز کی ہے۔ یہی آپ کو فیڈبیک دیں گے اس طرح ہونا چاہیے۔ پھر سکرٹری اشاعت، سیکرٹریان تبلیغ اور سیکرٹریان تربیت سے پوچھیں کہ ان کے نزدیک اس کو کس طرح بہتر کیا جاسکتا ہے۔ وہاں لوگوں میں تبلیغ کے لیے کس قسم کا مواد چاہیے۔ اس لیے اپنی سوچ کے مطابق نہ لکھتے رہیں۔ آج کل کی سوچیں بدل گئی ہیں نوجوانوں کی سوچ اور ہے۔ جو immigrants آئے ہیں ان کی سوچ اور ہوگی۔ اس لئے کچھ مواد ان کے مطابق دینا پڑے گا اور جو لوگ پڑھے لکھے ہیں یا اپنے آپ کو اسکالرز سمجھتے ہیں ان کے لیے کوئی اور قسم کا مواد دینا پڑے گا۔ اس لئے فیڈبیک کا انتظام ہونا چاہیے۔ کوئی بھی کام کرنا ہو اگر اس کا فیڈبیک نہیں ہے تو اس کا کوئی رزلٹ نکل ہی نہیں سکتا۔ صرف اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ ہم نے چھاپ دیا ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح اگر رسالہ آن لائن ہے تو اس کا فیڈ بیک تو ویسے ہی پتہ لگ سکتا ہے کہ کتنے لوگوں نے اس کو پڑھا، کتنے لوگوں نے اس کو کھولا، کتنے لوگوں نے سارا رسالہ دیکھا اور کتنے لوگوں نے صرف چند چیز پڑھے۔ یہ ساری انفارمیشن آپ کو مل جائے گی۔ اسی سے آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ لوگوں کے کیا interest ہیں۔ یہ بھی ایک طریقہ ہے۔

الفضل کا تذکرہ

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الفضل والے بھی ہر مہینے مجھے رپورٹ بھیجتے رہتے ہیں کہ کس قسم کا فیڈ بیک ہے۔ کتنے لوگوں نے دیکھا، کتنوں نے پڑھا، کتنوں نے کون سے مضامین پسند کیے۔ ریویو والے بھی بھیجتے ہیں۔ الحکم والے بھی بھیجتے ہیں۔ آپ لوگ بھی اس طرح کر سکتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک اور مبلغ نے عرض کیا کہ ان کی پوسٹنگ ہارس برگ (Harrisburg) جماعت میں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ تو اپنے ہی گاؤں میں ہیں۔ لیکن یہ نہ سمجھیں کہ اب میں اپنی اماں ابا کے پاس ہی رہوں گا اور اپنے رشتہ داروں کے علاقے میں ہی رہوں گا۔ آپ کی تبدیلی بھی ہو سکتی ہے اور باقی سارے مبلغین بھی یہ دماغ میں رکھیں کہ آپ ساروں کا تبادلہ افریقہ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ امریکہ میں تقرری ہو گئی ہے تو اب امریکہ ہی امریکہ ہے۔ اب میں ایک pool بنانے لگا ہوں۔ جس میں دنیا کے مختلف مریبان کی دوسرے ممالک میں تبادلے ہو کریں گے۔ بہر حال امریکہ کا یہ خیال تو رکھنا پڑے گا کہ یہاں انگریزی بولنے والے زیادہ ہوں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج سے دریافت فرمایا کہ آپ کے خیال میں ان ٹرانسفرز سے آپ کو فائدہ ہو گا؟ اس پر مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ دوسری جگہوں پر جانے سے تجربہ کے لحاظ سے فائدہ ہوتا ہے۔

• بعد ازاں مختلف مشنریز نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مبلغ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی اردو کافی کمزور ہے اس کو بہتر کریں۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ مربیان جو مجھے خط لکھتے ہیں وہ اردو میں لکھنا ہے انگلش میں نہیں لکھنا۔ چاہے ذاتی خط ہی ہو۔

• ایک مبلغ نے عرض کیا کہ بعض اوقات احمدی سوشل میڈیا پر ایسی چیزیں ڈالتے ہیں جو جماعتی روایات کے منافی ہوتی ہیں۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ سارے احمدی برابر تو نہیں ہوتے۔ اگر کوئی کسی احمدی کی کمزوری لے کر اس کو سوشل میڈیا پر پوسٹ کر دیتا ہے کہ احمدی کہتے یہ ہیں اور کرتے یہ ہیں۔ احمدی اچھے بھی ہوتے ہیں، برے بھی ہوتے ہیں۔ یہ کس نے کہا ہے کہ سو فیصد احمدی تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ آپ کے سو فیصد احمدی تو پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھتے۔ پہلے تو وہ پڑھائیں۔ اگر بنیادی چیز نہیں ہے تو پھر اس بات پر گھبرا جانا کہ بعض احمدیوں پر اعتراض کرتے ہیں ٹھیک ہے۔ ہاں اگر وہ احمدی آپ کے علاقہ میں رہنے والا ہے تو اس کے پاس جا کر اس کو سمجھائیں کہ دیکھو! اس وجہ سے جماعت پر اعتراض ہوا ہے تم اپنی اصلاح کرو۔ اگر وہ صحیح اعتراض ہے، ورنہ اگر وہ بولتے ہیں تو بولنے دیں۔ اگر کسی کو کوئی اور اعتراض نہیں ہوتا تو وہ گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابھی کل ہی مجھے ایک فیملی ملنے آئی تھی۔ ان کے دادا کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیغام پہنچا تھا اور جس احمدی نے پیغام پہنچایا تھا اسی نے غصہ میں آکر ان کا سر پھاڑ دیا تھا۔ اس پر انہوں نے اپنے کسی مولوی کو لکھا کہ ایک احمدی نے میرے ساتھ ایسے کیا ہے۔ اس پر اس مولوی نے ان کو اپنی گالیوں سے بھری ہوئی کتابیں بھیج دیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ میں نے تو تم سے دلیل مانگی اور تم نے گالیاں بھیج دی ہیں۔ یہ تو کوئی بات نہیں اسی بات پر وہ احمدی ہو گئے۔ تو یہ جو سوشل میڈیا والے اعتراض کرتے ہیں اور لوگوں کی کمزوریاں تلاش کر کے اعتراض کرتے

ہیں تو ہم نے کب کہا کہ سو فیصد احمدی تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پہنچے ہوئے ہیں۔ اتنے اعلیٰ معیار قائم ہوتے تو مجھے خطبوں میں یہ کہنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی کہ اپنی اصلاح کرو۔ اپنے آپ کو ٹھیک کرو۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے جو بار بار تلقین کی ہے کہ مومن بنو، مومن بنو، مومن بنو، وہ کس لئے ہے۔ اسی لئے کہ ایمان کی مضبوطی کے لئے ہر وقت یاد دہانی ضروری ہے۔ یہ آپ لوگوں کا کام ہے وہ کرواتے رہیں۔ باقی گھبرانے کی ضرورت نہیں کہ سوشل میڈیا پر آگیا تو ہمارے ہاتھ پاؤں پھول جائیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دشمن کا تو کام ہے کہ اس نے حملہ کرنا ہے۔ آپ کا کام ہے کہ اس حملہ سے نہ صرف اپنے آپ کو بچانا ہے بلکہ اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ ہر وقت defensive نہیں رہنا۔ اگر کوئی ایسی بات ہے جس سے مجموعی طور پر جماعت پر اثر پڑتا ہے تو اس کا جواب دے دیں ورنہ تو معمول کی بات ہے کہ لوگ بکو اس کرتے رہتے ہیں۔ اس کا تو ہم جواب نہیں دے سکتے۔ گالیوں کا جواب تو ہم واقعی نہیں دے سکتے ہم ان سے ہار مان گئے۔ لیکن اگر کوئی عقل کی بات ہے ضرور کرنی چاہیے۔ اس کا جواب دیں۔ آپ لوگ فیلڈ میں ہیں آپ لوگوں کو تجربات ہوتے ہیں۔ اپنے علم کو بڑھائیں اور ایسے اعتراضات کے جوابات تلاش کریں۔ ہاں اگر کسی میں کوئی کمزوری ہے یا اگر کوئی کہتا ہے کہ فلاں عہدے دار میں کمزوری ہے یا فلاں عہدے دار کے بچے کی شادی ہوئی ہے اور وہاں ڈانس ہو رہا تھا یا فلاں شادی میں میوزک بج رہا تھا تو پہلے اس عہدیدار کو سمجھائیں اور پھر اس کی رپورٹ کریں۔ اس قسم کے واقعات کی جو رپورٹس مجھے آتی ہیں تو میں عام طور پر ایسے عہدیداران کو ہٹا دیا کرتا ہوں۔ اس کا مرکز کو علم تو ہونا چاہیے۔ اس لیے امیر صاحب کو رپورٹ دیں۔ پھر امیر صاحب کے ذریعہ رپورٹ مرکز میں آجائے گی۔ تو اگر کسی میں یہ کمزوریاں خامیاں ہیں اور کہنے کے باوجود اصلاح نہیں ہوتی اور اگر کوئی غلط کاموں میں ملوث ہے تو اگر اس میں کوئی عہدیدار شامل ہے تو جیسے باقیوں کو سزا ملتی ہے تو عہدیدار کو بھی سزا ملے گی۔ ابھی کینیڈا میں نے دو مریبان کو suspend کیا ہے جو ایک ایسی مجلس میں تھے جہاں گانا وغیرہ ہو رہا تھا اور وہ وہیں بیٹھے رہے اور وہاں سے اٹھ کر نہیں گئے۔ تو مریبان میں سے بھی بعض ایسے ہوتے ہیں، باقیوں کی کیا باتیں کریں۔

• اس کے بعد ایک مبلغ نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغ کے حوالہ سے توجہ دلائی ہے۔ تبلیغ کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال بھی ہو سکتا ہے لیکن اس میں کنفیوژن ہے کہ سوشل میڈیا کے حوالہ سے کیا حدود ہیں۔

• اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو سنجیدہ قسم کا سوشل میڈیا ہے اور اگر آپ نے صرف تبلیغ کی حد تک جانا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ اسی طرح آپ اپنی کوئی ویب سائٹ بھی بنا سکتے ہیں جس میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اگر اس کا تعارف ہو جائے تو لوگ اس کو دیکھنے لگ جاتے ہیں اور بعض لوگ سوشل میڈیا پر جواب بھی دیتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات personal اکاؤنٹس بنا کر اس میں غلط جوابات دینا شروع کر دیتے ہیں اس کو میں نے اس لیے منع کیا تھا اور پھر اس پر وہ اپنی مرضی کی بحث شروع کر دیتے ہیں۔ پھر مربیان کی کی آپس میں بحثیں شروع ہو جاتی ہیں کہ تم نے یہ غلط کہا ہے، اس کا جواب یوں ہونا چاہئے۔ جب آپ لوگ آپس میں ہی بحثیں شروع کر دیں گے تو سوشل میڈیا والوں پر کیا اثر ڈالیں گے۔ وہ چیزیں غلط ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا organised effort کے ساتھ ایک پلان بنائیں۔ اس کی منظوری لیں۔ اس کے بعد اس پر عمل کریں۔ یہ جو افراط فری کے کام ہوتے ہیں، ایک کا منہ ادھر جا رہا ہے دوسرے کا ادھر جا رہا ہے۔ پتہ ہی نہیں کیا کرنا ہے۔ ہر ایک اپنی علیست ظاہر کرنے لگ جاتا ہے۔ تو وہ چیز غلط ہے۔ میں نے اس سے روکا تھا۔ پانچ چھ مہینے پہلے میں نے کینیڈا کی ایک ویب سائٹ بند کروائی تھی، وہ اسی لئے کروائی تھی۔ بس یہ چیزیں غلط ہیں۔ ویسے تو تبلیغ کے لیے نئے نئے راستے explore کرنے چاہئیں اور جو سوشل میڈیا ہے اس کو استعمال کرنا چاہئے۔ ہم بھی کرتے ہیں۔ بعض ذیلی تنظیموں کو بھی یہ استعمال کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ اس لیے یہ اجازت مربیان کو بھی مل سکتی ہے لیکن اگر ان کا ایک organised سسٹم ہو۔

• اس کے بعد مبلغین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

• مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ دو بجے تک جاری رہی۔

• بعد ازاں دو بج کر بیس منٹ پر حضور نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَاَمْرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 07 دسمبر 2022ء)

مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ میں ممبران کو قیمتی ہدایات عہدیداران سے حلف نامہ پہلی دفعہ منظر عام پر (15/ اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ) (قسط 20- حصہ دوم)

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا۔

حلف نامہ جوہر عہدیدار سے لیا گیا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام عہدیداران جو ابھی منتخب ہوئے ہیں ان کے لئے ایک حلف نامہ ہے۔ یہ امیر صاحب پڑھیں گے اور باقی تمام عہدیداران امیر صاحب کے پیچھے پڑھیں گے اور اس کے بعد تمام عہدیداران اس حلف نامہ پر دستخط کریں گے۔

اس کے بعد امیر صاحب امریکہ نے درج ذیل حلف نامہ پڑھا اور اس کے پیچھے تمام عہدیداران نے اس حلف نامہ کے الفاظ دہرائے۔

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر یقین کرتے ہوئے یہ عہد کرتا ہوں کہ نظام جماعت کی طرف سے جو کام میرے سپرد ہوا ہے اس کو پوری محنت اور دیانتداری کے ساتھ سرانجام دینے کی کوشش کروں گا۔ میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کروں گا اور نظام جماعت کا ہمیشہ وفادار رہوں گا۔ میں نظام خلافت کے استحکام اور حفاظت کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ میں ہر فرد جماعت کے ساتھ عاجزی اور ہمدردی کے ساتھ پیش آؤں گا۔ ان کا سچا خیر خواہ بنوں گا۔ نیز ذاتی تعلقات یا اختلافات سے بالا ہو کر ہمیشہ انصاف کے ساتھ فرائض کی ادائیگی کروں گا۔ سلسلہ احمدیہ کے اموال کی حفاظت کرنا میری ذمہ داری ہوگی۔ سلسلہ کا پیسہ پوری احتیاط اور ذمہ داری سے خرچ ہوگا۔ عاملہ کے اجلاسات کی کاروائی اور افراد جماعت کے ذاتی معاملات کو ہمیشہ راز داری سے بطور امانت محفوظ رکھوں گا۔ میں اپنے سے بالا عہدیداران کے احکام کی پوری انشراح کے ساتھ اطاعت کروں گا اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ محبت اور اخوت کے ساتھ پیش آؤں گا۔ میں خلیفۃ المسیح کا ہمیشہ سچا وفادار رہوں گا اور سچے دل سے آپ کی کامل اطاعت کروں گا ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حلف نامہ کے فوائد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر جماعت کا ہر عاملہ ممبر بھی اس حلف نامہ کو پڑھ کر دستخط کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جب لوکل سطح پر بھی عہدیداران اس حلف نامہ کو پڑھ کر دستخط کریں گے تو اس سے بھی فائدہ ہوگا۔ اصل میں تو یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کا خیال تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبرز اور عہدیداران کے لئے ایک حلف نامہ ہونا چاہئے لیکن کسی وجہ سے اس وقت اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ پھر بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور میں ایک حلف نامہ کے الفاظ منظور ہوئے تھے۔ اس وقت بھی اس پر عمل درآمد کروانے کے لئے جماعتوں کو نہیں بھجوا یا جاسکا۔ اب اس میں بعض

معمولی تبدیلیوں کے ساتھ میں نے جماعتوں کو بھجوایا ہے۔ میرے خیال میں اس سے مدد ملے گی۔ لوگوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو گا، ان کو خلافت کے ساتھ کئے گئے عہد کا احساس ہو گا۔ اس سے ان کو ان کے عہدوں کی اہمیت کا اندازہ ہو گا۔

تحریک جدید

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے عرض کیا کہ گزشتہ سال چندہ کی رقم 2.7 ملین ڈالرز تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کیا انصار نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے 1.2 ملین ڈالرز تحریک جدید میں جمع کئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ لجنہ اور خدام نے صرف 1.5 ملین ڈالرز دیئے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی تقریباً پچاس فیصد لجنہ کمانے والی ممبرز ہیں۔ اس لئے ان کی طرف سے زیادہ قربانی ہونی چاہئے۔ عمومی طور پر ذیلی تنظیموں میں ہر ذیلی تنظیم کا کل چندہ میں 1/3 حصہ ہوتا ہے۔

نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے عرض کیا کہ گزشتہ سال لجنہ نے ایک ملین ڈالرز جمع کئے تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ 1.5 ملین انصار کا حصہ تھا، 1 ملین لجنہ اماء اللہ کا تو خدام الاحمدیہ نے صرف 5 لاکھ ڈالرز جمع کئے ہیں؟

اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ ہم واقعی پیچھے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ انہوں نے زائن مسجد کے لئے ایک لاکھ ڈالرز ادا کئے تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ نے اس مسجد کے لئے 1.7 ملین ڈالرز دیئے تھے باوجود اس کے کہ ایک ملین تحریک جدید کی بھی قربانی کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسرے ممالک مثلاً یو کے، جرمنی اور کینیڈا میں ان تحریکات (وقف جدید اور تحریک جدید) میں جمع ہونے والی کل رقم 3/1 کا حصہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو اس میں آگے آنا چاہئے، پیچھے نہیں رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے عرض کیا کہ اس سال کا ٹارگٹ 3.2 ملین ہے۔ ان شاء اللہ ہم اس ٹارگٹ کو achieve کر لیں گے۔ ہم اس کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ دو ملین جمع ہو چکا ہے اور باقی بھی ان شاء اللہ ہو جائے گا۔ حضور کی دعا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب تو سال ختم ہونے میں صرف دو ہفتہ رہ گئے ہیں۔ دعا تو ہم کرتے ہیں لیکن آپ کو محنت کرنا پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے عرض کیا کہ امریکہ کی کل تجنید 22 ہزار 550 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یو کے جماعت کی تجنید 40 ہزار کے قریب ہے۔ اس میں سے 15 ہزار لجنہ کی تجنید ہے۔ یہاں امریکہ میں 8 ہزار لجنہ ہیں۔ یو کے کی لجنہ میں کوئی بہت بڑی تنخواہوں والی نوکریاں بھی نہیں کرتیں۔ اگرچہ ایک جو کرتی بھی ہیں وہ چھوٹی موٹی jobs کرتی ہیں اور انہوں نے گزشتہ سال تقریباً 8 لاکھ پاؤنڈز کے قریب ادائیگی کی ہے۔ یہاں امریکہ میں تو آپ کے کمانے والے ممبرز میں سے 30 فیصد لجنہ ممبرز ہیں اور ان میں سے ایک بڑی تعداد ان کی ہے جو اپنی فیلڈ میں ماہر ہیں اور ان کی بڑی اچھی نوکریاں ہیں اس لئے اگر آپ انہیں تحریک کریں تو وہ ضرور ادا کریں گی۔

وصایا

بعد ازاں نیشنل سیکرٹری وصایا نے اپنا تعارف پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ کمانے والے ممبران میں سے 50 فیصد ممبران کی وصیت کا ٹارگٹ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ اب تک 31 فیصد کمانے والے ممبران وصیت کروا چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری وصایا نے عرض کیا کہ موصیان کی کل تعداد 3959 ہے اور کمانے والوں کی کل تعداد 8230 ہے اور ان میں سے 2579 موصیان ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے ابھی آپ نے 19 فیصد مزید موصیان بنانے ہیں۔ اس کے لئے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

اس پر سیکرٹری وصایا نے عرض کیا کہ ہم ذاتی طور پر رابطے کر رہے ہیں۔ اسی طرح ویسٹنا رز اور سیمینارز کا انعقاد کر رہے ہیں اور مربیان کی مدد سے بھی رابطے کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو ذیلی تنظیموں سے بھی مدد لینی چاہئے۔ انصار، لجنہ اور خدام سے بھی معاونت لیں۔ تنظیموں نے بھی وصایا کے لئے معاون صدر بنائے ہوئے ہیں۔ آپ ان سے مدد لیں۔

شعبہ تربیت

اس کے بعد نائب امیر و نیشنل سیکرٹری تربیت نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی کل تجنید 22 ہزار 550 ہے۔ اس میں سے 8 ہزار 200 کے قریب کمانے والے ہیں اس لئے 15 ہزار کے قریب 12 سال سے اوپر ہوں گے۔ ان 15 ہزار میں سے کتنے ہیں جو باقاعدہ پنجوقتہ نمازیں ادا کرتے ہیں؟

نیشنل سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہمارا main focus نماز، تلاوت قرآن کریم اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سننے کی طرف ہوتا ہے۔ ہم نے جو پچھلی مرتبہ سروے کیا تھا اس کے مطابق 61 فیصد لوگ نمازیں ادا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ سروے کے مطابق پنجوقتہ نماز ادا کرنے والوں کی تعداد 7 ہزار 599 تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کل تجنید 22 ہزار ہے اور اس میں سے 7 ہزار کے قریب نمازیں ادا کرتے ہیں، یہ تو 30 فیصد کے قریب بنتا ہے۔ اگر تو ان لوگوں کی تعداد جن پر نماز فرض ہو چکی ہے 15 ہزار کے قریب ہے تو پھر شاید یہ 60 فیصد والا figure درست ہی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ pandemic شروع ہونے سے پہلے 282 نماز سینئر تھے جو کہ pandemic کی وجہ سے بہت تھوڑے رہ گئے تھے۔ تقریباً 60 جماعتیں ہیں۔ ہمارا ہدف تو یہ ہے کہ ہر پچاس ممبرز پر ایک نماز سنٹر بنایا جائے۔ اب ہم نے دوبارہ کام شروع کیا ہے اور الحمد للہ 137 سنٹرز بن چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ ان میں سے کتنے سنٹرز ہیں جو پنجوقتہ نمازوں کے لئے کھلے رہتے ہیں۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ان سنٹرز کی تعداد بہت کم ہے جو پانچوں نمازوں کے لئے کھلتے ہیں۔ مساجد میں سے 80 فیصد پانچوں نمازوں کے لئے کھلتی ہیں۔ تمام مساجد جہاں مبلغین متعین ہیں، وہ پانچوں نمازوں کے لئے کھلتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلی چیز تو یہی ہے کہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ پنجوقتہ نمازوں کا التزام کرے اور ترجیح یہ ہونی چاہئے کہ نمازیں باجماعت ادا ہوں۔ پھر تلاوت قرآن کریم ہے اور پھر خطبات ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ سروے کے مطابق 53 فیصد ممبرز خطبہ سنتے ہیں۔ اب تمام نماز سنٹرز اور مساجد میں جمعہ کے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ سنایا جاتا ہے اور پھر سارا خطبہ بھی تربیت ٹیم کو بھجوایا جاتا ہے۔ اس لئے کوشش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ممبرز خطبہ جمعہ سنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ پنجوقتہ نمازوں کی عادت ڈالنے کے لئے آپ نے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ سب سے پہلے تو ہم لوکل سیکرٹریان تربیت کا احباب جماعت کے ساتھ ذاتی رابطہ کروانا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ اپنے سیکرٹریان کی کارکردگی سے مطمئن ہیں؟

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ وہ مطمئن تو نہیں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو خود اپنے سیکرٹریان کو فعال بنانا پڑے گا۔ ہاں اگر وہ تعاون نہیں کر رہے اور مسلسل سستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو پھر مرکز کو بتائیں اور ان کو تبدیل کریں اور ان کی جگہ ایسے بندے لے کر آئیں جو کہ محنتی ہوں۔

پھر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ ہمارا پلان ہے کہ ہم سال میں کم از کم تیس جماعتوں کا وزٹ کریں۔ اس کے بعد سال میں ایک ریفریشر کورس بھی رکھا جائے گا۔

شعبہ جنرل سیکرٹری

اس کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ 58 جماعتیں ہیں جو اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ باقاعدگی سے ان رپورٹس پر تبصرے کرتے ہیں یا اپنے comments بھجواتے ہیں؟ اس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ اس حوالہ سے کمزوری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اگر آپ جماعتوں کی کارکردگی پر فیڈبیک دینے یا تبصرے نہیں کریں گے تو جماعتیں بھی سستی کا مظاہرہ کریں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ وہ ماہانہ رپورٹ مرکز نہیں بھجواتے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ آپ جنرل سیکرٹری ہیں آپ کو اپنی ماہانہ رپورٹ بھی باقاعدگی سے مرکز بھجوانی چاہئے۔

شعبہ زراعت

بعد ازاں سیکرٹری زراعت نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو جماعتی زمین پر فارمنگ شروع کرنی چاہئے۔

شعبہ تعلیم

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری تعلیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ اس وقت ہمارے پاس طلباء کا کوئی معین ڈیٹا نہیں ہے۔ ہم نے یہ ڈیٹا جمع کرنا شروع کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ میرے خیال میں آپ اکیلے یہ کام نہیں کر سکیں گے۔ آپ کو اسٹوڈنٹس کو لے کر ایک ٹیم بنانی پڑے گی یا وہ لوگ جو ایجوکیشنل فیلڈ میں ہیں، ان کو ٹیم میں رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے کوئی کمیٹی بنائی ہوئی ہے جو طلباء کی کونسلنگ کرتی ہے یا انہیں گائیڈ کرتی ہے؟

سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ ہائی اسکول کے طلباء کے لئے سالانہ youth camp لگایا جاتا ہے۔ اس موقع پر ہم ان طلباء کے ساتھ سیشن منعقد کرتے ہیں۔ یہ نیشنل لیول پر منعقد کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک سو کے قریب طلباء شامل ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگ تلاش کر کے ایک ٹیم بنائیں جو آپ کی مدد کرے۔

شعبہ رشتہ ناطہ

اس کے بعد سیکرٹری رشتہ ناطہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ دورانِ سال 17 رشتے کروائے گئے ہیں۔

حضور انور کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ جن لوگوں کے رشتے کرواتے ہیں ان کی شادی سے قبل کونسلنگ ہوتی ہے اور پھر شادی کے چھ ماہ بعد بھی ایک سروے فارم بھجوا یا جاتا ہے جس کے ذریعہ ان کی فیڈبیک لی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا لجنہ، خدام کی کوئی joint کونسلنگ سیشن بھی کرتے ہیں؟

جس پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ ہم سہ ماہی بنیادوں پر خدام اور لجنہ کے ساتھ سیشن منعقد کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ضروری نہیں کہ آپ روایتی گائیڈ لائنز کو فالو کریں۔ آپ اپنے حالات کے مطابق مختلف طریقے تلاش کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ ہمارے ڈیٹا بیس میں کل 573 لڑکے، لڑکیوں کے کوائف ہیں۔ ان میں سے 227 لڑکے ہیں اور 346 لڑکیاں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ لڑکوں میں سے 70 فیصد لڑکوں کی عمر 40 سال سے کم ہے۔ ہمارے ڈیٹا بیس میں 20 فیصد وہ لوگ ہیں جن کی طلاقیں ہو چکی ہیں۔

شعبہ امور خارجیہ

اس کے بعد سیکرٹری امور خارجیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ گزشتہ سال مختلف سیاستدانوں سے ملاقاتیں کی گئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ ان علاقوں میں بھی جاتے ہیں جہاں ہماری جماعتیں قائم نہیں ہیں؟

اس پر سیکرٹری امور خارجیہ نے عرض کیا کہ دوران سال ایسے مختلف علاقوں کے سیاستدانوں سے واشنگٹن ڈی سی میں ملاقات ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو واقفینِ نو میں سے بھی نوجوانوں کو اپنی ٹیم میں شامل کرنا چاہئے اور ان کو train کرنا چاہئے جو قانون (law) یا پولیٹیکل سائنسز، یا پبلک ریلیشنز میں ساتھ ساتھ پڑھائی کریں۔

شعبہ تربیت برائے نومبائعین

بعد ازاں سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ پیدا کنٹی احمدی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کے لوکل سیکرٹریان میں سے کتنے active ہیں؟

اس پر سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے عرض کیا کہ بہت کم سیکرٹریان active ہیں۔ صرف 7 سیکرٹریان اس وقت responsive ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ گزشتہ تین سال کے کل 229 نومبائعین ہیں اور ان کے شعبہ کا ان کے ساتھ ابھی رابطہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اسی سال اس شعبہ کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ گزشتہ ٹرم میں رحیم لطیف صاحب سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جو پہلے سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین تھے انہوں نے کوئی فالٹز وغیرہ تیار کی ہوں گی۔ آپ ان فالٹز کو پڑھیں۔ اسی طرح لوکل سیکرٹریان تربیت برائے نومبائعین کے ساتھ میٹینگز کریں اور ان کی راہنمائی کریں اور ان کو باقاعدہ ٹارگٹ دیں کہ وہ ہر ایک نومبائع تک پہنچیں۔ ورنہ اگر آپ ان سے رابطہ نہیں رکھیں گے تو وہ پیچھے ہٹ جائیں گے۔

شعبہ وقفِ جدید

اس کے بعد سیکرٹری وقفِ جدید نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کا بھی تحریکِ جدید والا ہی معاملہ ہے۔ تقریباً 1.2 ملین کی ادائیگی تو مجلس انصار اللہ کی طرف سے ہوئی ہے جبکہ جمع ہونے والی کل رقم 2.2 ملین تھی۔ باقی ایک ملین لجنہ اور خدام کی طرف سے ادا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ویسے تو آپ کے پاس بہت منصوبے ہوتے ہیں۔ اپنے شعبہ کے لئے بھی کوئی منصوبہ بندی کریں۔ اپنے شعبہ کی طرف توجہ دیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر احمدی اس تحریک کا حصہ بنے۔ صدر لجنہ اور صدر خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ رکھیں۔

شعبہ تبلیغ

بعد ازاں سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ اس سال ہمیں ایک ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ ملا تھا۔ ہمارا پلان تھا کہ ہم ایک ہزار لوگوں کو جلسہ پر لے کر آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کی لوکل جماعتوں کے سیکرٹریان تبلیغ فعال ہوں تو آپ یہ ٹارگٹ پورا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مربیان سے بھی مدد لیں۔ ہر جماعت کے سیکرٹری تبلیغ کو چاہئے کہ وہ اپنی جماعت میں داعیین الی اللہ کی ایک ٹیم بنائیں۔

سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم داعیین پر کام کر رہے ہیں اور تقریباً ہر جماعت میں داعیین موجود ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوکل جماعتوں کے داعیین کی فہرست مبلغین کو بھی مہیا کیا کریں۔ مبلغین کے ساتھ مل کر سیکرٹریان تبلیغ اور داعیین الی اللہ کو کام کرنا چاہئے۔

شعبہ مال

اس کے بعد سیکرٹری مال نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ اس سال کا ٹوٹل بجٹ 31.3 ملین ڈالرز ہے۔ اس میں سے لازمی چندہ جات 22 ملین ہیں۔ جبکہ چندہ وصیت 12.46 ملین ڈالرز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باشرح چندہ ادا کرنے کے حوالہ سے آپ نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر لوکل جماعتوں کے سیکرٹریان مال فعال ہوں تو وہ ایسے لوگوں سے رابطہ کر کے ان کو توجہ دلا سکتے ہیں۔ اگر لوگوں کو صحیح طرح توجہ دلائی جائے اور انہیں چندہ کی اہمیت کا احساس دلایا جائے تو لوگ چندہ جات ادا کرتے ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ لوکل سیکرٹریان فعال نہیں ہیں۔ اگر آپ لوکل سیکرٹریان کو فعال کر لیں تو آپ کے بجٹ میں پچاس فیصد اضافہ ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جایا کریں کہ گزشتہ ہمارا اتنا ملین بجٹ تھا اور اس سال اس میں اتنا اضافہ ہو گیا ہے۔

ہم پیسوں کے پیچھے تو نہیں ہیں، اصل میں تو یہ ہے کہ ہر احمدی کو مالی قربانی اور چندہ کی اہمیت کا احساس ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی کسی مجبوری کی وجہ سے باشرح چندہ ادا نہیں کر سکتا تو انہیں چاہئے کہ وہ لکھ کر اجازت لے لیں۔

شعبہ سمعی وبصری

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری سمعی وبصری سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کا اپنا شعبہ فعال ہے یا ایم۔ ٹی۔ اے آپ کی مدد کرتا ہے؟

سیکرٹری سمعی وبصری صاحب نے عرض کیا کہ الحمد للہ! ہماری ایک مضبوط ٹیم ہے۔

امین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امین سے استفسار فرمایا کہ آپ حسابات پر مطمئن ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ الحمد للہ! ہم ہر ماہ اکاؤنٹس کو چیک کرتے ہیں۔

شعبہ وقفِ نو

بعد ازاں سیکرٹری وقفِ نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ کل واقفینِ نو کی تعداد 1830 ہے۔ اس میں سے 946 لڑکے ہیں اور 883 واقفات ہیں۔ ان میں سے پندرہ سال سے زائد عمر والوں کی تعداد 1040 ہے۔ ان میں سے 483 نے دوبارہ وقف کا عہد کیا ہے۔ تاہم یہ نمبرز ٹھیک نہیں ہیں۔ اس پر ہم مرکز کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ نے واقفینِ نو کو ان کے subjects کے اعتبار سے categorise کیا ہوا ہے؟ اس پر سیکرٹری وقفِ نو نے عرض کیا کہ انہوں نے مختلف مضامین جیسے میڈیسن، جرنلزم، لاء وغیرہ ہیں، ان کے اعتبار سے کیٹگریز بنائی ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وقفِ نو نے عرض کیا کہ 177 ایسے واقفین ہیں جن کا تعلق میڈیسن فیلڈ سے ہے۔ ان میں سے بعض ڈاکٹر بن چکے ہیں اور بعض ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں سے 93 واقفین نو لڑکے ہیں اور 83 واقفات نو لڑکیاں ہیں۔ لیکن میرے خیال میں ڈیٹا بیس میں موجود یہ معلومات درست نہیں ہیں۔ ہم اب لوکل سیکرٹریان وقفِ نو کے ساتھ مل کر اور بعض دیگر ذرائع سے اس کو اپ ڈیٹ کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وقفِ نو نے عرض کیا کہ سروے کے مطابق 69 فیصد واقفین اپنا سلیبس پڑھ رہے ہیں۔

شعبہ ضیافت

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری ضیافت نے عرض کیا کہ گزشتہ جمعہ کے روز دس ہزار لوگوں کے لئے کھانا بنایا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب امریکہ نے عرض کیا گزشتہ جمعہ کی حاضری 5500 سے زائد تھی۔

شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی سے دریافت فرمایا کہ ہر سال کتنے لوگ وقفِ عارضی کرتے ہیں؟

سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے عرض کیا کہ گزشتہ سال سات لوگوں نے وقفِ عارضی کی تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پچھلی دفعہ میں نے کہا تھا کہ نیشنل مجلسِ عاملہ کے تمام ممبران کو وقفِ عارضی کرنی چاہئے۔ اس پر کتنے لوگوں نے وقفِ عارضی کی تھی؟

سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے عرض کیا کہ میں نے تمام عاملہ کے ممبران کو ای میل کی تھی لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ اسی طرح میٹنگ میں بھی بات کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف ایک میل نہیں بھیجنی بلکہ ہر ماہ عاملہ کے ممبران کو ای میلز بھیجوائیں یہاں تک کہ اپنا ٹارگٹ حاصل کر لیں۔ پھر لوکل عاملہ کے ممبران کو بھی فالو کریں۔ صرف ایک ای میل بھیجوا دینے سے کچھ نہیں ہو گا۔ اپنے لوکل سیکرٹریان کو بھی فعال بنائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی نے عرض کیا کہ پچاس فیصد لوگ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں تاہم ان کے پاس معین تعداد نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کے پاس معین تعداد نہیں ہے تو آپ کو کیسے علم ہے کہ پچاس فیصد لوگ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں؟ اس پر سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی نے عرض کیا کہ ان کے پاس Covid سے پہلے کا ڈیٹا ہے جس کے مطابق پچاس سے بچپن فیصد لوگ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔

شعبہ ایڈیشنل مال

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایڈیشنل سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ وہ تمام چندہ دہندگان کی فہرست میں بقایا داران کی علیحدہ لسٹ بناتے ہیں، اسی طرح ایسے لوگ جن کو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ باشرح چندہ ادا نہیں کر رہے، ان کو شارٹ لسٹ کرتے ہیں اور پھر یہ فہرست متعلقہ جماعتوں کے ایڈیشنل سیکرٹریان مال، مبلغین اور صدران جماعت کو بھیجواتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ ان کوششوں کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے؟ اس پر ایڈیشنل سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ جو لوگ باشرح چندہ ادا نہیں کرتے، ان میں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کے لوکل جماعتوں میں ایڈیشنل سیکرٹریان مال فعال ہوں تو آپ اپنے ٹارگٹ کا کم سے کم 30 فیصد حاصل کر سکتے ہیں۔

محاسب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محاسب دریافت فرمایا کہ کیا آپ ہر ماہ اکاؤنٹس چیک کرتے ہیں؟

اس پر محاسب نے عرض کیا کہ وہ ہر ماہ اکاؤنٹس چیک کرتے ہیں۔ اسی طرح سہ ماہی اور سالانہ حسابات بھی چیک کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ وہ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس تو اکاؤنٹس چیک کرنے کے لئے کافی وقت ہوتا ہو گا۔

محاسب نے عرض کیا کہ جی حضور! اسی طرح ہم لوکل محاسبین کو بھی متحرک کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر محاسب نے عرض کیا کہ ہر شعبہ اپنے منظور شدہ بجٹ کے مطابق ہی اخراجات کرتا ہے۔ اگر بجٹ منظور شدہ نہیں تو اخراجات بھی نہیں ہوں گے۔ یہ امیر صاحب کی ہدایت ہے۔ اس پر سختی سے عمل کروایا جاتا ہے جو منظور شدہ بجٹ ہے اسی کے مطابق اخراجات ہوں گے۔

شعبہ صنعت و تجارت

بعد ازاں سیکرٹری صنعت و تجارت نے اپنا تعارف کروایا اور عرض کیا کہ ہمارا شعبہ بنیادی طور پر لوگوں کو ملازمت دلوانے کی کوشش کر رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں پر کافی ریسیو چیز ہیں اور ان کے پاس ملازمتیں بھی نہیں ہیں۔ آپ اس حوالہ سے کوئی کام کر رہے ہیں؟

اس پر سیکرٹری صنعت و تجارت نے عرض کیا کہ ہم اس پر کام شروع کر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ لوکل سیکرٹریاں کو فعال کریں تو کام ہو گا۔

سیکرٹری صنعت و تجارت نے عرض کیا کہ ہم کینیڈا کے شعبہ صنعت و تجارت کے ساتھ مل کر کوشش کر رہے ہیں تمام پروفیشنلز کو ایک دوسرے کے ساتھ connect کر دیا جائے تاکہ وہ دیگر احمدیوں کو بھی گائیڈ لائنز دے سکیں اور نوکریوں کے مواقع مہیا کر سکیں۔ جب یہ پروفیشنلز ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ میں ہوں اور ایک ہی پلیٹ فارم پر ہوں گے تو دیگر احمدی بھی دیکھ سکیں گے کہ کون کس کمپنی میں کام کرتا ہے۔ اس طرح لوگوں کی مدد کی جاسکے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا یہاں امریکہ میں cottage industry کو شروع کیا جاسکتا ہے؟ اس سے خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے پاس کوئی خاص skill نہیں ہے، انہیں کچھ سکھا کر کام دیا جاسکے۔

اس پر سیکرٹری صنعت و تجارت نے عرض کیا کہ ان کو اس کے بارہ میں زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ اس حوالہ سے سوچا جاسکتا ہے۔

شعبہ اشاعت

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری اشاعت سے دریافت فرمایا کہ آپ اخبارات وغیرہ میں آرٹیکل لکھا کرتے تھے، وہ لکھنا بند کر دیئے ہیں؟

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جماعت کے میگزین کی باقاعدہ اشاعت ہوتی ہے؟

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ جماعتی میگزین ”سن رائز“ باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ”دی مسلم سن رائز“ میں لوگوں کی نفسیات کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف آرٹیکلز دینے چاہئیں۔ صرف Scholarly مضامین ہی نہ ہوں بلکہ ہر طبقہ کو ذہن میں رکھ کر آرٹیکل دیں تاکہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے اس میگزین میں دلچسپی لیں اور خاص کر اس کو آن لائن پبلش کرنے کی بھی کوشش کریں۔ اس طرح آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کی readership کتنی ہے اور ملک کے کس حصہ سے کتنے لوگ آپ کا میگزین پڑھتے ہیں اور کس قسم کے لوگ یہ میگزین پڑھ رہے ہیں۔ اس طریق سے آپ معلومات اکٹھی کر سکتے ہیں اور پھر ان معلومات کے مطابق میگزین میں بھی تبدیلی لے کر آسکتے ہیں۔ پھر سوشل میڈیا والوں سے بھی پوچھ سکتے ہیں کہ آپ سوشل میڈیا کے ذریعہ اپنی readership کس طرح بہتر کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہم نے مقامی طور پر کوئی کتاب شائع نہیں کی تاہم بعض کتب تیار کر کے لندن بھجوائی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ آپ قرآن کریم کی Hand-cover Binding کی بجائے Soft-cover Binding کو کیوں ترجیح دیتے ہیں؟ ابھی حال ہی میں آپ نے قرآن کریم کی دس ہزار کاپیوں کا آرڈر کیا تھا۔

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہم جیلوں میں قرآن کریم رکھوا رہے ہیں۔ وہاں Soft-cover Binding والا ہی دیا جاسکتا ہے۔ اس وقت ملک غلام فرید صاحب کے انگریزی ترجمہ والے قرآن کریم کی 2 ہزار کاپیاں بچی ہیں۔ کافی تیزی سے فروخت ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ اس وقت ان کے پاس معین معلومات نہیں ہیں کہ کتنی جیلوں میں بھجوا یا جا چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو کتب وغیرہ مرکز سے آرڈر کرتے ہیں اس کا اسٹاک کس کے پاس ہوتا ہے؟ کون اس کو manage کرتا ہے۔

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہمارے پاس بک سٹور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ جیلوں میں بھجوانے کے علاوہ ہم اس قرآن کریم کو تبلیغ کے لئے بھی استعمال کر رہے ہیں اور یونیورسٹیز میں طلباء میں بھی یہ قرآن کریم کافی مقبول ہے اور وہاں کافی فروخت ہوا ہے۔ تقریباً ہفتہ میں سو کاپیاں فروخت ہو جاتی ہیں بلکہ جب آن لائن فروخت کرتے ہیں تو اسٹاک ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہماری ریٹنگ کافی نیچے آ جاتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب آپ کو لگے کہ اسٹاک ختم ہونے والا ہے تو آپ کو مرکز کو اسی وقت بتانا چاہئے۔ کم از کم دو ماہ قبل مرکز کو بتایا کریں۔

سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم نے وکیل التصنیف صاحب کے ساتھ اس حوالہ سے میٹنگ کی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کتب کی اشاعت اور ترسیل کا تعلق وکیل التصنیف سے نہیں ہے۔ اس کے لئے آپ کو ایڈیشنل وکیل الاشاعت کو لکھنا پڑے گا۔ وکیل التصنیف صاحب کا کام مختلف ہے۔ ان کا کام ہے کہ کتب کے تراجم کئے جائیں، کتب تیار کی جائیں۔ اس کے بعد یہ کتب وکیل الاشاعت کے پاس جاتی ہیں۔ وہ اس کی پرنٹنگ کرواتے ہیں۔

سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ مولوی شیر علی صاحب کا ترجمہ والے قرآن کریم کے علاوہ Short commentary از ملک غلام فرید صاحب کی بھی ڈیمانڈ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فی الحال غلام فرید صاحب والا شائع نہیں ہو رہا، صرف مولوی شیر علی صاحب والا ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔ تفسیری نوٹس تو مولوی شیر علی صاحب والے قرآن کریم میں بھی ہیں۔ ملک غلام فرید صاحب والے ترجمہ میں تفصیلی تفسیری نوٹس ہیں لیکن مولوی شیر علی صاحب والے ترجمہ میں بھی تفسیری نوٹس موجود ہیں۔ ان میں زیادہ فرق تو نہیں ہے۔

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ پہلے مولوی شیر علی صاحب والا ترجمہ میسر نہیں تھا تو ملک غلام فرید صاحب والا تفسیری ترجمہ ہی فروخت ہو رہا تھا۔ اس لئے وہ کافی مقبول ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب تو آپ کے پاس مولوی شیر علی صاحب والے ترجمہ کی پانچ ہزار کاپیاں اسٹاک میں موجود ہیں، اسی طرح ملک غلام فرید صاحب والے ترجمہ کی دو ہزار کاپیاں موجود ہیں۔ کل 7 ہزار کاپیاں ہیں۔ آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کب اسٹاک ختم ہونے والا ہے۔

سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ اب ملک غلام فرید صاحب والے ترجمہ کی زیادہ ڈیمانڈ ہے۔ جماعت کے اندر وہ زیادہ تیزی سے فروخت ہو رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ مولوی شیر علی صاحب کا ترجمہ ہے یا ملک غلام فرید صاحب کا ہے۔ آپ لوگوں کو بتائیں کہ یہ تفسیری ترجمہ ہے تو لوگ خریدیں گے۔ لوگوں کو تو علم ہی نہیں ہے کہ مولوی شیر علی صاحب کون تھے اور ملک غلام فرید صاحب کون تھے۔ یہ تو آپ پر منحصر ہے کہ آپ یا آپ کی ٹیم کتب فروخت کرنے میں کتنی ماہر ہے۔ میرا نہیں خیال کہ لوگ خاص طور پر ملک غلام فرید صاحب والا تفسیری ترجمہ ہی چاہتے ہیں۔ وہ تو صرف انگریزی ترجمہ مع تفسیری نوٹس چاہتے ہیں۔ لوگوں کو اس سے غرض نہیں ہوتی کہ ترجمہ کس نے کیا ہے، لوگوں کو تو صرف یہ ہوتا ہے کہ ترجمہ ہونا چاہئے یا تفسیری نوٹس ہونے چاہئیں۔

انصار اللہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس انصار اللہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ سال آپ کا تحریک جدید کا ٹارگٹ 1.7 ملین اور وقف جدید کا 1.5 ملین ہونا چاہئے۔

خدا ام الاحمدیہ

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس خدا ام الاحمدیہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا تحریک جدید کا ٹارگٹ 1.2 ملین اور وقف جدید کا 1.1 ملین ہے۔

شعبہ آڈٹ

بعد ازاں آڈیٹر نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ انہوں نے حال ہی میں جولائی میں یہ شعبہ سنبھالا ہے۔ میں نے سابقہ آڈیٹر کے ساتھ میٹنگز کی ہیں۔ ان سے چارج لیا ہے اور گزشتہ سالوں کی رپورٹس حاصل کی ہیں۔ آڈٹ کے سافٹ ویئر کو سمجھا ہے۔

نائب امراء

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نائب امیر برائے ویسٹ کوسٹ نے عرض کیا کہ ویسٹ کوسٹ میں پانچ states میں دس جماعتیں ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرے نائب امیر صاحب سے استفسار فرمایا کہ باقاعدہ purpose-built مساجد کتنی ہیں؟ کتنی ہیں جو باقاعدہ purpose-built ہیں اور کتنی ہیں جن کو مسجد کی بلڈنگ میں تبدیل کیا گیا ہے؟

اس پر نائب امیر صاحب نے عرض کیا کہ کم و بیش 55 مساجد ہیں۔ لیکن معین تعداد کا علم نہیں ہے کہ اس میں سے کتنی باقاعدہ Purpose-built ہیں اور کتنی کو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے۔

اس پر عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ باقاعدہ Purpose-built مساجد کی تعداد 18 ہے۔

بعد ازاں نائب امیر نے عرض کیا کہ اب اگلا پراجیکٹ زائن مسجد میں مینارے کی تعمیر ہے۔ اس کی approval مل چکی ہے۔ ان شاء اللہ اگلے سال کے اندر اندر اس پراجیکٹ کو بھی مکمل کر لیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نائب امیر نے عرض کیا کہ مساجد کی تعمیر وغیرہ کے لئے کوئی fixed بجٹ تو نہیں ہوتا۔ نیشٹل عاملہ سے پراجیکٹ کی منظوری ہوتی ہے اور اس کے بعد اس پر کاروائی شروع ہوتی ہے۔ ہر سال کوئی معین بجٹ نہیں ہوتا کہ اتنا بجٹ خرچ کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پہلے آپ کو ٹارگٹ مقرر کرنا چاہئے کہ اتنی بلڈنگز خریدنی ہیں یا بنانی ہیں۔ اس کے بعد رقم جمع کرنی چاہئے۔ ورنہ آپ اپنا ہدف حاصل نہیں کر پائیں گے۔ پہلے مقرر کر لیں کہ ہم نے ہر سال دو یا تین مساجد تعمیر کرنی ہیں۔ پھر آپ کو پتہ ہو گا کہ اس کے لئے چھ ملین، سات

ملین، آٹھ ملین یا نو ملین ڈالر کی ضرورت ہوگی۔ اس طرح آپ اپنا ٹارگٹ مقرر کر لیں اور اس کے مطابق فنڈز کے لئے اپیل کریں۔

شعبہ جائیداد

بعد ازاں سیکرٹری جائیداد نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ ہماری 106 پراپرٹیز ہیں۔ اس کے علاوہ 43 پراپرٹیز کرایہ پر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ کرایہ کی پراپرٹیز کا کل سالانہ کرایہ 7 لاکھ 81 ہزار ڈالر ہے۔ ان میں 23 مشرینز واقفین زندگی کے مکانات ہیں۔ 13 نماز سنٹرز ہیں۔ 7 ہال ہیں جو مختلف اوقات میں عید یادگیر پروگراموں کے لئے لیئے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ ان تمام پراپرٹیز کی maintenance کا سالانہ بجٹ 1.8 ملین ڈالر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ 150 نمازیوں کی مسجد تعمیر کرنے پر دو سے تین ملین کے قریب اخراجات ہوں گے۔ لیکن علاقہ پر بھی منحصر ہوتا ہے کہ کس علاقہ میں مسجد تعمیر کی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض اوقات نئی developments ہوتی ہیں، وہاں بھی بنی بنائی عمارت مسجد کے لئے خریدی جاسکتی ہے۔ اس پر تحقیق کریں کہ اگر باقاعدہ زمین خرید کر اس پر مسجد تعمیر کی جائے تو کتنے اخراجات آتے ہیں اور اس طرح کی development میں بنی بنائی عمارت خریدی جائے تو اس پر کیا اخراجات آئیں گے۔ اسی طرح بڑے شہروں کے مضافاتی علاقوں میں بعض اوقات نئی development ہونی ہوتی ہے۔ آپ وہاں بھی جگہ خرید سکتے ہیں۔

اس کے بعد ایک نیشنل عاملہ کے ممبر نے امریکہ میں حفظ القرآن سکول کھولنے کے لئے اجازت کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ سارا منصوبہ بنا کر پیش کریں۔ اگر ممکن ہو اور جگہ ہوئی تو ضرور کھولیں۔ ابھی حال ہی میں ہم نے یو۔ کے میں بھی حفظ کلاس شروع کی ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کے لئے بھی عائشہ کلاس شروع کی ہے۔ اگر آپ بھی شروع کریں تو مجھے خوشی ہوگی۔ سارا منصوبہ بنا کر نیشنل لیول پر رکھیں۔

یہ میٹنگ سات بج کر تیس منٹ تک جاری رہی۔ میٹنگ کے اختتام پر مجلس عاملہ کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انتظامیہ کمیٹی ہیو مینٹی فرسٹ کی حضور کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں ہیو مینٹی فرسٹ یو۔ ایس۔ اے کی انتظامیہ کمیٹی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

میٹنگ کے آغاز میں حضور انور کے استفسار پر چیئرمین صاحب ہیو مینٹی فرسٹ امریکہ نے عرض کیا کہ ہم نے آج کی میٹنگ مختلف معاملات میں حضور انور سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے رکھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہیو مینٹی فرسٹ ایک آزاد ادارہ ہے اور اپنی مرضی کے مطابق کام کر سکتا ہے مگر ہمیشہ جماعت کی اہمیت اور مفاد کو مد نظر رکھیں۔

چیئرمین صاحب نے اپنے نئے اسٹاف ممبران کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ Strategy Development کے لئے محمد احمد چوہدری صاحب اور Funds Development کے لئے مجیب اعجاز صاحب کو منتخب کیا گیا۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا نئے ممبران کا نام پورے بورڈ کے

سامنے مشورہ کے لئے پیش کیا تھا؟ اس پر چیئر مین صاحب نے عرض کیا کہ نام بورڈ کے سامنے پیش کئے گئے اور ووٹ کے ذریعہ انتخاب کیا گیا ہے۔

حضور انور نے مجیب صاحب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ اچھے fundraiser کے ساتھ ساتھ اچھے donor بھی بن سکتے ہیں۔

چیئر مین صاحب نے عرض کیا کہ ہیو مینٹی فرسٹ یو۔ ایس۔ اے کو حضور انور نے 25 نئے اسکول بنانے کا ٹارگٹ دیا تھا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کو یہ ٹارگٹ کب دیا گیا تھا۔ اس پر عرض کیا گیا کہ یہ ٹارگٹ انٹرنیشنل ہیو مینٹی فرسٹ کانفرنس کے بعد ملا تھا۔ حضور انور نے 2025ء تک نئے 25 اسکول بنانے کا ٹارگٹ دیا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک اسکول بنانے میں کتنا خرچہ ہو گا؟ پھر حضور انور نے فرمایا کہ 50 سے 75 ہزار ڈالر اگر ایک اسکول پر اخراجات ہوں تو یہ تقریباً 2.4 ملین ڈالر زبن جائیں گے جو کہ بہت زیادہ ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم اپنے اسکولوں کو خود مختار بنائیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح اپنے اسکولوں کو خود مختار بنائیں گے؟ آپ تو اتنی زیادہ فیس بھی نہیں لیتے۔ زیادہ سے زیادہ آپ 10 فیصد رقم واپس جمع کر لیں گے۔ باقی 90 فیصد کو کہاں سے پورا کریں گے؟

اس پر عرض کیا گیا کہ ہم مختلف پروگراموں کے ذریعہ ان فنڈز کو جمع کریں گے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ Walathons اور Telethons کے ذریعہ یہ فنڈز اکٹھے کریں گے؟

حضور انور کے استفسار پر چیئرمین ہیومنٹی فرسٹ امریکہ نے عرض کیا کہ ہمارا بجٹ 2.5 ملین ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ 2.5 ملین جمع کریں گے اور اس میں صرف اسکولز پر ہی 2.4 ملین لاگت آجائے گی۔ تو یہ کیسے ہو گا؟

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اگر آپ ایک پرائمری اسکول بنائیں گے تو کچھ عرصہ کے بعد آپ کو ایک بڈل اسکول بھی بنانا ہو گا اور پھر ہائی اسکول بھی۔ آپ کو مزید کمروں کی ضرورت ہو گی اور چونکہ یہ الگ اسکول ہوں گے، آپ کو مزید زمین کی بھی ضرورت ہو گی۔ کس طرح آپ ان سب کو فنڈز مہیا کریں گے۔

اس پر عرض کیا گیا کہ ہم مختلف ایجنسیز کے ساتھ مل کر فنڈز جمع کریں گے۔

اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں ناصر ہسپتال، گوئٹے مالاکا توسیع کا منصوبہ بھی پیش کیا گیا جس میں زیادہ مریضوں کی جگہ ہو گی۔ اس منصوبہ میں Diagnostic Centre اور موبائل ہیلتھ کلینک شامل ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا افتتاح کے بعد سے اب تک وہاں کوئی توسیع ہوئی ہے؟ اس پر عرض کیا گیا کہ Diagnostic Centre اور دوسرے شعبہ جات میں سامان اور مشینیں وغیرہ مہیا کی گئی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا ہسپتال کی موجودہ عمارت کے اوپر مزید منازل بنائی جاسکیں گی یا پھر الگ عمارت بنائی جائے گی۔ اس پر عرض کیا گیا کہ ہم ایک اور منزل اسی عمارت کے اوپر بنا سکتے ہیں اور اسی عمارت کے ساتھ اور جگہ بھی موجود ہے۔

اس کے بعد چیئرمین ہیومنٹی فرسٹ نے حضور انور کی خدمت میں Food Pantry Operations کے بارے میں رپورٹ پیش کی کہ Covid کے دوران 25 سے زائد Food Pantries کا انتظام کیا گیا اور اب مزید 10 pantries کا انتظام کیا ہے اور چار مزید کا پروگرام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض دفعہ جماعتی پروگراموں میں بھی کھانا زیادہ ہو جاتا ہے۔ جمعہ کے روز زیادہ کھانا بنایا گیا تھا۔ ان کا اندازہ درست نہیں تھا اور پھر بعد میں زائد کھانا بھینکنا پڑا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں ضیافت ٹیم کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے۔ اگر بچا ہوا کھانا غریب لوگوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہو۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ فیڈنگ پروگرام کا کیا نام رکھا ہے؟ اس پر عرض کیا گیا کہ فوڈ سیکیورٹی کے تحت Feed the Hunger نام ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ”Beat the Hunger“ نام ہے؟ اس پر عرض کیا گیا کہ Feed the Hunger نام ہے لیکن Beat the Hunger بھی اچھا نام ہے۔ ہم یہ استعمال کر سکتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سے زیادہ اکرام ضیف ہو گا۔

پھر چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ ایک The Education Project ہے جس میں ہم ضرورت مند طلباء کو مفت آن لائن ٹیوشن فراہم کرتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا کوئی ایسی اسکیم شروع کر سکتے ہیں جس کے ذریعہ ہم ایسے طلباء کی مدد کر سکیں جو گھر میں ہی تعلیم حاصل کرتے ہوں؟ یا کوئی جگہ ہو سکتی ہے، کوئی سنٹر وغیرہ جہاں پروال دین اپنے بچوں کو مدد حاصل کرنے کی خاطر لاسکتے ہوں۔ خاص طور پر پرائمری بچوں کے لئے۔

حضور انور نے محمد احمد چوہدری صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو اس پر کام کرنا چاہئے۔ یہ آپ کے لئے ایک اچھا پروجیکٹ ہو گا۔

پاکستان میں سیلاب سے متاثرین کی مدد کے بارہ میں چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ہم نے پاکستان کے سفیر سے ملاقات کی اور وزیراعظم کے فلڈ ریلیف کے لئے پچاس ہزار ڈالرز ادا کئے۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ رقم کی ترسیل کے حوالہ سے ہمیں بعض مشکلات بھی سامنے آئی ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی ہدایات دیں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صرف احمدیوں کی ہی مدد نہ کریں بلکہ غیر احمدیوں کی بھی مدد کریں۔

اس پر حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ اب تک جن لوگوں کی مدد کی گئی ہے ان میں سے 60 فیصد غیر احمدی ہیں اور 40 فیصد احمدی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ نائیجیریا میں سیلاب کی صورت حال کیا ہے؟ اس پر چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ان کے علم میں نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سیلاب کی وجہ سے 500 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہمیں اس بارہ میں علم ہی نہیں ہے اور نہ ہی ہم نے کچھ کیا ہے۔

اس پر عرض کیا گیا کہ نائیجیریا ہو مینٹی فرسٹ یو۔ ایس۔ اے کے تحت نہیں آتا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہو مینٹی فرسٹ تو ایک ہی ہے۔ آپ میں سے کسی کو اس کا علم ہی نہیں۔ حضور انور نے چیئرمین سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ ہو مینٹی فرسٹ انٹرنیشنل کے ممبر نہیں ہیں؟ اس پر عرض کیا گیا کہ وہ ٹرسٹیز کا حصہ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ ٹرسٹیز کا حصہ ہیں تو پھر آپ اس حوالہ سے کچھ کر سکتے ہیں۔

چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ہم مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ مل کر تنزانیہ کے پراجیکٹ پر بھی کام کر رہے ہیں۔ نیز حضور انور نے انڈونیشیا کے پراجیکٹ کی بھی منظوری عطا فرمادی اور تنزانیہ کا کام مکمل کرنے کے بعد ہم حضور انور کی رہنمائی اور منظوری کے ساتھ انڈونیشیا میں کام شروع کر دیں گے۔

میننگ کے آخر پر ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمان میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمْرِهِ وَآمَرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 10 دسمبر 2022ء)



ممبرات نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی حضور سے ملاقات اور زریں ہدایات

(16 اکتوبر 2022ء بروز اتوار)

(قسط 21)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

• دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق رہائش گاہ کے بیرونی احاطہ میں ہی مختلف شعبہ جات نے باری باری حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔ ان شعبہ جات میں خدمت خلق، حفاظت خاص، سکیورٹی، لنگر خانہ ٹیم، ضیافت ٹیم، MTA، شعبہ جانماد، مجلس عاملہ میری لینڈ، طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ کینیڈا، شعبہ رجسٹریشن، شعبہ

MTA مسرور ٹیلی پورٹ، ایڈمنسٹریشن ٹیم، PA ٹیم، ملاقات ٹیم اور احمدی پولیس مین کے گروپ شامل تھے۔

جو پائٹاؤن کوروانگی

• بعد ازاں پروگرام کے مطابق دس بجکر پچاس منٹ پر Joppa Town کے لیے روانگی ہوئی۔ Joppa کا علاقہ مسجد بیت الرحمن سے پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مجلس انصار اللہ امریکہ کے تحت اس علاقہ میں ایک دریا کے کنارے ایک ہاؤسنگ سکیم کے تحت 52 مکانات تعمیر ہوئے ہیں۔ جن میں سے 48 مکانات احمدی احباب کے ہیں اور یہاں ایک کمیونٹی سینٹر اور مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد گیارہ بجکر پچاس منٹ پر یہاں تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک کثیر تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ یہاں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لیے امریکہ کی مختلف اسٹیٹس کیلیفورنیا، ٹیکساس، OHaio, Illinios, Michigan , Massachusetts، جارجیا، اور فلوریڈا سے احباب اور فیملیز یہاں پہنچی تھیں۔ بعض احباب لاس اینجلس اور شکاگو سے بھی رات بھر کا سفر کر کے پہنچے تھے۔

اس جگہ کو مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا۔ بعض احمدی احباب نے اپنے گھروں کو بھی باہر سے سجایا ہوا تھا۔

• یہاں تعمیراتی پراجیکٹ کا آغاز سال 2017ء میں ہوا تھا اور اس کی تکمیل سال 2022ء میں ہوئی ہے۔

سب سے پہلے حضور انور نے کمیونٹی سینٹر کا اور مسجد کا معائنہ فرمایا۔ یہ کمیونٹی سینٹر دو منازل پر مشتمل ہے۔ عمارت کا رقبہ دس ہزار مربع فٹ ہے۔ اس میں جو نماز کا ہال ہے اس میں تین سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک multipurpose ہال ہے، دو گیٹ روم ہیں، ایک کانفرنس روم ہے، دو ڈائننگ ہال

ہیں، دو آفسر ہیں۔ اس کے علاوہ جماعتی کچن میڈیا روم اور دو Terraces ہیں۔ علاوہ ازیں چھ باتھ رومز اور بیوت الخلاء ہیں۔

• حضور انور نے بڑی تفصیل سے اس سنٹر کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے بعد حضور انور نے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا اور بعد ازاں دعا کروائی۔

• اس موقع پر مقامی انتظامیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں ایک بچی نے حضور انور کو پھول پیش کیے۔

• یہاں جو گھر اور کالونی تعمیر ہوئی ہے ان میں سے کمیونٹی سنٹر سے ملحقہ بلاک میں ایک گھر جماعت یو ایس اے کے گیسٹ ہاؤس کے طور پر مخصوص کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس گھر کا معائنہ فرمایا۔ اسی بلاک میں ایک گھر بطور مرکزی گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کا بھی معائنہ فرمایا۔

• بعد ازاں حضور انور مجلس انصار اللہ امریکہ کے گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے اور اس کا تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ یہ گیسٹ ہاؤس تین منازل پر مشتمل ہے۔ اس میں ہر منزل پر بیڈ رومز ہیں، مکمل باتھ روم ہیں، لیونگ روم ہیں، ڈرائنگ روم بھی ہیں، ایک کچن بھی ہے۔ اس کے علاوہ لاندری روم بھی ہے اور لائبریری بھی بنائی گئی ہے۔

• انصار اللہ گیسٹ ہاؤس کے معائنہ کے بعد حضور انور ساتھ والے ملحقہ گھر میں بھی تشریف لے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ازراہ شفقت مکرم ڈاکٹر نعیم یونس قریشی نیشنل سیکرٹری تربیت و چیئر مین انصار ہاؤسنگ پروجیکٹ کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ اور بچوں سے گفتگو فرمائی۔

• اب یہاں سے واپسی کا پروگرام تھا۔ اس دوران ڈاکٹر نمود سحر رانا صاحبہ نے حضور انور سے درخواست کی کہ میں واحد خاتون جس نے یہاں پر گھر خریدا ہے، حضور تشریف لائیں۔ حضور انور ازراہ شفقت ڈاکٹر صاحبہ کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

بعد ازاں بارہ بج کر چالیس منٹ پر یہاں سے مسجد بیت الرحمن کے لئے واپسی ہوئی اور تقریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد ایک بج کر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمن تشریف آوری ہوئی۔

• دو بج کر دس منٹ پر حضور انور نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کا مسجد بیت الرحمن کمپلیکس کے بیرونی احاطہ میں اپنا ایک کانفرنس ہال تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔ انہوں نے حضور انور خدمت میں درخواست کی تھی کہ حضور اس کی تعمیر کی جگہ پر دعا کروا دیں۔ چنانچہ پانچ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لا کر دعا کروائی۔ اس موقع پر نیشنل صدر لجنہ اپنی عاملہ کی ممبران کے ساتھ موجود تھیں اور سب دعا میں شامل ہوئیں۔

ممبرات نیشنل عاملہ لجنہ کی حضور سے ملاقات اور زریں ہدایات

• بعد ازاں پروگرام کے مطابق پانچ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا۔

سب سے پہلے نائب صدر لجنہ نے عرض کیا کہ ان کے ذمہ تعلیم القرآن کا شعبہ ہے اور اس کے علاوہ ان کی ذمہ داریوں میں تقاریب منعقد کرنا ہے مثلاً جلسہ سالانہ شوریٰ وغیرہ۔

اس کے بعد دوسری نائب صدر لجنہ نے بتایا کہ امور طلبہ اور رشتہ ناطہ میں بھی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ حضور انور نے شعبہ امور طلبہ کے حوالے سے استفسار فرمایا کہ ریکارڈ میں کل کتنی طالبات ہیں؟

نائب صدر لجنہ نے عرض کیا کہ کل رجسٹرڈ طالبات تقریباً 800 ہیں لیکن صحیح تعداد کا تعین کرنے کے لئے جو جائزہ لیا گیا اس میں صرف 258 طالبات نے جواب دیا ہے۔ گریجویٹ طالبات کی تعداد 30 ہے، جبکہ ہائی سکول جانے والی طالبات کی تعداد 70 سے 80 ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس سے زیادہ تعداد ہے، صحیح تعداد کا تعین کریں۔ اس میں کتنے مہینے لگ جائیں گے؟

اس پر نائب صدر صاحبہ نے عرض کیا کہ تین ماہ میں یہ ڈیٹا مکمل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

بعد ازاں ایک اور نائب صدر لجنہ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کے سپرد شعبہ مال برائے لازمی چندہ جات اور نئی وصایا کے شعبہ جات ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر انہوں نے عرض کیا کہ کل موصیات کی تعداد 1776 ہے۔

حضور انور کے استفسار فرمانے پر انہوں نے عرض کیا کہ کل ممبران میں سے 2240 ایسی ہیں جو خود کماتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ان کو نظام وصیت میں شامل کرنے کے لیے کیا اقدامات اٹھا رہی ہیں؟

نائب صدر صاحبہ نے عرض کیا کہ حضور انور کا نظام وصیت سے متعلق خطبہ بیان فرمودہ 2014ء کی روشنی میں نیشنل ریجنل اور مقامی عاملہ ممبران کو ترجیحی بنیادوں پر اس طرف توجہ دلائی جا رہی ہے اور ان کو

رسالہ الوصیت بھی پڑھنے کو دیا جاتا ہے۔ ان کے سوالات کے جواب دیکر وصیت فارم پر کرنے میں بھی ان کی مدد کی جاتی ہے۔ اللہ کے فضل سے 80 فیصد نیشنل عاملہ موسیٰ ہے اور باقی پر کام جاری ہے۔

بعد ازاں جنرل سیکرٹری نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس وقت کل 63 مجالس ہیں جن سے 55 مجالس مستقل بنیادوں پر رپورٹ ارسال کر رہی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ ان رپورٹس پر اپنا تبصرہ ان کو بھیجواتی ہیں؟ جس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہر ماہ نیشنل صدر صاحبہ کانفرنس کال پر تمام مقامی صدر ان کی رپورٹ پر تبصرہ کرتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا مرکزی سیکرٹریان تمام لوکل سیکرٹریان سے رابطے میں ہیں؟

اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ یہ منصوبہ ابھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا لیکن جلد ہی ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس پر جلد کارروائی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر صدر لجنہ نے عرض کیا کہ حضور انور کے دورہ کے پیش نظر ہم نے اپنی شوریٰ ملتوی کر دی تھی اور اب انتخاب اور شوریٰ دسمبر میں ہوگی حضور انور نے ہمیں ازراہ شفقت کے لیے دو ماہ کی توسیع عنایت فرمائی تھی۔

بعد ازاں سیکرٹری مال نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر بتایا کہ ممبری چندے کا بجٹ 4499800 ڈالر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ کمانے والی ممبران کی تعداد 2240 ہے ان میں 1902 ایسی ہیں جو ایک فیصد چندہ ادا کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس تعداد کو بڑھانے کی کوشش کریں کیونکہ بہت سی ایسی ممبران ہیں جن کے پاس ایک اچھا ذریعہ آمدن موجود ہے نیز فرمایا کہ جو ممبرات چندہ ادا کر رہی ہیں ان کا بھی پتہ کریں کہ کیا وہ اپنی آمدنی کے مطابق چندہ دے رہی ہیں؟

اس پر سیکرٹری مال صاحبہ نے عرض کیا کہ ہم ان کو توجہ دلاتی ہیں۔

بعد ازاں سیکرٹری تربیت نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے لجنہ کے سو سال پورے ہونے کے حوالہ سے کیا تربیتی پروگرام مرتب کیے ہیں؟ گزشتہ میٹنگ میں بھی یہ بات ہوئی تھی کیا اس کے بعد کوئی پروگرام ترتیب دیا ہے؟

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہمارے نئے سروے میں نماز، قرآن اور تربیت اولاد کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ صد سالہ سال کی پہلی سہ ماہی میں ممبران کو رسالہ الوصیت پڑھنے کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ مرکز کی جانب سے بھی ہمیں نمازوں کی طرف توجہ دلانے کی ہدایت موصول ہوئی تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خواتین کو تربیت اولاد کی طرف خصوصی توجہ دلائیں۔ رسالہ الوصیت کے حوالہ سے فرمایا کہ اچھا ہے۔ اس طرح اگر وہ وصیت نہ بھی کریں تو کم از کم ان کو خلافت کی اہمیت اور اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔

اس کے بعد سیکرٹری ناصرہ نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر انہوں نے عرض کیا کہ ناصرہ کی کل تعداد 1050 ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری ناصر ات نے عرض کیا کہ انھوں نے مقامی سیکرٹریان سے رابطہ کر کے دوبارہ کوائف اکٹھے کیے تھے اور نئی رپورٹ کے مطابق بھی یہ تعداد تقریباً 1050 ہی ہے۔ ان میں سے تقریباً 70 پر سنٹ پچیاں ایسی ہیں جو فعال ہیں اور باقاعدگی سے طاہر اکیڈمی میں شامل ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا آپ کی لوکل سیکرٹریان ناصر ات فعال ہیں؟ کیونکہ تربیت کی یہی عمر ہے، ابھی توجہ دیں گی توجہ وہ لجنہ کی عمر میں داخل ہوں گی تو آپ کے پاس اچھے نتائج ہوں گے۔

بعد ازاں سیکرٹری ضیافت نائب جنرل سیکرٹری اور محاسبہ نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

اس کے بعد سیکرٹری اشاعت نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ لجنہ کا ایک رسالہ پچھلی ششماہی میں شائع ہوا تھا۔ یہ رسالہ ہر چھ ماہ بعد چھپتا ہے۔ اس کے علاوہ حضور انور کی اجازت سے رسالہ عائنہ سال میں چار مرتبہ چھپتا ہے۔ ایک اور نیا رسالہ اور ایک کتاب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؑ کے خطبات کا مجموعہ ہے جس کا ترجمہ صالحہ ملک صاحبہ نے کیا ہے پر ننگ کے لیے تیار ہے۔

بعد ازاں سیکرٹری صنعت و دستکاری نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ لوگوں نے کوئی مینا بازار منعقد کروایا ہے؟

اس پر سیکرٹری صنعت و دستکاری صاحبہ نے عرض کیا کہ اس سال انہوں نے اس طرح کے 66 پروگرامز کروائے ہیں۔ جس کے نتیجے میں کل 52750 ڈالرز کی رقم اکٹھی کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رقم کے مصرف کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ رقم مرکز میں جمع کروادی گئی ہے۔

اس کے بعد سیکرٹری تعلیم نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استغفار فرمانے پر عرض کیا کہ شعبہ تعلیم نے جوہلی سال کے لیے معروف خواتین جیسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ پر لٹرچر تیار کروا کر ممبرات میں تقسیم کیا ہے۔

اس کے بعد سیکرٹری تبلیغ نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ دوران سال گیارہ بیعتیں ہوئی ہیں یہ خالصتاً لجنہ کی کوشش سے بذریعہ تبلیغی پروگرامز ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ یہ تمام بیعتیں شعبہ نو مباحثات کے سپرد کر دی گئی ہیں اور وہ نہ صرف رابطے میں ہیں بلکہ نماز قرآن بھی سیکھ رہی ہیں۔

اس کے بعد سیکرٹری صحت جسمانی نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا ان کا تعلق نائجیریا سے ہے وہ روزانہ چھ میل واک کرتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی ممبران روزانہ ورزش کرتی ہیں؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ 1274 ممبرات ایسی ہیں جو باقاعدگی سے ورزش کرتی ہیں۔

اس کے بعد معاونہ صدر برائے پبلک افیئرز نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا امسال اسلام میں عورتوں کے حقوق پر بڑے پیمانے پر ایک ایک ویسینار کروایا گیا جس میں بہت سے سرکاری اور دیگر افسران و ملازمین وغیرہ نے شرکت کی۔ اس میں شاملین کو اسلام میں عورتوں کے حقوق کے حوالے سے آگاہ کیا گیا۔ اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو طابعلموں کے ذہنوں سے نکلنے کے لیے مدد اور اس کے علاوہ عید کے تہوار کو مقامی کیلنڈر میں شامل کروانے کی کوشش کی گئی اور مقامی اسکولوں کے سلیبس میں اسلام پر کتابیں شامل کروانے کی کوششوں پر بھی زور دیا گیا۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ ویسینار میں 65 پبلک آفیشل شامل ہوئے اور اس کا مثبت فیڈ بیک ملا ہے۔

بعد ازاں سیکرٹری وقف جدید نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا اس سال 675,011 ڈالر کی رقم وقف جدید کی مد میں اکٹھی کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت کی جانب سے اکٹھی کی گئی کل رقم میں ایک ہاتھ تین حصہ لجنہ کی طرف سے ہونا چاہیے۔

بعد ازاں معاونہ صدر واقفات نو نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فرمانے پر عرض کیا کہ کل 883 واقفات نو ہیں جن میں تقریباً 600 ایسی ہیں جو 15 سال سے زائد ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا انہوں نے اپنے وقف کی تجدید کر لی ہے؟ اس عمر میں آکر ضروری ہے کہ وہ اپنے وقف کی تجدید کریں کریں کہ کیا وہ اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

اس کے بعد معاونہ ذرائع ابلاغ (Media Watch) نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر انہوں نے بتایا کہ وہ لجنہ کو توجہ دلاتی ہیں کہ اخبارات میں اسلام احمدیت کے متعلق لکھیں اور اس حوالے سے ان کو جو بھی مدد درکار ہو وہ بھی کی جاتی ہے۔

بعد ازاں سیکرٹری خدمت خلق نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق افریقہ میں ایک ماڈل ویلج کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے 90 ہزار ڈالر کی رقم بھی اکٹھی کر لی گئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر سیکرٹری خدمت خلق نے عرض کی کہ 1256 ممبرات مختلف پروگراموں میں رضا کارانہ خدمات پیش کرتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس کے علاوہ کیا کام ہو رہے ہیں؟ سیکرٹری خدمت خلق صاحبہ نے بتایا کہ احمدی خواتین کے لیے ایک ”Are you ok“ پروگرام شروع کیا گیا ہے جس کے تحت ہر ماہ خواتین سے ان کی خیریت اور ضروریات کے حوالہ سے پوچھا جاتا ہے اور ان کی مدد کی جاتی ہے۔ حضور انور کی دریافت فرمانے پر انہوں نے بتایا کہ مجموعی طور پر 5140 غیر از جماعت افراد کو اب تک مدد فراہم کی گئی ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کس قسم کی مدد کرتے ہیں آپ لوگ؟ کیا صرف کھانا کھلاتے ہیں؟ اس پر سیکرٹری خدمت خلق صاحبہ نے بتایا کہ ہم براہ راست نقد رقم اور کھانے کی صورت میں مدد کرتے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر انہوں نے مزید بتایا کہ کچھ رقم ہم ہیومنٹیری فرسٹ اور کچھ رقم خیراتی اداروں کو بھی دیتے ہیں۔ ان کی رپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

بعد ازاں پیشکش حاملہ کی ایک اعزازی ممبر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ لجنہ ہال کے حوالے سے صدر صاحبہ کی مدد کر رہی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلد از جلد اس کی تعمیر شروع کریں۔

موصوفہ نے مزید کہا کہ صد سالہ پروگرام کے حوالے سے بھی کام جاری ہیں۔ جس میں حضور کی ہدایات کی روشنی میں نماز، قرآن اور پردہ پر خصوصی کام جاری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے جو صد سالہ جوبلی پروگرام کی مجھ سے منظوری لی تھی۔ کیا اس پر عمل درآمد ہو رہا ہے؟ اس میں کچھ طویل مدتی منصوبے تھے اور کچھ قلیل مدتی منصوبے تھے۔ آپ نے قلیل مدتی منصوبوں کے حوالے سے کیا کامیابی حاصل کی ہے؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ کچھ منصوبوں پر کام جاری ہے۔ جیسا کہ قرآن اور اس کے علاوہ ہم معروف خواتین کے حوالہ سے ایک ڈاکو منٹری بھی تیار کر رہے ہیں جس کا مقصد نوجوان لجنہ کی تربیت کرنا ہے۔

صدر صاحبہ کا سوال اور اس کا تشفی بخش جواب

میننگ کے آخر پر صدر لجنہ نے سوال کیا کہ احمدی خواتین اسلامی اصولوں کے تحت اپنے حقوق کا تحفظ کس طرح کر سکتی ہیں؟ جیسا کہ مساجد میں خواتین کو الگ جگہ نہ دیا جانا یا گھریلو مسائل وغیرہ کی اس صورت میں کیا کیا جائے کہ اگر خواتین یہ سمجھتی ہیں ان کے مسئلہ کو مناسب طریقے سے نہیں بینڈل کیا گیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جہاں تک مساجد میں جگہ کا معاملہ ہے تو باجماعت نمازیں خواتین پر فرض نہیں ہیں لیکن وہ خواتین جو اکیلی مائیں ہیں یا وہ جو بچوں کو مسجد سے جوڑے رکھنے کے لئے ان کو ساتھ لے کر مسجد آنا چاہتی ہیں تو ان کو جگہ فراہم کرنی چاہیے۔ ویسے بھی اکثر جگہوں پر نمازیوں کی تعداد کم ہی ہوتی ہے تو وہاں آپ ایک پردہ لگا کر باجماعت نماز میں شامل ہو سکتی ہیں اور جمعہ کی نماز پر جہاں جگہ ہے وہاں تو ٹھیک ہے لیکن جہاں جگہ نہیں ہے خواتین گھر پر ہی نماز ادا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں تک گھریلو مسائل اور گھریلو تشدد کے مسائل ہیں تو ان میں بعض اصلاحی کمیٹی اور بعض قضاء میں جاتے ہیں اور جو زیادہ گھناؤنے جرائم ہیں وہ عدالتوں میں جاتے ہیں۔ ہر مسئلہ اس کی نوعیت کے مطابق حل کیا جاتا ہے۔ اگر معاملہ قضاء میں جاتا ہے تو میں نے ان کو اجازت دی ہوئی ہے کہ لڑکی اپنے ساتھ کوئی بھی احمدی خاتون وکیل لے کے جاسکتی ہے یا خاتون جس کو وہ اپنے ساتھ اپنی سپورٹ کے لئے لے کر جانا چاہے۔ اگر خاتون سمجھتی ہے کہ یہ درست نہیں ہے تو اس کے پاس اپیل کا حق ہے، اگر اس کا فیصلہ بھی نہیں ٹھیک لگتا تو پانچ رکنی بینچ کے سامنے اپیل کا حق رکھتی ہے، اگر اس بینچ کے فیصلے پر بھی اس کو تسلی نہیں ہوتی تو وہ یہ حق رکھتی ہے کہ وہ خلیفۃ المسیح کو اپیل کر سکتی ہے۔ میرے پاس بہت سے کیسز آتے ہیں اکثر میں قاضی کا فیصلہ ٹھیک ہوتا ہے لیکن کسی کسی میں فیصلہ تبدیل بھی کیا جاتا ہے۔ ہر کسی کو خوش نہیں کر سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی چرب زبانی سے اپنے حق میں فیصلہ کروالے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ٹھیک ہے۔ وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے۔ آپ لوگوں کو اپنے ذہنوں سے یہ خیال نکالنا ہو گا کہ خواتین کے خلاف فیصلہ آنا غلط

ہے۔ بعض کیسز میں مردوں کے ساتھ بھی زیادتی ہوتی ہے ان کو بھی خواتین کی جانب سے ہنگامی کارروائی کرنا پڑتا ہے۔

• نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی یہ میٹنگ چھ بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں اور تاثرات

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

• آج شام کے اس سیشن میں 47 فیملیز کے 186 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ علاوہ ازیں 236 افراد نے گروپس کی صورت میں شرف ملاقات پایا۔

• آج ملاقات کرنے والے یہ احباب اور فیملیز امریکہ کے مختلف 34 جماعتوں سے آئے تھے۔ آج بھی بعض احباب اور فیملی بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے ملاقات کے لیے پہنچے تھیں۔

• جماعت Buffalo سے آنے والے 374 میل، جماعت شکاگو سے آنے والے 690 میل اور جماعت Miami سے آنے والے 1078 میل کا سفر طے کر کے آئے تھے۔

• علاوہ ازیں جماعت dallas سے آنے والے 1342 میل اور جماعت Bay Point سے آنے والے 2786 میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

• آج بھی ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ان فیملیز اور احباب کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پارہے تھے۔

• عمران نصیر صاحب جو Connecticut سے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ ہمیں لگ رہا ہے کہ ہم ایک خواب دیکھ کر آرہے ہیں۔ میں جو باتیں کرنا چاہتا تھا نہیں کر سکا۔ حضور انور ازراہ شفقت ہم سے گفتگو فرماتے رہے۔

• ایک دوست عاطف رحمان صاحب جو جماعت Buffalo سے آئے تھے کہنے لگے کہ ملاقات کے لئے جو چند لمحات میسر آئے ہمیں بہت سکون ملا ہے۔ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ اپنے آقا سے ملے ہیں ہمارا دل جذبات سے بھرا ہوا ہے اور ہم تو جنت سے ہو کر آئے ہیں۔

• نار تھ ورجینیا سے آنے والے ایک دوست شبیر احمد صاحب بات کرتے ہوئے رونے لگ گئے ان سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ بڑی مشکل سے کہنے لگے کہ ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے، ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہماری اپنے پیارے آقا سے ملاقات ہوگی۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا ہم، نے حضور سے تبرک بھی لیا۔ حضور انور نے میری انگوٹھی کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی کے ساتھ مس کیا۔ آج ہم، ہماری نسلوں نے بھی حضور انور سے برکت حاصل کی۔ میرا بیٹا اور میرا پوتا بھی ساتھ تھے۔

• جماعت نار تھ ورجینیا سے آنے والے ایک دوست لقمان احمد صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کہنے لگے کہ مجھے نہیں لگ رہا تھا کہ میں کبھی حضور انور سے مل سکوں گا لیکن اللہ تعالیٰ نے راستہ کھول

دیا اور میں یہاں آگیا۔ میں آج کی ملاقات کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ آج میرے دل کو سکون اور اطمینان نصیب ہوا ہے۔

• جماعت Mary Land سے آنے والے ایک دوست فضل عمر ملک صاحب نے بیان کیا کہ بہت ہی بابرکت ملاقات تھی۔ حضور نے ہمارے لیے دعا کی۔ میں نے اپنے آقا کو دیکھا میرا دل بہت نرم ہو گیا۔ میں نے تو صرف نعمتیں ہی محسوس کیں بہت برکتیں لے کر آیا ہوں۔

• جماعت North Virginia سے آنے والی ایک خاتون عائشہ انصاری صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی میرے پاس بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ میرا جسم کہ آپ رہا تھا۔ آج مجھے خدا سے بہت کچھ مل گیا۔ یہ میری زندگی کے قیمتی ترین لمحات تھے۔

• ضیاء انور صاحب جماعت نار تھ ور جینیا سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں موصی ہوں میرے لیے دعا کریں کہ میں وصیت کی شرائط کو پورا کر سکوں اور بخشا جاؤں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

• ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

• بعد ازاں حضور انور نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر مغرب وعشاء جمع کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ عُمْرِهِ وَآمَرِهِ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 02 جنوری 2023ء)

امریکہ سے روانگی اور برطانیہ میں ورودِ مسعود

(17 اکتوبر 2022ء بروز سوموار)

(قسط 22)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

• پروگرام کے مطابق 12 بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ رہائش گاہ کے باہر کھلے میدان میں مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ نے تیراندازی

(Archery) اور ایئر رافل (Shooting) کا مقابلہ رکھا ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت اس جگہ تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ان دونوں مقابلوں میں حصہ لینے والے آزمائشی مقابلوں کے فائنلسٹ تھے۔ خدام کی طرف سے دوفائنلسٹ اور انصار کی طرف سے دوفائنلسٹ نے حصہ لیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ ورچینیا کے معیز گل صاحب نے تیر اندازی کا مقابلہ جیتا اور مجلس انصار اللہ نار تھ ورچینیا کے سلیمان چودھری صاحب نے ایئر رائفل شوٹنگ کا مقابلہ جیتا۔

• بعد ازاں ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روانگی کا وقت قریب آ رہا تھا۔ مسجد بیت الرحمن کے بیرونی احاطہ میں امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کی کو الوداع کہنے کے لیے جمع ہو چکی تھی۔ یہ تعداد دو ہزار نو صد سے زائد تھی۔

• پروگرام کے مطابق اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی احباب جماعت نے بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کیے۔ ایک طرف مسلسل نعرے بلند کیے جا رہے تھے دوسری طرف بچیاں گروپ کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت سے فیض یاب ہو رہی تھیں۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضور انور اپنے عشاق کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے والہانہ نعروں اور سلام کا جواب دے رہے تھے۔ حضور انور کچھ دیر کے لیے احباب میں رونق افروز رہے۔ انی معک یا مسرور کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ یہ الوداعی مناظر بہت رقت آمیز تھے۔ احباب و خواتین یہاں تک کہ بچوں بچیوں کی آنکھوں سے بھی آنسو نظر آرہے تھے۔ ہر چھوٹا بڑا افسردہ تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے۔ جب حضور انور کی گاڑی مسجد بیت الرحمن کے بیرونی احاطہ سے روانہ ہوئی تو احباب کے ہاتھ بلند تھے اور ہر طرف سے السلام علیکم، فی امان اللہ اور خدا حافظ کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

• قریباً تین بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی واشنگٹن کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔

• حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل ہی سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ ایئرپورٹ پر ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک اسپیشل لائن میں تشریف لے آئے۔

• پانچ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ مکرم صاحبزادہ مغفور احمد صاحب امیر جماعت یو ایس اے، محترمہ صاحبزادی امۃ المصوٰر صاحبہ اہلیہ امیر صاحب امریکہ، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت امریکہ، مکرم ملک وسیم احمد صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم مختار احمد ہلمی صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت امریکہ، مکرم خرم فواد صاحب حضور انور کو الوداع کہنے کے لیے حضور انور کے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر تک آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے بورڈنگ ایریا تک آ کر جہاں سے جہاز پر سوار ہوا جاتا ہے حضور انور کو الوداع کہا۔ صاحبزادی امۃ المصوٰر صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو الوداع کہا۔ بعد ازاں حضور انور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔

• یونائیٹڈ ایئر لائن کی پرواز UA918 چھ بج کر پندرہ منٹ پر واشنگٹن کے Dallas انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے ہیتھرو ایئرپورٹ لندن کے لیے روانہ ہوئی۔ قریباً سات گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق 18 اکتوبر بروز منگل کی صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر جہاز ہیتھرو ایئرپورٹ لندن پر اترا۔

جہاز کے دروازہ پر ایئرپورٹ کے ایک پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک خصوصی انتظام کے تحت ایک اسپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ اسی لاؤنج میں مکرم رفیق احمد صاحب امیر جماعت یو کے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ یو کے، مکرم عبدالقدوس صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو کے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اسی لاؤنج میں امیگریشن افسر نے آکر پاسپورٹ دیکھے۔

قریباً سات بجے ایئرپورٹ سے اسلام آباد (ملفورڈ سرے) کے لئے روانگی ہوئی اور قریباً آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اسلام آباد تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

اسلام آباد کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور ایک داخلی راستے پر گیٹ بھی بنایا گیا تھا جس پر اہلاً و سہلاً مرحبا اور جی آیائوں کے بنیز لگائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ بجلی کے رنگ برنگی قہقہوں سے چراغاں کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

احباب جماعت اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لیے صبح پونے چھ بجے سے ہی اسلام آباد آنا شروع ہو گئے تھے۔ آنے والوں میں مرد و خواتین کے علاوہ بڑی تعداد میں بچے بھی شامل تھے۔ اسلام آباد کے ارد گرد کی جماعتوں Aldershot, Ash, Farnham, Bordon اور Gildford کے علاوہ لندن اور بعض دوسری جماعتوں سے بھی ایک محتاط اندازے کے مطابق پانچ صد کے قریب احباب اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لیے جمع ہوئے تھے۔ اس موقع پر بچے اور بچیاں اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے جھنڈے لہرا کر اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔

جو نبی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے احباب نے پر جوش انداز میں نعرے بلند کیے۔ دوسری طرف بچیوں کا گروپ استقبالیہ گیت طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع خوش الحانی سے سے پڑھ رہا تھا۔

ایک بچے عزیزم حنیف احمد یاسر ولد لقمان احمد یاسر کو حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلستہ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور انور ازراہ شفقت و حصول میں کھڑے احباب اور خواتین کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے ان کے نعروں اور سلام کا جواب دیا اور سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے اس سفر میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے علاوہ جن میں ممبران کو حضور انور کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی وہ حسب ذیل ہیں۔

- مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
- مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال یو کے
- مکرم عبد الوحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس یو کے
- مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب شعبہ حفاظت خاص
- مکرم محمود احمد خان صاحب شعبہ حفاظت خاص
- مکرم خواجہ عبد القدوس صاحب شعبہ حفاظت خاص
- مکرم مرزا الیق احمد صاحب شعبہ حفاظت خاص
- خاکسار عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر یو کے

• امریکہ سے ڈاکٹر مکرم تنویر احمد صاحب اس سارے سفر کے دوران بطور ڈیوٹی قافلہ کے ساتھ رہے۔ امیر صاحب امریکہ نے انہیں سفر کے آغاز سے دو روز قبل ہی یو کے بھجوا دیا تھا۔ جہاں سے یہ قافلہ کے ساتھ ہی روانہ ہوئے اور پھر واپس اسلام آباد یو کے پہنچنے تک سارے سفر میں قافلہ کے ساتھ رہے۔

• امریکہ سے مکرم منعم نعیم صاحب چیئرمین ہیومنیتی فرسٹ امریکہ اس سارے سفر کے دوران سفری انتظامات کے لیے بطور ڈیوٹی قافلہ کے ساتھ رہے۔ امیر صاحب امریکہ نے ان کو بھی سفر کے آغاز سے دو روز قبل یو کے بھجوا دیا تھا۔ جہاں سے یہ قافلہ کے ساتھ ہی روانہ ہوئے اور پھر واپس اسلام آباد یو کے پہنچنے تک قافلہ کے ساتھ رہے۔

• درج ذیل خوش نصیب افراد کو امریکہ میں قیام کے دوران قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی یہ احباب حضور انور امریکہ پہنچنے سے دو تین روز اپنے انتظام کے تحت امریکہ پہنچے تھے اور پھر وہاں سے حضور انور کی ہدایت کے مطابق قافلہ میں شامل ہوئے۔

• مکرم ڈاکٹر عبداللہ من جدران صاحب • مکرم محمود احمد صاحب • مکرم ندیم احمد امینی • مکرم ملک سجاد احمد صاحب۔

• ایم ٹی اے افریقہ کے تحت افریقی ممالک اور افریقہ کا میڈیا اس دورہ کی کوریج کے لیے مقررہ عمر سفیر صاحب ڈائریکٹر ایم ٹی اے افریقہ نے شمولیت کی سعادت پائی۔

• ریویو آف ریلیجنز کے تحت اس دورہ کی کوریج کیلئے مکرم عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز نے شمولیت کا شرف پایا۔

• مرکزی شعبہ مخزن تصاویر سے مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ اور عزیز احمد صاحب نے شمولیت کی سعادت پائی اور عمیر علیم صاحب بحیثیت ممبر قافلہ کے ساتھ رہے۔

• علاوہ ازیں مکرم فرہاد احمد صاحب مربی سلسلہ (MTA News) نے شعبہ پریس اینڈ میڈیا آفس یو کے کے تحت اس دورہ میں شمولیت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے لیے یہ سعادت مبارک فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ عُمْرِهِ وَاَمْرِهِ

مضامین کے لنکس

- امریکہ کے پانچویں تاریخ ساز دورے پر روانگی اور شکاگو ایئر پورٹ پر آمد (قسط 1)
<https://www.alfazlonline.org/12/10/2022/69674/>
- مسجد فتح عظیم کی نقاب کشائی، مینارۃ المسیح کا سنگ بنیاد اور نمائش کا معائنہ (قسط 2)
<https://www.alfazlonline.org/17/10/2022/69763/>
- انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں اور ان کے تاثرات (قسط 3)
<https://www.alfazlonline.org/20/10/2022/69975/>
- فیملی و اجتماعی ملاقاتیں اور تاثرات (قسط 4)
<https://www.alfazlonline.org/21/10/2022/70081/>
- مسجد فتح عظیم میں پہلا تاریخی بصیرت افروز خطبہ جمعہ اور پیشگوئی بابت ڈوئی اور مسجد فتح عظیم کے کوائف کا ذکر (قسط 5)
<https://www.alfazlonline.org/22/10/2022/70082/>
- علاقہ کے سرکردہ افراد کی ملاقاتیں، مسجد فتح عظیم کی افتتاحی تقریب، دولہ انگیز خطاب اور میہر کا شہر کی چابی پیش کرنا (قسط 6)
<https://www.alfazlonline.org/24/10/2022/70357/>

- خلافت فلائٹ کے ذریعہ ڈیلس مسجد بیت الاکرام آمد (قسط 7)

<https://www.alfazlonline.org/27/10/2022/70358/>

- مسجد بیت الاکرام ڈیلس کی تختی کی نقاب کشائی اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری (قسط 8)

<https://www.alfazlonline.org/28/10/2022/70359/>

- مسجد بیت الاکرام سے ملحقہ دوہالوں کا معائنہ اور ملاقاتوں کے سلسلہ کا تسلسل (قسط 9)

<https://www.alfazlonline.org/03/11/2022/70411/>

- واقفین نوو واقفات نو اور میڈیکل ایسوسی ایشن کی حضور سے ملاقاتیں اور ان کی رہنمائی، رُتِ

إِنِّي لَبَأْأَنْزَلْتُ إِلَىٰ مَنْ خَيْرٍ قَعِيدٌ مُّجْهً بہت پسند ہے (خلیفۃ المسیح) (قسط 10)

<https://www.alfazlonline.org/07/11/2022/71491/>

- ملاقاتوں کا روحانی ماحول اور تاثرات (قسط 11)

<https://www.alfazlonline.org/09/11/2022/71492/>

- مسجد بیت الاکرام ڈیلس میں حضور انور کا پہلا بصیرت افروز خطبہ، مسجد بیت القیوم (فورٹ

ور تھ) کی تختی کی نقاب کشائی (قسط 12)

<https://www.alfazlonline.org/09/11/2022/71493/>

- مسجد بیت الاکرام ڈیلس کی افتتاحی تقریب میں مہمانوں سے حضور کا خطاب اور سر کردہ افراد

سے ملاقات، یہاں مجھے خدا کی موجودگی کا احساس ہو رہا ہے (ایسے) (قسط 13)

<https://www.alfazlonline.org/18/11/2022/71494/>

- خلافت فلائیٹ کے ذریعہ میری لینڈ روانگی اور روح پرور مناظر (قسط 14)

<https://www.alfazlonline.org/19/11/2022/71495/>

- سرائے خدمت کی سختی کی نقاب کشائی اور ملاقاتوں کے ذریعہ ازدیاد ایمان کے واقعات (قسط 15)

<https://www.alfazlonline.org/19/11/2022/71496/>

- نومبائین واجتماعی ملاقاتیں نیز انصار ہاؤسنگ کمپلیکس کا معائنہ (قسط 16)

<https://www.alfazlonline.org/22/11/2022/71497/>

- مسرور ٹیلی پورٹ کا معائنہ، واقفین نوو واقعات اور سفراء و سرکردہ لوگوں سے ملاقاتیں (قسط 17)

<https://www.alfazlonline.org/23/11/2022/73068/>

- فیملی ملاقاتیں اور تاثرات (قسط 18)

<https://www.alfazlonline.org/24/11/2022/73069/>

- مسجد بیت الرحمن میری لینڈ میں خطبہ جمعہ اور ہزاروں لوگوں کی شرکت،

اراکین نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی ملاقات اور حضور کی نصائح (قسط 19 - حصہ اول)

<https://www.alfazlonline.org/29/11/2022/73070/>

- نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور کے ساتھ میٹنگ اور بعض قیمتی

نصائح و ہدایات (قسط 19 - حصہ دوم)

<https://www.alfazlonline.org/06/12/2022/73075/>

- مبلغین امریکہ کی حضور کے ساتھ صحبت اور مبلغین کو قیمتی نصائح نیز الفضل کی رپورٹ کا تذکرہ (قسط 20- حصہ اول)

<https://www.alfazlonline.org/07/12/2022/74148/>

- مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ میں ممبران کو قیمتی ہدایات عہدیداران سے حلف نامہ پہلی دفعہ منظر عام پر (قسط 20- حصہ دوم)

<https://www.alfazlonline.org/10/12/2022/74187/>

- ممبرات نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی حضور سے ملاقات اور زریں ہدایات (قسط 21)

<https://www.alfazlonline.org/02/01/2023/76019/>

- امریکہ سے روانگی اور برطانیہ میں ورود و مسعود (قسط 22)

<https://www.alfazlonline.org/>



ادارہ الفضل آن لائن کی کتب

1. اسلامی اصطلاحات کا بر محل استعمال
2. ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر
3. جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار اور معیت الہی
4. ارشادات نور
5. کتاب تعلیم
6. ذیلی تنظیموں کا تعارف اور ان کے مقاصد
7. مجددین اسلام۔ تعارف و کارہائے نمایاں
8. میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
9. جماعت احمدیہ کا نظام خلافت

10. ادارے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد اول
11. حیات نور الدینؑ
12. دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے
13. قرآنی انبیاء
14. معلمین وقفِ جدید کے لئے مشعلِ راہ
15. جامع المناہج والا سالیب
16. مقام و عظمتِ خلافت
17. ادارے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد دوم
18. الفضل کی اہمیت، افادیت اور قلم کے استعمال کی ترغیب
19. مسز ناصر کی کہانی، مسز ناصر کی زبانی
20. واقعہ افک
21. ادارے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد سوم
22. قرآن کی سورتوں کا تعارف
23. سیدنا حضرت امیر المومنین کا دورہ امریکہ 2022ء
24. ادارے بلحاظ ترتیب مضامین جلد اول (زیر تکمیل)
25. بچوں کی تقاریر از فرخ شاد (زیر تکمیل)
26. ہجری شمسی مہینوں کا تعارف (زیر تکمیل)